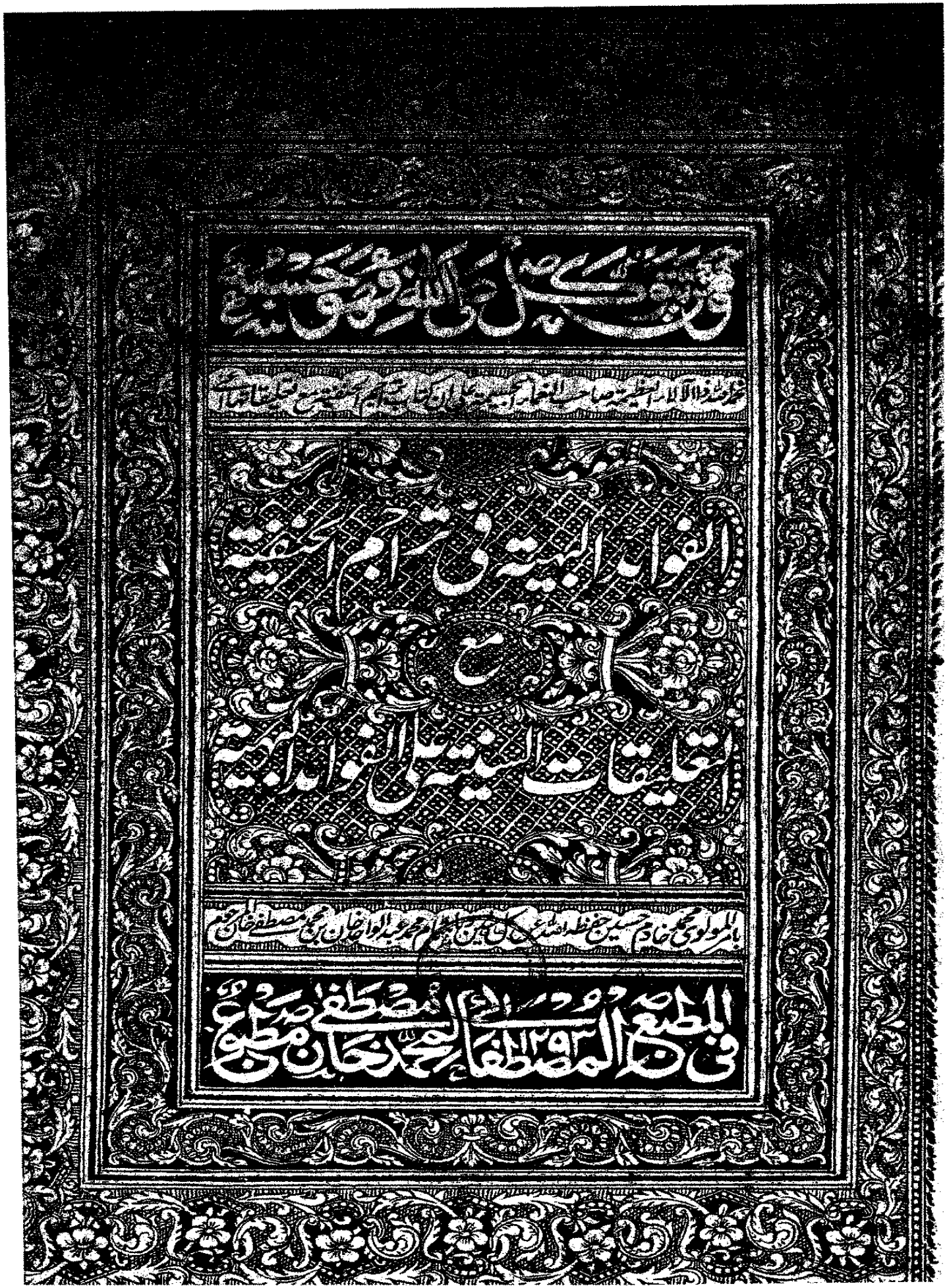
وفوق کل ذی علم علیم

خزانۃ ذخائر العلماء العظیمۃ صاحب الانعام الجسیمۃ مشتمل بر کتاب تقویم التقاویم

الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ

مع

تعلیقات السنیۃ علی الفوائد البہیۃ

بامر مولوی محمد خادم حسین حفظہ اللہ علیہ تالیف احقر العباد محمد عبد الحی خان بن محمد مصطفی خان عفی عنہم

فی المطبع المصطفائی لصاحبہ محمد خان مطبع مصطفی

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

الحمد لله ذي الآلاء العظيمة صاحب النعماء الجسيمة على ان كتاب تراجم الحنفية مع تعليقاتها

الفوائد البهية في تراجم الحنفية

مع

تعليقات السنية على الفوائد البهية

بامر المولوي محمد خادم حسين حفظه الله عن كل شين وباهتمام محمد عبد الواحد خان بن محمد مصطفى خان رحمهم

في المطبع المصطفائي لصاحبه محمد خان مصطفى

فہرس ما فی الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ من التراجم والفوائد

	الاسامے والفوائد		الاسامے والفوائد		الاسامے والفوائد
	[illegible] ابو اسحق	۱۵	احمد بن عبد الرشید والد صاحب الخلاصۃ	۲۰	احمد بن محمد ابو المعالی البزدوی
	[illegible] ابراہیم الروسی	۱۵	احمد بن عبد العزیز الصدر السعید والد صدر الشریعۃ الاکبر	۲۰	احمد بن محمد الافصح شارح مختصر القدوری
۱۰	ابراہیم رضی الدین المنطقی شارح الجامع الکبیر	۱۵	احمد بن عبد اللہ الخجندی الخزرجی مع ضبط نسبتہ	۲۰	احمد بن محمد الغرنوی مؤلف المقدمۃ الغزنویۃ مع نسبتہ
۱۰	تحقیق الصغار ونسبۃ القونوی	۱۵	ابنہ محمد بن احمد الخجندی	۲۰	احمد بن محمد بن کحول السکوبی
۱۰	ابراہیم بن رستم المروزی مع ضبط نسبتہ	۱۵	ابن ابنہ محمد بن محمد بن احمد الخجندی	۲۱	اخوہ معتمد بن محمد السکوبی
۱۱	مؤلف الفتاوی الظہیریہ ابراہیم بن علی مع ضبط نسبتہ	۱۵	احمد بن عبید اللہ صدر الشریعۃ الاکبر المحبوبی	۲۱	احمد بن محمد ابو بکر الدامغانی
۱۱	ابراہیم الخطیب المہلبی مع ضبط نسبتہ	۱۵	احمد بن عبد اللہ القرمی مؤلف حواشی التلویح	۲۱	خطیب خوارزم الموفق احمد بن محمد
۱۱	ابراہیم بن محمد الدہستانی مع ضبط نسبتہ	۱۵	احمد بن عثمان الترکمانی شارح الجامع الکبیر	۲۱	احمد بن محمود بہاء الدین البصیری مع نسبتہ
۱۱	ابراہیم بن یوسف البلخی مع ضبط نسبتہ	۱۵	احمد بن عصمۃ ابو القاسم الصفار	۲۱	احمد بن محمود نور الدین الصابونی مع نسبتہ
۱۱	مؤلف المنیع شرح الجمع احمد بن ابراہیم الاستاذ مع ضبط نسبتہ	۱۵	احمد بن علی المشہور بابن الفصیح الہروی	۲۱	احمد بن مسعود القونوی شارح الجامع الکبیر
۱۱	مؤلف الغایۃ شرح الہدایۃ احمد السروجی مع ضبط نسبتہ	۱۶	احمد بن علی السلیکی مؤلف مجمع البحرین مع ذکر نسبتہ	۲۱	احمد بن محمود الاسبیجابی مع ضبط نسبتہ
۱۲	ابو جعفر البغدادی احمد بن ابی عمران شیخ الطحاوی	۱۶	احمد بن علی الشہید بالظہیر السلمقی	۲۱	احمد بن موسی الکشی مؤلف مجموع النوازل
۱۲	احمد ابو بکر الخوجندی وضبط نسبتہ	۱۶	احمد الترمذی الوراق مع ذکر معنی الوراق	۲۱	احمد بن موسی الشہیر بالخیالی مؤلف شرح العقائد النسفیۃ
۱۲	احمد بن یحیی ابو نصر الصفار جد ابراہیم الصفار	۱۶	احمد بن علی الجصاص الجرجانی الرازی مع معنی الجصاص	۲۲	احمد بن یوسف عماد الدین
۱۲	احمد بن سعد الغزنوی استاذ صاحب غایۃ البیان	۱۷	احمد بن علی الشرف الدمشقی ملخص المختار	۲۲	اسحق بن ابراہیم الشاشی مع ضبط نسبتہ
۱۲	الظہیر الترمذی احمد بن اسمعیل مع ضبط نسبتہ وضبط الحاوی	۱۷	احمد بن ابی حفص النسفی ابو اللیث	۲۲	اسحق بن شیث الصفار
۱۲	احمد بن الحسن الشہیر بابن الرکشی ملخص النہایۃ	۱۷	احمد بن عمرو ابو النصر العراقی	۲۲	اسحق بن علی مؤلف حواشی الہدایۃ
۱۲	احمد بن الحسن جلال الدین الاقروی	۱۷	احمد بن عمر الخصاف مع ذکر معنی الخصاف	۲۲	اسحق بن محمد الحکیم السمرقندی مع ضبط نسبتہ
۱۲	الحجویۃ فی ذکر حدہا ام آۃ جنیتہ	۱۷	احمد بن محمد العقیلی مع ضبط نسبتہ	۲۲	اسد بن عمرو البجلی تلمیذ الامام ابی حنیفہ مع نسبتہ
۱۳	اخوہ ابو بکر بن الحسن الاقروی	۱۷	احمد القدوری مؤلف المختصر المشہور مع ضبط نسبتہ	۲۲	الامام احمد بن حنبل الماروزی الاعن ثقہ
۱۳	احمد بن الحسن الفقیہ المروزی	۱۸	احمد بن محمد ابو علی الشاشی	۲۲	اسعد بن محمد الکرابیسی مع ضبط نسبتہ
۱۳	احمد بن حفص البخاری ابو حفص الکبیر	۱۸	احمد بن محمد الطواویسی مع ذکر نسبتہ	۲۳	اسعدی بن الحاجی بیگ الرومی مؤلف حواشی شرح الوقایۃ
۱۳	ابنہ محمد ابو حفص الصغیر	۱۸	احمد بن محمد الطحاوی صاحب معانی الآثار مع ضبط نسبتہ	۲۳	اسمعیل بن احمد الصفار
۱۳	احمد بن الحسین ابو سعید البردعی	۱۹	احمد بن محمد الاستوائی شیخ الاسلام	۲۳	اسمعیل بن الحسن الزاہد الفقیہ
۱۴	احمد باشا خضر بیگ الرومی مع تحقیق الروم	۱۹	احمد بن محمد ابو عمرو الطبری مع ذکر نسبتہ	۲۳	اسمٰعیل بن حماد بن الامام ابی حنیفہ
۱۴	احمد بن سلیمان المشتہر بابن کمال باشا صاحب الاصلاح والایضاح	۱۹	احمد بن محمد النیسابوری قاضی الحرمین مع ذکر نسبتہ	۲۳	عدم خجل البحر علی الامام الاعظم
۱۴	احمد بن سلیمان تقی الدین الدمشقی مع ضبط نسبتہ	۱۹	احمد بن محمد الناطفی مؤلف الواقعات مع ضبط نسبتہ	۲۳	اسمٰعیل بن خلیل التاج الفرضی
۱۴	احمد بن سہل ابو حامد البلخی	۱۹	احمد بن محمد الصیدلانی مع ذکر نسبتہ	۲۳	اسمٰعیل بن عبد الصادق الخطیب
۱۴	احمد بن العباس ابو نصر العباسی	۱۹	احمد بن محمد البرتی مع ضبط نسبتہ	۲۳	اسمٰعیل بن عثمان الدمشقی الشہیر بابن المعلم
۱۴	احمد بن عبد الجبار [illegible]	۱۹	شارح محمد الوقایۃ احمد بن محمد الحنفی مع ضبط نسبتہ	۲۳	اسمٰعیل الحجاجی الکمارخی مع ضبط النسبتین
۱۴	[illegible]	۲۰	[illegible] شیخ المالکی	۲۳	اسمٰعیل بن محمد الدمشقی
۱۴	[illegible]	۲۰	[illegible]	۲۳	[illegible]

	الاسامے والفوائد
۲۴	اسمٰعیل شمس الدین الکورانی مع نسبتہ
۲۴	اسمٰعیل الشہیر بقرہ وکمال مؤلف بعض حواشی الہدایۃ
۲۴	الاشرف بن محمد بن اسید ابی الشجاع
۲۴	اشرف بن نجیب
۲۴	الیاس الاسبیجابی شارح الفقہ الاکبر
۲۴	الیاس بن یحیی الرومی
۲۴	امیر کاتب الاتقانی مؤلف غایۃ البیان حاشیۃ الہدایۃ مع ضبط نسبتہ
۲۵	ایوب بن ابی بکر الجلبی مع نسبتہ
۲۵	بدیع بن منصور القاضی مؤلف منیۃ الفقہاء
۲۵	برہان الاسلام الزرنوجی مؤلف تعلیم المتعلم
۲۶	بشر بن غیاث المریسی مع ضبط نسبتہ
۲۶	بشر بن الولید الکندی مع نسبتہ
۲۶	بشر بن ابی الازہر النیسابوری
۲۶	بکار بن قتیبۃ شیخ الطحاوی
۲۶	بکر بن محمد المعنی مع ضبط نسبتہ
۲۶	بکر بن محمد شمس الائمۃ الزرنجری
۲۶	ابو بکر بن حامد
۲۶	ابو بکر بن مسعود الکاسانی مؤلف البدائع مع نسبتہ
۲۷	بکیر نجم الدین الترکی
۲۷	جابر بن محمد الکانی مع ضبط نسبتہ
۲۷	جعفر بن محمد المستغفری مؤلف الطب النبوی مع ذکر نسبتہ
۲۷	والدہ محمد بن المعتز المستغفری
۲۷	والدہ ابو ذر محمد بن جعفر المستغفری
۲۷	ابو جعفر الاسترغوشنی مع نسبتہ
۲۷	جلال بن الاکلالی جد الکفایۃ حاشیۃ الہدایۃ
۲۷	ذکر جملۃ [illegible] الکفایۃ
۲۸	حامد بن محمد [illegible] المفید
۲۸	حامد بن عبد المنیسابوری
۲۸	حبیب بن عبد العزیز

ص	الاساسے والفوائد
۲۸	حسام الدین الحلیمابادی مولف کامل الفتاوی
۲۸	حسام الدین المعروف بابن المدرس
۲۸	الحسن بن زیاد مالک احد اصحاب ابی یوسف
۲۸	الحسن بن احمد بن الحسن الانقروی
۲۸	الحسن بن احمد بن عثمان الزعفرانی مرتب الجامع الصغیر
۲۸	الحسن بن داؤد السمرقندی
۲۸	الحسن بن زیاد تلمیذ الامام الاعظم مع نسبتہ الکوفی
۲۹	الحسن بن عبد الصمد السامسونی مع نسبتہ
۲۹	الحسن بن علی السغناقی مولف النہایۃ مع نسبتہ
۲۹	الحسن بن علی ظہیر الدین المرغینانی مع نسبتہ
۲۹	الحسن بن فخر الاسلام علی البزدوی
۲۹	الحسن الصاغانی مولف المشارق مع نسبتہ
۳۰	حسن چلپی مولف حواشی المطول وغیرہ
۳۰	فاطمہ خاتون الحسن بن منصور صاحب الفتاوی
۳۰	الحسن بن نصر الکشی مع ضبط نسبتہ
۳۰	حسن القاضی الماتریدی
۳۰	ابو الحسن الاستغفنی مع ذکر اسمہ ونسبتہ
۳۱	الحسین بن حامد التبریزی مع نسبتہ
۳۱	الحسین بن خضر القاضی ابو علی النسفی
۳۱	الحسین بن سلیمان الکفری مع نسبتہ
۳۱	ابن ابنہ عبد الرحمن بن یوسف بن احمد بن الحسین
۳۱	الحسین ابو عبد اللہ الصیمری مع ضبط نسبتہ
۳۱	الحسین بن علی الاشی مع ضبط نسبتہ
۳۱	الحسین بن علی ابو عبد اللہ البصری المعتزلی
۳۱	الحسین البارعی مع ذکر معنی البارع
۳۲	حفص بن غیاث النخعی من تلامذۃ الامام الاعظم
۳۲	ابو حفص السغدی
۳۲	الحکم بن عبد اللہ ابو مطیع البلخی تلمیذ الامام الاعظم
۳۲	حماد بن ابراہیم قوام الدین الصفار
۳۲	حماد بن الامام ابی حنیفۃ الکوفی
۳۲	حمزۃ القرائی مولف حواشی البیضاوی
۳۲	حمید الدین بن افضل الدین مولف حواشی شرح الاوامر
۳۲	حضر بیگ بن جلال الروحی استاذ الحبائی
۳۳	انتصاب الفرحساری مع ضبط نسبتہ

ص	الاساسے والفوائد
۳۳	خلف بن ایوب تلمیذ الصاحبین
۳۳	خلیفۃ بن سلیمان القرشی الخوارزمی
۳۳	خلیل الحبندری
۳۳	خلیل بن قاسم خیر الدین الرومی
۳۳	خلیل الشہیر بالخلیلی
۳۳	داؤد بن ارسلان شرف الدین
۳۳	داؤد بن علی الرومی المعروف بالبدلیطیل
۳۳	داؤد بن رشید الخوارزمی من اصحاب الصاحبین
۳۴	داؤد بن عیسی بن ابی بکر ملک دمشق
۳۴	داؤد بن عثمان الشہاب الرومی
۳۴	داؤد بن مروان الملطی
۳۴	ابو ذر قاضی بخارا
۳۴	النظر رضی الدین النیسابوری
۳۴	رکن الائمۃ الصباغ شارح القدوری مع ذکر اسمہ ونسبتہ
۳۴	رکن الدین ابو النجائی
۳۴	زاہد دہ بالی الرومی
۳۴	زفر بن الہذیل من تلامذۃ الامام الاعظم
۳۵	زیاد بن عبد الرحمن
۳۵	زین بن محمد رکن الدین
۳۵	زین الدین القاضی الاسبیجی
۳۵	سدید بن محمد الحناط
۳۵	سعد بن عبد اللہ ابو نصر الغزنوی
۳۵	سعد اللہ الرومی صاحب الحواشی علی العنایۃ
۳۵	سعد الدین سعد بن محمد النابلسی الدیری
۳۵	سعید بن محمد ابو طالب البروجی
۳۵	سلیمان بن منجب صدر الدین الدمشقی
۳۶	سلیمان چلپی بن الوزیر خلیل پاشا الرومی
۳۶	سید علی العجمی مولف حواشی شرح المطالع
۳۶	ابو سہل الزجاجی مولف کتاب البرہان مع نسبتہ
۳۶	ابو السعود المفسر العمادی مع ذکر اسمہ
۳۶	شاذان بن ابراہیم البصری
۳۶	شجاع بن الحسن ابو العشائر البغدادی
۳۶	شداد بن حکیم القاضی السلیمی
۳۶	شرف الدین بن کمال القریمی

ص	الاساسے والفوائد
۳۶	شاذ بن محمد ابو العلاء الاستوائی
۳۷	ابن الاسمندی صاعد بن محمد بن عبد الرحمن
۳۷	طاہر بن احمد صاحب خلاصۃ الفتاوی
۳۷	طاہر بن اسلام مولف مجاہر الفقہ الشہیر بسعید بغدادی
۳۷	طاہر بن مولف الذخیرۃ
۳۷	الطیب طورسون الرومی
۳۷	ابو طاہر بن محمد مولف الفصول فی الاصول
۳۷	عالی بن ابراہیم مولف المنابع شرح المشارع
۳۷	عبد الاول من اسعاد صاحب الہدایۃ
۳۷	عبد الجبار بن عبد الکریم الخوارزمی مع ضبط نسبتہ
۳۷	عبد الحلیم بن علی الرومی
۳۸	عبد الحمید بن عبد العزیز القاضی ابو غانم
۳۸	نور الدین عبد الرحمن بن احمد الجامی مولف الفوائد الضیائیہ
۳۸	عبد الرحمن بن نجاح ابو الفتح البغدادی
۳۸	عبد الرحمن بن علی قاضی القضاۃ التفہنی مع ضبط نسبتہ
۳۹	عبد الرحمن بن علی الاماسی الشہیر بمویدزادہ
۳۹	عبد الرحمن بن الفضل ابو محمد الخزاعی
۳۹	عبد الرحمن بن محمد الکرمانی مولف التجرید شرح القدوری
۴۰	عبد الرحمن بن محمد الحرقی مع ضبط نسبتہ
۴۰	عبد الرحمن بن محمد الکاتب الحاکم
۴۰	عبد الرحیم بن احمد سعد الدین الکرمینی مع ضبط نسبتہ
۴۰	عبد الرحیم بن عماد الدین مولف الفصول العمادیۃ
۴۰	عبد الرشید ابو نصر مولف الفتاوی الولوالجیۃ مع ذکر نسبتہ
۴۰	عبد الرشید بن الحسین بن عبد صاحب الخلاصۃ
۴۰	عبد العزیز بن احمد البخاری صاحب الحواشی علی اصول البزدوی والمنتخب الحسامی
۴۰	عبد العزیز بن احمد شمس الائمۃ الحلوانی مع ضبط نسبتہ
۴۱	عبد العزیز المرغینانی والد جد قاضیخان
۴۱	عبد العزیز بن عبد السید ابو خلیفۃ الخوارزمی
۴۱	عبد العزیز بن علی القاضی النسفی مولف الفتاوی
۴۱	عبد العزیز بن علی بن عثمان الزعفرانی
۴۱	عبد العزیز بن عمر بن مازہ برہان الائمۃ الکبیر
۴۱	عبد الغفور تاج الدین الکردری مولف المفید والمزید

ص	الاساسے والفوائد
۴۲	عبد القادر القرشی مولف الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ
۴۲	عبد القادر الشہیر بقادری چلپی
۴۲	عبد الکریم بن ابی حنیفۃ الاندقی مع ضبط نسبتہ
۴۲	عبد الکریم بن عبد النور الحلبی شارح صحیح البخاری
۴۲	عبد الکریم بن محمد المنتہی مع ذکر نسبتہ
۴۲	عبد الکریم بن محمد مصنف طلبۃ الطلبۃ
۴۲	عبد الکریم بن موسی البزدوی مجدد فخر الاسلام مع نسبتہ
۴۲	عبد الکریم بن یوسف الدیناری مع ضبط نسبتہ
۴۲	عبد الجبار بن احمد الدبناری المعتزلی
۴۲	عبد الکریم الرومی مولف حواشی التلویح وغیرہ
۴۲	عبد اللہ بن احمد حافظ الدین النسفی مولف الکنز والمنار
۴۳	عبد اللہ بن جعفر ابو علی الرازی
۴۳	عبد اللہ بن الحسین الناصحی مع توجیہ نسبتہ
۴۳	عبد اللہ بن علی بن عثمان الترکمانی
۴۳	عبد اللہ بن علی القاضی منصور
۴۳	عبد اللہ بن المبارک من تلامذۃ الامام الاعظم
۴۴	عبد اللہ بن محمد سند متوی المعروف باللتانی مع ضبط نسبتہ
۴۴	عبد اللہ بن محمد شمس الدین الاذرعی مع ذکر نسبتہ
۴۴	عبد اللہ بن محمود الموصلی مولف المختار شرح مع نسبتہ
۴۴	اخوہ عبد الدائم بن محمود الموصلی
۴۴	اخوہ الآخر عبد العزیز بن محمود الموصلی
۴۴	اخوہم الرابع عبد الکریم بن محمود الموصلی
۴۴	والدہم محمود بن مودود الموصلی
۴۴	عبد اللہ بن المظفر رضی الدین
۴۴	عبد اللطیف الشہیر بابن ملک شارح المشارق والمنار
۴۵	عبید اللہ بن ابراہیم المحبوبی صاحب التاج الشریعۃ
۴۵	عبید اللہ بن الحسین ابو الحسن الکرخی مع نسبتہ
۴۵	عبید اللہ بن عمر ابو زید الدبوسی مولف الاسرار مع نسبتہ
۴۵	عبید اللہ بن مسعود صدر الشریعۃ شارح الوقایۃ
۴۶	نسب صاحب الوقایۃ وشارح الوقایۃ وتحقیق نسبۃ الوقایۃ الی ہبۃ برہان الشریعۃ امام تاج الشریعۃ
۴۷	عثمان المجید بن الاصبغ البیہقی الہروی
۴۷	عبد الملک بن ابراہیم [illegible]
۴۷	ولد محمد بن عبید اللہ صاحب الاجناس الحنفیۃ وشارحہ

۴۴	عبد الواحد بن علی الاسدی ابو القاسم المکتبی سبط	۵۲	علی بن محمد ابو القاسم السمنانی مع ضبط نسبته
۴۷	عبد الواحد بن محمد بن عبد الله الهروی شارح الوقایة	۵۲	علی بن محمد شیخ الاسلام الاسبیجابی مع نسبته
۴۸	عبد الواحد الشیبانی	۵۲	علی بن محمد القاری السمرقندی الرکاتی
۴۹	عبد الواحد بن یمان الدمشقی مولف المقولة	۵۲	علی بن محمد فخر الاسلام البزدوی مولف الاصول
۵۰	عتبة بن عتبة ابو الهیثم النیسابوری	۵۲	علی بن محمد سدید الدین الضریر یحتمی الهدایة
۵۰	عثمان بن ابراهیم الترکمانی شارح الجامع الکبیر	۵۳	علی بن محمد المعروف بسید الشریف الجرجانی
۵۰	عثمان بن علی البیکندی مع ضبط نسبته	۵۴	ابن سبط محمد بن جعفر بن علی
۵۰	عثمان بن علی الزیلعی شارح الکنز مع ضبط نسبته	۵۵	مسعود بن عمر سعد الدین التفتازانی الشافعی
۵۰	عز الدین الکندی استاذ مولف الخلاصة	۵۶	علی بن محمد نور الدین الحاصری
۵۰	عصام بن یوسف البلخی ابو عصمة	۵۶	علی بن محمد ابو الحسن
۵۰	تحقیق بطلان نبوة مسیلمة و اسود العنسی	۵۶	علی بن محمد القنوجی مع ضبط نسبته
۵۱	ابو عصمة بن ابی البیت البخاری	۵۶	علی بن محمد بن صاحب الامام محمد
۵۱	عطاء بن حمزة شیخ الاسلام السغدی	۵۶	علی بن مودود الکشانی مع نسبته
۵۱	علاء الدین الاسود شارح الوقایة المشتهر بفقیه خواهر زاده	۵۷	علی بن نصر المعروف بابن السوسی
۵۱	علی بن احمد سروی والد صاحب الفتاوی الکبری مع نسبته	۵۷	علی بن یوسف بن محمد الغزنوی
۵۱	حکایة غریبة فی سرعة قرائته للقرآن	۵۷	علی بن یونس الزاهد الفقیه
۵۱	علی بن احمد قاضی الحصن	۵۷	علی بن ابی بکر المرغینانی مولف الهدایة
۵۱	علی بن احمد علاء الدین الحمالی	۵۸	ذکر حدیث ما من شیء یدری یوم الاربعاء الا تم
۵۱	علی بن احمد حسام الدین الرازی	۵۸	حکمة بدایة السبق یوم الاربعاء
۵۱	علی بن لبان الفارسی شارح الجامع الکبیر	۵۸	علی الرازی
۵۱	علی بن بدار البزدوی شارح الجامع الصغیر	۵۸	علاء الدین المروزی
۵۰	علی بن الجعد الجوهری من اصحاب ابی یوسف	۵۸	علاء الدین السیرافی
۵۰	علی بن الحسن ابو الحسن النیسابوری	۵۸	علی الطوسی مولف تحفة الفقهاء سفته
۵۰	علی بن الحسن الشهیر بالبرهان اللبلخی	۵۹	علی العربی مولف الحاشیة علی مقدمات التنوخی
۵۰	علی بن الحسین السغدی مع ضبط نسبته	۵۹	ابو علی الرازی
۵۰	علی بن داؤد نجم الدین المختاری	۵۹	ابو علی الفاق مع ذکر معنی الدقاق
۵۰	والده داؤد المختاری	۵۹	عماد الدین بن شمس الائمة الزرنجری
۵۱	علی بن سنجر البغدادی استاذ صاحب المجمع	۵۹	عماد الدین بن مولف الهدایة
۵۱	علی بن عبد العزیز ظهیر الدین الکبیر المرغینانی	۵۹	عمر الکاشتوانی مع ضبط نسبته
۵۱	تحقیق مولف الفتاوی الظهیریة	۵۹	عمر بن محمد الشهیر بالعمیم الجلبی مولف تاریخ حلب
۵۱	علی بن عبد الله العراقی فخر المشایخ	۵۹	والد ابی احمد بن هبة الله الحلبی
۵۱	علی بن عبد الله ابو الحسن الخطیبی	۵۹	جد ابی هبة الله احمد بن محمد بن هبة الله الحلبی
۵۱	علی بن عثمان الترکمانی المارديني	۵۹	والد جده محمد بن هبة الله الحلبی
۵۲	حفیده حماد بن عبد الرحیم بن علی المارديني	۵۹	جد جده هبة الله بن احمد بن یحیی الحلبی

۵۹	عبد الرحمن بن ابی العز بن عمر الحلبی الحنفی	۶۳	محمد بن احمد بن عثمان الترکمانی
۵۹	ابراهیم بن محمد بن عمر الحلبی	۶۳	محمد بن احمد ابو بکر القفال الشاشی
۵۹	احمد بن ابی ابراهیم بن محمد الحلبی	۶۳	محمد بن احمد الخبازی ظهیر الدین مولف الخلاصة
۵۹	عبد العزیز بن عبد الرحمن بن ابراهیم الحلبی	۶۴	محمد بن احمد جلال الدین المیدانی مع نسبته
۶۰	عثمان بن اسحق الغزنوی شارح الهدایة مع ذکر نسبته	۶۴	محمد بن احمد ابو بکر القدوری والد صاحب المختصر
۶۰	عمر بن عبد العزیز الصدر الشهید حسام الدین شارح الجامع الصغیر	۶۴	محمد بن احمد سراج الدین البستاوی صاحب القنیة
۶۰	عمر بن عبد الکریم بدر الدین الورسکی	۶۴	محمد بن احمد ابو جعفر المنسفی مولف التعلیقة
۶۰	عمر بن مولف الهدایة	۶۴	محمد بن احمد المایرغی المنسفی مع نسبته
۶۰	عمر بن محمد مفتی الثقلین النسفی	۶۴	محمد بن احمد ابو جعفر البکدی مع ضبط نسبته
۶۰	عمر بن محمد ضیاء الاسلام البسطامی	۶۴	محمد بن احمد بهاء الدین الاسبیجابی
۶۱	عمر بن محمد شرف الدین المقطع مع نسبته	۶۴	محمد بن احمد علاء الدین السمرقندی مولف تحفة الفقهاء
۶۱	عمر بن محمد الجبازی مولف المغنی فی الاصول	۶۴	محمد بن احمد شمس الائمة السرخسی
۶۱	عمر بن محمود سراج الدین	۶۵	محمد بن احمد القاضی ابو جعفر السمنانی
۶۱	عمر بن مهیر والد الخصاف	۶۵	ولده ابو الحسین احمد بن محمد السمنانی
۶۱	عیسی بن ابان بن اصحاب الامام محمد	۶۵	محمد بن احمد القاضی ابو عاصم العامری مع نسبته
۶۱	ملک دمشق عیسی بن ابی بکر صاحب التصانیف	۶۵	محمد بن احمد ابو بکر الاسکاف البلخی
۶۲	فتح الله الشیرازی صاحب التعلیقات علی شرح الینبوعی	۶۵	محمد بن اسحاق بن ابراهیم ابو عبد الله الخراسانی
۶۲	فخر الدین النجم تلمیذ السید الشریف	۶۵	محمد بن اسحاق الباقرحی مع ضبط نسبته
۶۲	فضل الله بن محمد مولف الفتاوی الصوفیة	۶۵	والده اسحق بن ابراهیم الباقرحی
۶۲	القاسم بن الحسین مجد الائمة الخوارزمی	۶۵	جده ابراهیم بن محمد الباقرحی
۶۲	القاسم بن معن الکوفی	۶۵	محمد بن اسحق ابو بکر الکلاباذی البخاری
۶۳	قاسم الشهیر بقاضی زاده الرومی	۶۵	محمد بن الیاس لوح الرومی شارح المجمع
۶۳	ابو القاسم التنوخی	۶۵	محمد بن ابی بکر المعروف بجمیر البوری مع نسبته
۶۳	محمد بن ابراهیم الضریر المیدانی	۶۶	محمد بن ابی بکر امام زاده مولف شرعة الاسلام
۶۳	محی الدین محمد النکساری محشی شرح الوقایة	۶۶	محمد بن ابی القاسم البقالی مولف جمع التفاریق
۶۳	محمد بن احمد الکعبی الطبری	۶۶	محمد بن جعفر ابو بکر الاستراباذی
۶۳	محمد بن احمد ابو الحسن الرعفرانی مع نسبته	۶۶	والده جعفر بن خلفان الاستراباذی
۶۳	السید ابو شجاع محمد بن احمد بن حمزة	۶۶	محمد بن الحسن برهان الدین الکاسانی
۶۳	محمد بن احمد الکمادی مع ذکر نسبته	۶۶	محمد بن الحسن ابو بکر النسفی
۶۳	والده احمد بن الطیب الکمادی	۶۶	الامام محمد بن الحسن الشیبانی تلمیذ الامام الاعظم
۶۳	حفیده اسمعیل بن محمد بن احمد	۶۶	محمد بن الحسین المعروف بکر خواهر زاده
۶۳	محمد بن احمد ابو بکر العیاضی مع نسبته	۶۷	المعروف بخواهر زاده الشنان
۶۳	محمد بن احمد الدمشقی المشهور بابن الربوة		

	الاساسے والفوائد		الاساسے والفوائد		الاساسے والفوائد		الاساسے والفوائد
۶۶	محمد بن محمود بن محمد بن عبد الحمید	۷۱	محمد بن عبد الرحمن المروف بابن العماد الشافعی	۷۶	ابو نصر محمود بن ابراہیم الفقیہ	۸۱	محمد بن محمود السروجی صاحب الہدایہ
۶۷	محمد بن حسین فخر القضاۃ الاسبیجابی	۷۱	محمد بن عبد الرحمن السمرقندی الاسبیجابی مع نسبتہ	۷۶	محمد بن محمد بن محمود الخجندی مع نسبتہ	۸۱	محمد بن محمود بن محمد بابا زادہ
۶۷	محمد بن حسین نظام الدین البارسی	۷۱	محمد بن عبد الرحمن العلامۃ الزاہد المفسر	۷۶	محمد بن محمد الحاکم الشہید السمرقندی	۸۲	محمد بن محمود بن محمد الجوزدانی
۶۷	محمد بن حسین شمس الدین الہندوانی مع نسبتہ	۷۲	محمد بن عبد الرحمن ابو عبد اللہ الزاہد البخاری	۷۶	محمد بن محمد شرف الدین الحارثی	۸۳	محمد بن محمود المعتلی بسجستان
۶۷	محمد بن حمزۃ الفناری صاحب فرائد الفرائد شرح الیساغوجی وفصول البدائع فی اصول الشرائع	۷۳	محمد بن عبد الرشید علاء الدین السمندی السمرقندی مع نسبتہ	۷۷	محمد بن محمد قوام الدین الاتقانی شارح الہدایہ	۸۳	محمد بن محمود الکشانی
۶۸	محمد بن خزینہ العبد العلاء الفاسی	۷۲	محمد بن عبد الرشید الکرمانی مولدا ومنشا البلخی الفقاعی	۷۷	محمد بن محمد المایرغی مع ضبط نسبتہ	۸۴	محمد بن مصطفی مولانا خیر ان المعروف بـ
۶۸	محمد بن الرسول شارح مختصر القدوری	۷۲	محمد بن عبد الستار شمس الائمۃ الکردری	۷۷	محمد بن محمد ابو محمد التمرتاشی مع نسبتہ	۸۴	محمد بن مصطفی مولانا فخر الدین الترکمانی
۶۸	محمد بن سلام ابو نصر البلخی	۷۲	محمد بن عبد العزیز الشہید یعرف برحمان الجاری	۷۷	محمد بن محمد حافظ الدین البخاری	۸۴	محمد بن مقاتل الرازی
۶۸	محمد بن سلمۃ ابو عبد اللہ البلخی	۷۳	السید محمد بن عبد القادر الاردبیلی	۷۷	محمد بن محمد بن الحسین منہاج الشریعۃ	۸۴	محمد بن مکرم الخوقدی مع ضبط نسبتہ
۶۸	محمد بن سلیمان المفوض المعروف بابن المقنع البلخی	۷۳	محمد بن عبد الکریم المعروف بابن الشماع	۷۷	محمد بن محمد بن عمرۃ الفناری	۸۴	محمد بن موسی ابو بکر النخاری
۶۸	محمد بن سلیمان محی الدین الکافیجی مع نسبتہ	۷۳	محمد بن عبد الکریم برہان الائمۃ الترکستانی	۷۷	محمد بن محمد ابو طاہر الدباس	۸۴	ابن عیناس محمد الاردبیلی
۶۹	محمد بن سلیمان بن یوسف الدمشقی	۷۳	محمد بن عبد اللہ شمس الدین الدیری	۷۷	محمد بن محمد ابو نصر التیسابوری	۸۴	محمد بن نصر ابو المعالی العامری الخطیب
۶۹	محمد بن سماعۃ تلمیذ الامام محمد	۷۳	محمد بن عبد اللہ السرخسی مع ضبط نسبتہ	۷۷	محمد بن محمد البزازی صاحب الفتاوی البزازیۃ	۸۴	محمد بن الولید ابو علی السمرقندی
۶۹	حکایۃ غریبۃ فی فضل الجماعۃ	۷۳	محمد بن عبد اللہ بن المثنی تلمیذ زفر	۷۷	محمد بن محمد صدر الاسلام البزدوی اخو فخر الاسلام	۸۴	محمد بن یحیی ابو عبد اللہ الفقیہ الجرجانی
۶۹	محمد بن سہل ابو عبد اللہ الساجد	۷۳	محمد بن عبد اللہ ابو الحسین الناصحی	۷۷	محمد بن محمد الاسبیجابی مولف المنتخب الحسامی مع نسبتہ	۸۴	محمد بن الیمان ابو بکر السمرقندی
۶۹	احمد بن ہارون القیان	۷۳	محمد بن عبد اللہ الصالحی المعروف بالقاضی الاسبیجابی	۷۸	محمد بن محمد السرخسی مصنف المحیط والمبسوط	۸۴	محمد بن یوسف ابو الفتح القطربلی
۶۹	عبد الرحمن البردبلنری	۷۴	محمد بن عبد الواحد المعروف بابن الہمام صاحب فتح القدیر	۷۸	تحقیق تعداد المجلدات وتعیین مولفیہا	۸۴	محمد بن یوسف شمس الدین الغزنوی شارح الجامع
۶۹	ایوب بن الحسن الفقیہ الزاہد النیسابوری	۷۴	محمد بن عثمان المعروف بابن الحریری	۷۹	محمد بن محمد المرغینانی الہدایہ الجامع الصغیر	۸۴	محمد بن یوسف الحلبی المشہور بابن الابیض
۶۹	محمد بن شجاع ابو عبد اللہ الثلجی مع ذکر نسبتہ	۷۴	محمد بن علی صاحب الہدایہ	۷۹	محمد بن محمد الاقسرائی شارح المواجزی الطب مع نسبتہ	۸۴	ذکر ما یمنع السوس عن الحنطۃ ونحوہ
۶۹	محمد بن شہاب والد صاحب الفتاوی البزازیۃ	۷۴	محمد بن علی الزنجری مع ضبط نسبتہ	۷۹	ابو محمد محمد بن الامام فخر الدین الرازی	۸۴	محمد بن یوسف ابو الفضل الغزنوی
۷۰	محمد بن طاہر السغدی اللبادی مع نسبتہ	۷۴	من تتلمذ منہ واستفاد وہو حی برکۃ العلم	۷۹	محمد بن محمد بن الامام فخر الدین الرازی	۸۴	محمد محیی الدین الروی الشہیر بخطیب زادہ
۷۰	محمد بن عباد الخلاطی مولف تخریج الجامع الکبیر مع نسبتہ	۷۴	محمد بن علی ابو عبد اللہ الدامغانی الکبیر	۷۹	علی بن محمد الروی الزرنجری الشہیر مصنف	۸۴	محمود بن محمد الاسکلیبی والد الامام السعود المفسر
۷۰	محمد بن عبد الاول التبریزی الشہیر بالمولی امیر کیو	۷۵	محمد بن علی الشہیر بمحی الدین سبط حلبی	۸۰	حسن بن عطاء اللہ من اجداد الامام	۸۴	محمود بن محمد شمس الدین اللاوندی
۷۰	محمد بن عبد الجبار السمعانی المروزی	۷۵	محمد بن علی شاہ بن علی الفناری	۸۰	حسن بن برہان الدین النسفی مولف العقائد النسفیۃ	۸۴	محمود بن احمد البخاری الحصیری
۷۰	ابنہ ابو المظفر منصور السمعانی المخنفی ثم الشافعی	۷۵	محمد بن احمد الشہید عمر بن عبد العزیز	۸۰	محمد بن محمد ابو منصور الماتریدی مع نسبتہ	۸۵	محمود بن صدر برہان الدین الفارسی مولف المحیط والذخیرۃ
۷۰	ابنہ الآخر ابو القاسم علی السمعانی الشافعی	۷۵	محمد بن عمر رشید الدین النیسابوری	۸۰	محمد بن محمد بدر الدین البابرتی مولف العنایۃ شرح الہدایۃ مع نسبتہ	۸۵	ذکر کون المحیط البرہانی من الکتب المعتبرۃ
۷۱	ابن ابنہ علی بن علی السمعانی الشافعی	۷۵	محمد بن عز الدین الزنجانی مع نسبتہ	۸۱	محمد بن محمود الاصفہانی الشافعی شارح المحصول	۸۵	محمود بن احمد الحنبلی شارح الوقایۃ
۷۱	ابن ابنہ الآخر محمد بن منصور بن محمد بن عبد الجبار السمعانی	۷۵	محمد بن غرلو الشہید الخوارزمی مولف الدرر شرح الغرر	۸۱	محمود بن عبد الرحمن الاصفہانی الشافعی شارح مختصر ابن حاجب	۸۵	محمود بن احمد جمال الدین الغزنوی
۷۱	ابن ابنہ الثانی الحسن بن منصور السمعانی الشافعی	۷۵	محمد بن عمر المعروف بابن السراج			۸۶	محمود بدر الدین العینی شارح الکنز مع نسبتہ
۷۱	ابن ابن ابنہ محمد بن الحسن بن منصور السمعانی الشافعی	۷۵	محمد بن فرامرز الشہید الخوارزمی مولف الدرر شرح الغرر			۸۶	محمود بن احمد عماد الدین
۷۱	ابن ابنہ احمد بن منصور السمعانی الشافعی	۷۶	محمد بن الفضل ابو بکر القفال الکماری مع نسبتہ	۸۲	محمد الحافظی البخاری المعروف بخواجہ پارسا	۸۶	محمود بن حامد النیسابوری
۷۱	ابن ابن ابنہ ابو سعد عبد الکریم السمعانی الشافعی مولف کتاب الانساب وغیرہ	۷۶	حفیدہ محمد بن عثمان بن ابراہیم الفضلی	۸۲	محمد بن محمد حافظ الدین الکبیر البخاری	۸۶	محمود بن حسین الحلیمی مولف الفتاوی
		۷۶	عبد العزیز بن عثمان الفضلی	۸۲	محمد بن محمد رکن الدین السجزی مولف الارشاد	۸۶	محمود بن حسین جلال الدین الاستروشنی
				۸۲	محمد بن محمد الاسروشنی مولف الفصول الاستروشنیۃ	۸۶	محمود بن حسان الاردبیلی

نمبر	الاساسے والفوائد
۸۶	محمود بن عبدالعزیز الاوزجندی الحنفی
۸۶	محمود بن عبدالعزیز الاوزجندی الحنفی
۸۶	محمد بن عبدالقادر شہاب الدین الکازرونی
۸۶	محمود بن عبداللہ المروزی مولف العون
۸۶	محمود بن علی جمال الدین العجمی التبریزی مع نسبتہ
۸۷	ذکر الفرق بین اسحٰق والمسیحی
۸۷	محمود بن احمد الزمخشری مصنف الکشاف مع نسبتہ
۸۷	محمد بن محمد البخاری مولف الحقائق شرح المنظومۃ
۸۷	محمود بن محمد الرومی مولف المحمودیۃ
۸۷	محمود بن ابی بکر الکلاباذی مولف منوار السراج شرح السراجیۃ مع نسبتہ
۸۸	محمد بن محمد الرومی الشہیر بقوجہ آغندی
۸۸	ابنہ محمد الرومی والد شارح الکنجینی
۸۸	موسیٰ پاشا قاضی زادہ الرومی شارح الکنجینی
۸۸	محی الدین الرومی الشہیر بابن منغیسا
۸۸	محی الدین العجمی مع ذکر اسمہ
۸۸	محی الدین المعروف بکجی زادہ مع تحقیق علمہ
۸۸	مختار الزاہدی الغزنینی مولف القنیۃ مع نسبتہ
۸۹	مسعود بن الحسین الکستانی مولف المختصر المسعودی
۸۹	مسعود بن شجاع برہان الدین الاموی
۸۹	مسعود بن محمد ابو القاسم الخوارزمی
۸۹	مصطفیٰ الرومی الشہیر بمجید زادہ
۸۹	مصطفیٰ بن احمد الدین الرومی
۸۹	مصطفیٰ بن حسام الدین الشہیر بحسام زادہ
۸۹	مصطفیٰ بن یوسف البرسوی المشہور بخواجہ زادہ
۸۹	المظفر بن الحسین الابیوردی شارح مختصر القدوری
۸۹	الحسین بن احمد بن الحسین الیزدی

نمبر	الاساسے والفوائد
۸۹	مسلم بن محمد بن مقصود الرازی
۹۰	منصور بن احمد الخوارزمی
۹۰	موسیٰ بن سلیمان ابو سلیمان الجوزجانی
۹۰	موسیٰ بن نصر ابو سہل الرازی
۹۰	موسیٰ بن محمد التبریزی
۹۰	میمون بن اسمٰعیل بن عبدالصادق
۹۰	میمون الحکمی مولف التمہید فی اصول التوحید
۹۰	النحوی بن الفضل السنجی مولف کتاب المشاجع
۹۰	تحقیق بطلان کون الحمولۃ ان الصلوٰۃ تفسد برفع الیدین عند الرکوع وغیرہ
۹۱	ناصر بن عبدالسید المطرزی مولف المغرب مع نسبتہ
۹۱	ناصر الدین السمرقندی مولف الفقہ النافع
۹۱	نجم الائمۃ البخاری
۹۱	نجم الائمۃ الحکیمی
۹۱	نصر بن احمد ابو احمد العیاضی
۹۲	نصر بن محمد ابو اللیث الفقیہ السمرقندی مولف تنبیہ الغافلین والبستان
۹۲	نصر ابو اللیث المحافظ السمرقندی
۹۲	ابو نصر الدبوسی
۹۲	نصیر بن یحیی البلخی
۹۲	النعمان بن الحسن سراج الدین الخطیبی
۹۲	نوح بن ابی مریم المعروف بالجامع
۹۲	وکیع بن الجراح تلمیذ الامام الاعظم
۹۲	ہبۃ اللہ الترکستانی الطرازی مع نسبتہ
۹۳	ہشام بن عبداللہ الرازی
۹۳	ہلال بن یحیی الرای البصری
۹۳	الہیثم بن القاضی عقبۃ النیسابوری
۹۳	یحیی بن الہثم القاضی

نمبر	الاساسے والفوائد
۹۳	یحیی بن بکشی الرومی
۹۳	یحیی الکوفی تلمیذ الامام الاعظم
۹۳	یحیی بن سلیمان البلدی
۹۴	یحیی بن عبداللہ ابو صالح الناصحی
۹۴	یحیی بن علی نجم الدین الرومی
۹۴	یحیی الزندوسی مولف النظم والروضۃ مع نسبتہ
۹۴	یحیی بن محمد المعروف بابن القویر
۹۴	یعقوب بن ابراہیم الامام ابو یوسف تلمیذ الامام الاعظم
۹۴	یعقوب بن ادریس النکدی الشہیر بقرہ یعقوب
۹۴	یعقوب بن سید علی الرومی شارح شرعۃ الاسلام
۹۴	یعقوب الاصفر القرامانی
۹۴	یوسف بن احمد النحاسی مولف الکفایۃ مع نسبتہ
۹۴	یوسف بن اسحٰق الجوہری صدر القراء
۹۴	یوسف بن اسمٰعیل القرشی الدمشقی
۹۴	یوسف بن عبید المعروف بابن جلبی مولف ذخیرۃ العقبی حاشیۃ شرح الوقایۃ
۹۴	تحقیق ان الف خیر الجمعی علی المتنی المطول وغیرہ
۹۵	یوسف بن الحسین المعروف بالبدر الاسبیض
۹۵	یوسف بن الحسین الکرمانی
۹۵	یوسف بن خالد السمتی مع ضبط نسبتہ
۹۵	یوسف بن خضر بیگ الرومی الشہیر بسنان پاشا
۹۵	اخوہ یعقوب پاشا بن خضر بیگ مولف نحو شرح الوقایۃ
۹۵	یوسف بن عبداللہ الاوزجندی
۹۵	یوسف بن عبداللہ الجمال الزیلعی مخرج احادیث الہدایۃ والکشاف وغیرہا مع ضبط نسبتہ وتحقیق علمہ
۹۶	یوسف بن عمر الصوفی صاحب جامع المضمرات شرح القدوری
۹۶	یوسف بن فرخ علی البغدادی سبط ابن الجوزی

نمبر	الاساسے والفوائد
۹۶	یوسف بالی بن محمد بن حمزۃ الغنارسی
۹۶	یوسف بن محمد ابو عبداللہ الجرجانی مولف عمدۃ الاکمل
۹۶	یوسف بن محمد اسکوکی مولف مفتاح العلوم مع نسبتہ
۹۷	یوسف بن محمد صدر القراء الغیدی مع نسبتہ
۹۷	یوسف القرمسوی نور الدین
۹۷	یوسف بن منصور السیاری مع نسبتہ
۹۷	**الخاتمۃ فیہا فصلان**
۹۷	الفصل الاول فی تعیین المبہمات
۹۸	ابو معاذ البلخی خالد بن سلیمان
۱۰۰	الفصل الثانی فی فوائد متفرقۃ نفیسۃ
۱۰۱	ابن خزیمۃ الشافعی محمد بن اسحٰق
۱۰۱	محمد بن الحسن البرجانی الشافعی
۱۰۲	ایمن ابو البرکات بن محمد بن محمد عاشی الاربلی الشافعی
۱۰۲	محمد بن اسمٰعیل ابو بکر القفال الشاشی الشافعی
۱۰۲	نظام الدین الشاشی الحنفی مولف المختصر المعروف بالحسامی الشاشی
۱۰۲	محمد بن احمد فخر الاسلام الشاشی الشافعی
۱۰۲	عبداللہ بن احمد القفال الرویانی الشافعی
۱۰۲	الحسن بن محمد بن الصباح الزعفرانی الشافعی
۱۰۲	یوسف امام الحرمین الحنفی
۱۰۲	عبدالملک بن عبداللہ امام الحرمین الشافعی
۱۰۳	جمال الدین احمد الغزنوی الحنفی مولف المحاکمات والعقد
۱۰۳	محمود بن عبداللہ النیسابوری الصبغی الشافعی
۱۰۳	احمد بن عبداللہ الصبغی الحنفی
۱۰۳	اسمٰعیل بن الحسین البیہقی الحنفی مولف کتاب الشمائل
۱۰۴	احمد بن الحسین البیہقی الشافعی مولف السنن
۱۰۴	احمد الصبغی اللنوی مولف تاج المصادر فی اللغۃ

تمت

فہرس ما فی التعلیقات السنیۃ علی الفوائد البہیۃ من التراجم والفوائد

نمبر	
۹	محمد بن سلیمان الکفوی الحنفی مولف طبقات الحنفیۃ
۱۰	مولف کتاب الانساب ابو سعد عبدالکریم الشافعی
۱۰	علی القاری الحنفی مولف شرح المشکوٰۃ وغیرہ
۱۰	مولف انباہ الرواۃ فی تاریخ احمد بن یوسف القفطی
۱۱	شارح صحیح مسلم محی الدین یحیی النووی الشافعی
۱۱	ابن خلکان احمد بن محمد الشافعی صاحب التاریخ مع ضبط خطہ
۱۱	مولف میزان الاعتدال فی نقد الرجال محمد الذہبی الشافعی
۱۱	مولف تعالیق الانوار علی الدر المختار عبدالمولی الحنفی
۱۱	جلال الدین عبدالرحمن السیوطی الشافعی
۱۲	مولف الکامل فی التاریخ علی بن الاثیر الجزری الشافعی
۱۲	السید احمد الحفاوی الحنفی مولف حاشیۃ الدر المختار
۱۲	عبدالعلی البرجندی الحنفی صاحب التالیف علی الرسالۃ
۱۲	احمد بن حجر العسقلانی الشافعی
۱۲	بدر الدین ابو اسحٰق محمد بن عبداللہ صاحب التالیف الکثیرۃ الحنفی
۱۳	احمد بن الفضل المصری الشافعی مولف مسالک الابصار
۱۳	ملا کاتب چلبی الحنفی مولف کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون

صفحہ	الاسامے والفوائد
۱۳	ذکر آخر امطلہ وبعض وقائعہم
۱۴	لطف اللہ الرومی الشہیر بالمولی اللطفی الحنفی
۱۴	مصطفےٰ بن صلح الدین القسطلانی الحنفی
۱۵	عبداللہ بن احمد بن علی العراقی الحنفی
۱۸	الشیخ الزنی من کبار اصحاب الشافعی
۱۸	ابوالحسن علی بن احمد الطحاوی الحنفی
۱۸	انباہ ابوعلی الحسن بن علی الحنفی
۱۸	عبداللہ بن اسعد الیافعی الشافعی مولف مرآۃ الجنان
۱۸	احمد بن عبدالحلیم تقی الدین الشہیر بابن تیمیۃ الحنبلی
۱۹	مبارک بن المبارک الجزری الشافعی مولف جامع الاصول
۲	عبدالرحیم زین الدین العراقی الشافعی الحافظ مولف الالفیۃ فی اصول الحدیث
۲	محمد بن عبدالرحمن الشمس السخاوی الشافعی تلمیذ الحافظ ابن حجر
۲۲	قباد الدین ابوبکر الحنفی الشہیر بپاشا چلپی
۲۲	علی بن عبدالکافی تقی الدین السبکی الشافعی
۲۳	علی بن محمد علم الدین المقری السخاوی الشافعی
۲۴	شاہ مدم مسند اہل علوم حدیثیہ برنج الیدین عنبار کرم
۲۵	محمد بن محمد الشہیر بابن الشحنۃ الحلبی تلمیذ ابن الہمام
۲۶	الحافظ النحشبی عبدالعزیز بن محمد
۲۷	حسن الشرنبلالی الحنفی مولف مراقی الفلاح وغیرہ
۲۹	تقی الدین محمد السامسونی الرومی الحنفی
۳۱	محمد الاول بن السلیمان الشہیر بابن ام ولد الرومی الحنفی
۳۲	موسیٰ بن حمید الدین الرومی الحنفی
۳۳	احمد بن مصطفےٰ الشہیر بطاشکبری زادہ الرومی الحنفی مولف الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ
۳۳	قاسم بن قطلوبغا الحنفی مولف الشقائق
۳۳	مصطفےٰ بن خلیل الحنفی اخو صاحب الشقائق
۳۴	ابراہیم بن السلطان محمد الشہیر بالمعلم الحلبی
۳۵	عبدالقادر بن عبدالقادر الدیری الحنفی
۳۵	شمس الدین محمد بن قاضی القضاۃ محمد الدیری الحنفی
۳۵	عبدالرحمن بن قاضی القضاۃ محمد الدیری الحنفی
۳۵	عبداللطیف بن الحاج بن محمد الدیری الحنفی
۳۵	ولدہ فخر الدین یونس الدیری الحنفی
۳۵	عبداللہ بن محمد بن محمد الدیری الحنفی

صفحہ	الاسامے والفوائد
۳۵	تاج الدین بن سعد الدین الدیری الحنفی
۳۵	قاضی القضاۃ شمس الدین محمد بن محمد الدیری الحنفی
۳۵	ابراہیم بن شمس الدین محمد بن تاج الدین الدیری الحنفی
۳۶	عبدالقادر الیمنی الہندی مولف النور السافر فی اخبار القرن العاشر
۳۸	حسین الواعظ الحنفی مولف التفسیر الحسینی
۳۸	فتح اللہ التبریزی
۳۸	فخار الدین علی القوشجی الحنفی مع ذکر معنی القوشجی
۳۸	فخر الدین علی بن حسین الخطر الحنفی
۳۹	جلال الدین محمد الدوانی الشافعی مولف الحواشی القدیمۃ وشرح التہذیب وغیرہا
۳۹	ابنہ محمد الصادق الحنفی
۳۹	ابنہ الآخر سعد الدین الدوانی
۳۹	محمد صدر الدین الشیرازی الشیعی صاحر الدوانی
۳۹	ابنہ غیاث الدین منصور الشیعی
۴۰	ابوالقاسم عمر بن الحسین الخرقی الحنبلی مولف المختصر
۴۰	محمد بن احمد المروزی الحرقی مولف التبصرۃ ونہایۃ الادراک فی الہیئۃ مع تحقیق نسبتہ
۴۱	ابونصر علی بن کولا الشافعی مولف الاکمال فی اسماء الرجال
۴۱	تحقیق فی نسبۃ شمس الائمۃ الحلوانی وذکر ضبط صاحب خیرۃ العقبی فیہا
۴۲	قاسم بن قطلوبغا الحنفی
۴۴	تعلیم المجتہدین وتفسیر اصحاب الوجوہ
۴۸	عبدالبر بن الشحنۃ الحنفی شارح المنظومۃ
۴۹	حسن باشا الرومی الحنفی مولف الاقتناع شرح المصباح
۴۹	قاسم بن احمد الجمالی الحنفی
۴۹	ابنہ محی الدین محمد الجمالی الحنفی
۴۹	قطب الدین المرزیفونی الحنفی
۵۰	عبداللہ بن یوسف الجوینی الشافعی
۵۰	یوسف ابوالحجاج المزی الشافعی مولف تہذیب الکمال فی اسماء الرجال
۵۳	الخطیب بن محمد الزاہد الشافعی مولف شرح المطالع والمحاکمات

صفحہ	الاسامے والفوائد
۵۳	قطب الدین محمود الشیرازی الشافعی مولف شرح القانون وغیرہ
۵۳	الہی لے احمدی مولف سکندر نامہ
۵۳	محمود بن اسرائیل الرومی الحنفی مولف جامع الفصولین
۵۳	الحکیم الحاج باشا الحنفی مولف التسہیل
۵۳	السلطان تیمور گورگان
۵۳	بنان الدین الخوارزمی المعتزلی
۵۴	خواجہ علاء الدین محمد العطار الصوفی
۵۴	خواجہ بہاء الدین نقشبند الصوفی
۵۴	محمد بن السید الشریف الحنفی
۵۵	عماد الدین الشیرازی مولف حبیب السیر
۵۵	محمد بن سعد الدین التفتازانی
۵۵	ابنہ یحییٰ بن محمد التفتازانی
۵۵	ابنہ احمد شیخ الاسلام الحنفی محشی شرح الوقایۃ
۵۵	صاحب البحر شرح الکنز زین بن نجیم الحنفی
۵۵	مولف النہر شرح الکنز عمر بن نجیم الحنفی
۵۶	محمد بن قاسم الاماسی الحنفی
۵۶	والدہ قاسم الخطیب الاماسی الحنفی
۵۶	عبدالعزیز بن یوسف الرومی الحنفی الشہیر بابن ملا علی
۵۷	اخوہ عبدالرحمن بن یوسف الرومی الحنفی
۵۷	ابوالخیر محمد بن محمد بن الحسین الشافعی
۵۷	محمد بن محمد الجزری الشافعی مولف الحصن الحصین
۵۷	ابوالفتح محمد بن صاحب الحصن الشافعی
۵۷	ابوبکر احمد الجزری الشافعی ابن مولف الحصن
۵۷	عبدالملک الحنفی بن اولاد صاحب الہدایۃ
۵۷	عبدالاول بن عم عبدالملک الحنفی
۵۷	عصام الدین بن عبدالملک الحنفی
۵۷	عمر بن حبیب ابن صاحب الہدایۃ
۵۹	الشیخ عبداللہ الاتابکی الصوفی
۵۹	خواجہ عبیداللہ السمرقندی
۵۹	عبدالرحیم بن علی الحنفی الرومی الشہیر بپاپک چلپی
۵۹	محمد بن عمر ابن الحدم الحنفی
۶۵	محمد بقاء بن محمد بن عثمان الرومی الحنفی

صفحہ	الاسامے والفوائد
۶۵	یوسف بن محمد بن عثمان الرومی الحنفی
۶۷	محمد طاہر الفتنی الحنفی مولف مجمع البحار
۶۸	مجیر الدین الحنبلی مولف الانس الجلیل فی تاریخ القدس والخلیل
۶۸	سعیدۃ بن احمد الشیرازی
۷۲	محمد بن محمد بن قطلوبغا الحنفی تلمیذ ابن الہمام
۷۴	قاری الہدایۃ عمر بن علی الحنفی
۷۶	قطب الدین الازنیقی الحنفی
۷۸	اختیار الدین عبدالمطلب الحلبی الحنفی
۷۹	الامام فخر الدین محمد الرازی الشافعی
۸۱	محمد بن یوسف ابوحیان النحوی الشافعی
۸۱	عبدالوہاب تاج الدین السبکی الشافعی
۸۱	احمد بہاء الدین السبکی الشافعی
۸۲	احمد بن شہبۃ الدمشقی الشافعی مولف طبقات الشافعیہ
۸۴	موسیٰ بن عیسی الادیری الشافعی مولف حیوۃ الحیوان
۸۴	ابراہیم بن الخطیب الرومی الحنفی
۸۴	عبدالواسع بن مظفر الرومی الحنفی
۸۹	علاء الدین علی القوشجی الحنفی شارح التجرید مولف القوشجی
۸۹	محمد بن محمد قاضی زادہ الرومی الحنفی
۸۹	اخوہ محمد بن محمد الرومی الحنفی
۹۱	محمد بن احمد الازہری اللغوی الشافعی مولف تہذیب اللغۃ
۹۲	ابراہیم بن محمد شاہ الحلبی المعروف بسبط ابن العجمی الشافعی
۹۲	استاذہ الحافظ زین الدین عبدالرحیم العراقی الشافعی
۹۴	صلاح الدین الرومی الحنفی
۹۶	محمد بن یعقوب الشیرازی الشافعی مولف القاموس فی اللغۃ
۹۸	محمد بن محمد السرور البکری الصدیقی الشافعی تلمیذ ابن الہمام
۱۰۱	ابن حجر احمد بن محمد المکی الہیتمی الشافعی
۱۰۱	احمد الشہاب الخفاجی الحنفی محشی تفسیر البیضاوی
۱۰۱	الامام محمد بن محمد الکرمانی الشافعی مولف اسیار العلوم
۱۰۳	احمد بن اسحق الصبغی الشافعی
۱۰۴	ترجمۃ مولف ہذا الکتاب

To: www.al-mostafa.com

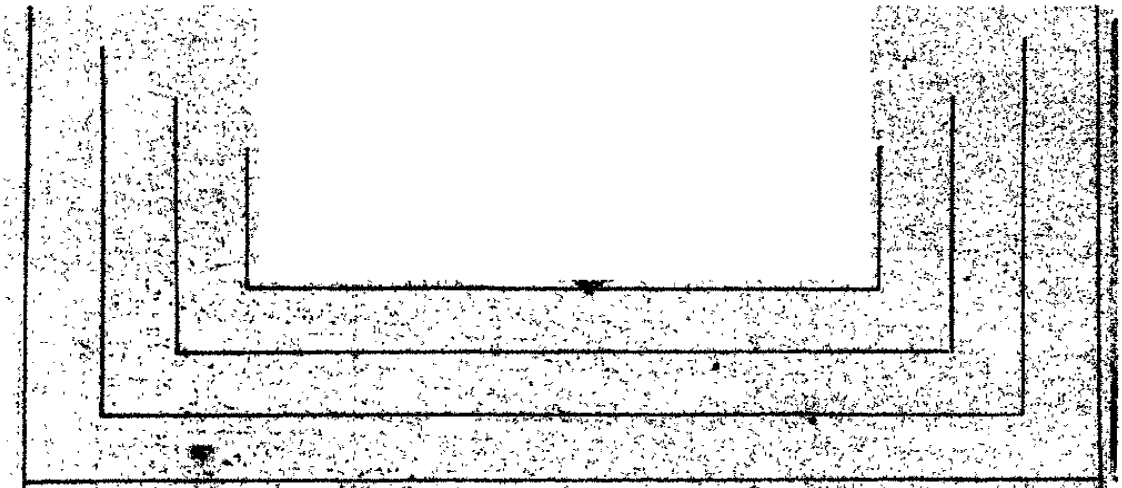

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اختار في الأنبياء نبينا محمدا صلى الله عليه وسلم وشرفه على سائر المخلوقات وعظمه وكرمه وجعل امته شرف الأمم ودينه من بين سائر الأديان وسم أقوما فسماهم آل أحمد صلى الله على أن أجرى أنهار الشرع من حضرة الرسالة إلى أكناف العالم وجعل لبحرها وأجرائها أئمة سادة وقضاة قادة من الصحابة والتابعين ومن تبعهم إلى يوم الدين فهم عماد الأمة إلى المحشر إلهم ما أعظم شأنه أشكره شكرا طيبا على أن جعل اختلاف المذاهب بين أمته وافتراق المشارب فيه رحمة يأتيها أفندي للإنسان يهتدي إلى طريق الجنان ونال بحظ علمه الشريف من نال بحظ علمه الشريف أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له شهادة أشهد بها أن سيدنا محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وعلى من سلك سبيله ومشى طريقه المقارن السعد والتام وتواصل الناس بالنفع والبعد فيقول الراجي مغفرة ربه القوي أبو الحسنات محمد عبد الحي الكنوي تجاوز الله عن ذنبه الجلي والخفي إن في علم التاريخ عبرة لمن اعتبر وموعظة لمن افتكر واعلم أن من دخل دار الدنيا فهو على سفر وأحضار حالات من مضى وغبر دليل على أن كل من في هذه الدار فهو مقصود بحث القضاء والقدر إليها فرسا عادة ولا يتقدم لحمة عن وقته المقدر فهو أجل ما يطالعه أرباب العقول وأعز ما ينتفع به المجهول وأفضل ما يعاينه نقاد الفحول على البصير بالمنقول في الشعب متفرقة ومصنوف متشتتة وجلها فن تراجم الكبار وأخبار الأخيار ففيه غير ما مضى فوائد جمة ومنافع مهمة منها الاطلاع على مناقبهم وأحاسنهم وجهادهم في التهم لحصول التأدب بآدابهم والتخلق بأخلاقهم فيحشر في زمرتهم ويدخل فيهم وإن لم يكن منهم ومنها الاطلاع على مراتبهم ومدارجهم فيعين من تنزل على الرتبة الأدنى والدرجة الأولى المرتبة الأعلى والمنزلة العليا ومنها معرفة أقوالهم فإنها دليل على اعلامهم عند تعارض أقوالهم ومنها الاطلاع على مواليدهم وأعمارهم ووفياتهم ومنها تحصيل الأمن من جهل القديم حديثا والحديث قديما والمتقدم متأخرا والمتأخر متقدما ومنها الاطلاع على آثارهم وحكاياتهم وفيه تشحيذ الأذهان وتصفية القلوب فتحرك عرق الشوق إلى الاهتداء بهديهم والاقتداء بسيرهم ولم نزل من حين عرعت من الصبا إلى الشباب متشوقا إلى استدراك أخبار العلماء الأنجاب كما هو عادة فضلاء الطلاب وأسفارهم حوت شيئا كثيرا من ذلك لكن حصل عندي من ذلك الخط الأوفر والحظ الأكثر فبادرت أن أجمع ذلك في مجموع يكون هو منتهى المجموع لما أني رأيت علماء زماننا قل من كثير ممن سبقنا في بلادنا قد ظهروا فيها وانتشرت ظهرا وانتصارا ذلك عليهم كنشر الخفيات بل أنسى منسيا فوقفوا بذلك في الورطة الظلماء وركبوا على متن عمياء تراهم لا يعلمون أعلام الأعلام المذكورين في بوادي الأكرام فضلا عن أحوالهم وصفاتهم وفضائلهم ومواليدهم ووفياتهم إذا سئلوا عن فقيه مذكور في الكتب بلقب أو نسبة أو مشهور بتلميذ أو بوصف أو اسم وكيف رسمه وأي أمته عصره وأي البلاد مقره تردد وفي ذلك تردد والبهائم ولفكروا لفكر البهائم تراهم ينسبون في رسائلهم التصنيف فيقال في غيره ولا يميزون عينه من غيره لا سيما إذا اتحدت الأعلام والألقاب والأعصار والأنساب ثم إنهم إذا وقع التعارض بين أقوال العلماء يقدمون الأدنى على الأعلى ويترلون الأعلى الى الأدنى لا يميزون بين المعروف والمجهول في المردود والمقبول فلا يفرقون بين الخشف واليمين والشمال واليمين ثم بدا لي أن الهمم قاصرة والخواطر فاترة والعزائم مقتصرة والقلوب منكسرة إذا رأوا أكتابا بأكبر القاعد وا عن مطالعته وحرموا عن بركته فالا هم فالا هم فصرفت عنان السريعة إلى جمع تراجم الحنفية خصهم الله بالعناية والحماية والحنفية فإن الحاجة إليها لا صحابنا أكثر والاحتياج اليها في بلادنا أظهر والأكابر وإن صنفوا في أحوالهم الدر فائر فمنهم من أفرد هم كسيد القادر العرشي والمجد الشيرازي وقاسم بن قطلوبغا وقطب المكي وعلي القاري وغيرهم ومنهم من خلط بغيرهم كالجلال السيوطي والحافظ الذهبي والحافظ العسقلاني والشمس السخاوي والقطب الحنفي محمد بن فضل الله المحبي وغيرهم لكنها في أكثر بلادنا مفقودة وتحت حجب الاختفاء مقصورة ورأيت أني لو جمعتهم في كتاب واحد حسب ما وصل إليه علمي من أن الإمام أبي هذا العصر أحد أحد العصر بالجمع

اكبر لا ينتفع بها الا الاندر فاحببت ان اخرجها في كتب متعددة ورسائل منفردة ليتيسر الانتفاع بها ولا يتعسر الاستفادة منها فافردت لمن اراد ذكر في الهداية وهو من الكتب المعتبرة
عند ارباب الهداية رسالة سميتها بمقدمة الهداية ثم جعلت اذيالها سميتها بغاية الدراية وافردت تراجم شراح الجامع الصغير وارباب المتون المشهورة وصحاب الكتب المعروفة بين الناس
وسميتها بالنافع الكبير لمن يطالع الجامع الصغير وذكرت فيمن اراد ان يذكر في شرح الوقاية مع ذكر شراح الوقاية وتراجم النقاية في مقدمة شرحي لشرح الوقاية المسمى بسعاية
كشف ما في شرح الوقاية وهذه الرسائل قد اشتملت على تراجم كثير من العلماء الشافعية وغيرهم بل كثير من الصحابة والتابعين ومن بعدهم ثم ظفرت بطبقات الكفوي المسماة بكتائب
اعلام الاخيار لمحمود بن سليمان الكفوي فوجدته احسن كتب صنفت في هذا الباب فيه فوائد كثيرة فائقة لاولي الالباب فقد ذكر فيه شاهير الحنفية من عصر الامام الى عصره مع ذكر سلاسل تلاميذهم
ووفياتهم ومواليدهم وتصنيفاتهم وآثارهم وحكاياتهم واورد في ترجمة كل فقيه فوائد من اقضيتهم وفرائد من فتاويهم ورتبه على كتائب عديدة واورد في كل كتيبة تراجم جماعة
غفيرة وجم كل كتيبة بذكر جماعة من الاولياء واصلي اولي الدين بذكر بعض علمائهم وتدفع النقمة فلخصت من كتابه تراجم الفقهاء من دون حذف ما يتعلق بها حاذفا الفوائد
التي لا تتعلق بها وتركت ذكر الاولياء واصلي اولي الدين اذ ان التصانيف في احوالهم قد كثرت والدفاتر في اخبارهم قد اشتهرت ثم زدت معلما بقولي قال الجامع بعد الفراغ من التلخيص
من كتب اخر صنفت في هذا الباب من الفوائد التي ليست منها او لولي الالباب فائدة جيدة التي ليس فيها قال الجامع فهو من الاصل وما هو فيها فقبله من الاصل وبعده من الجامع
ورتبت التراجم على حروف المعجم ليكون بالانتفاع اسهل والتحصيل اكمل بدأت بمقدمة فيها ما يفيد البصيرة وختمت بخاتمة فيها فوائد جليلة يحتاج اليها المجموع بالفوائد البهية في
تراجم الحنفية وكان الفراغ من تلخيص الاصل في مدة شهر واحد وهو شهر الجمادي الثانية من شهور سنة الحادية والتسعين بعد الالف المائتين حين اقامتي بالوطن
حفظه عن شرور الزمن والفراغ من تحريره ترتيبه في مدة اربعة اشهر من شهور سنة الحادية والثانية بعد التسعين حين اقامتي بحيدر آباد الدكن نقلها الله عن البدع والفتن
وقد بذلت فيه جهدي وصرفت فيه وسعي واوردت الاختلاف الواقع في المواليد والوفيات وحققت ما دل فيه قدم الكفوي وغيره من العلماء في نسبة التصنيفات واوضحت
توثيق قدماء فقهائنا او تضعيفهم في الرواية من كتب اصحاب الدراية وضبطت نسب الفقهاء من كتب الانساب وبينت ما وقع فيه من الاصحاف وحققت ما وقع في البين من ذكر المسائل
ودققت المسائل كم سهرت لهذا الجمع في ظلم الدياجر وتحملت المشقة في طلب المواجر وليس غرضي من ذلك ان يمدح اسمي في المولفين والمشهر ذكري في العالمين بل مقصودي
به وبسائر تصانيفي ان يحصل العلم لمن اراد العلم ويكون وسيلة لي الى دار النعيم ولئن اهملني الله في العرصات جمع ذكرني في هذا المجموع في مجمع آخر يكون للعلماء نافعا وللفضلاء
كافيا والله تعالى ولي التوفيق وله المسائل ان يجعله وسائر تصنيفاتي خالصة لوجهه الكريم انه ذو الفضل العظيم والمرجو ممن ينتفع بهذا المجموع ان يرعوا لي بحسن الخاتمة في الدنيا والآخرة

المقدمة اعلم ان ذات نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كمنبع العيون جرت منه انهار الفنون اول من اجراها وحفرها هم الصحابة المهديون لا سيما الخلفاء الراشدون وهم
في العلوم كالنجوم بايهم اقتديت اهتديت وهم ورثة النبي صلى الله عليه وسلم حقا ونوابه في اشاعة الدين صدقا ثم جرت منهم الى مستفيديهم وهم التابعون ثم منهم لائمتنا الاعظم ومقتدانا
المقدم ابو حنيفة النعمان بن ثابت على ما هو الاصح الثابت ومنهم الى اتباع التابعين ثم الى ائمة المجتهدين ثم الى مقلديهم من الفقهاء والمحدثين
ولا يزال هذا الانتظام الى قيام يوم الدين وكلهم قد اولعوا في اشاعة العلوم وافاضتها على ارباب الفهوم تذكيرا وتصنيفا وترصيفا وتحديثا فرحمهم الله رحمة واسعة وافاض
عليهم سحب النعم الكاملة فلولاهم لما اهتدينا ولبقينا على ما كنا واعلم انه ليس الامر كما يظنه الجاهل الفاسد ذو العقل الكاسد ان اختلاف الصحابة ومجتهدي الامة
قد اشكل الامر وجعل الامر عسيرا بل الامر ان اختلافهم صار رحمة لهذه الامة قد جعل الدين يسرا وازال عنه عسرا الا تعلم انه ينبع من منبع نهر واحد بل يكون الامر فيه اسهل
ام في اوانيه المتعددة وقنواته المذاهب المختلفة الآئية ومجتهدي الامة كلها تتصل بانهار الصحابة وهي متصلة بمنبعها وهو حضرة الرسالة فكلهم على هدى من اقتدى بايها اهتدى
ومن توهم ان واحدا منها على هدى وسائرها في ضلالة فقد وقع في حفرة الضلالة واعلم انه قد كثر في هذه الامة المجتهدون الى ان جاء مقلدون كلهم قد صرفوا اوقاتهم في
اجراء انهار الشريعة وبذلوا جهدهم في تحقيق الطريقة الفقهية بل لا يخلو مائة من المائات من المجددين يبتدي بهم طائفة من المقلدين بل لا يخلو عصر من الاعصار عن جماعة المجتهدين
في اقطار الارضين وان كانوا في الظاهر من المقلدين وهذا من كمال فضل الله سبحانه على العباد وحبيب شكره في كل وقت على العباد يهتدون ويرزقون ويعطون
ويرشدون الا ان من اشتهرت مذاهبهم ودونت مشاربهم وحققت مسالكهم وشحت ولائهم وحصل لهم القبول من ارباب العقول في اطراف الارضين مع سهر الشهور
وكر السنين هم اربعة ابو حنيفة الكوفي ومالك المدني والشافعي ثم احمد الاول والثاني وقيل احمد الثاني وقيل قد روى الاول شيئا من الثاني وقيل بل الثاني تلميذ الاول والثالث
تلميذ الثالث والرابع تلميذ للثاني وبعض تلامذة الاول وما بقي المجتهدين ممن تقدمهم او تاخر عنهم من المتوجه الاتباع ولم يكن له الانتفاع ولم تشتهر طوائف عديدة
وانتشر مذهبه في الاسفار المدونة لكن قد اندرس ذلك في مدة قليلة ولم يبق له اثر ولا خبر الى ازمنة كثيرة ومن ههنا قال من قال لا سبيل الى السلوك على غير هذه المسالك الا

عن ابی عصمة نوح الجامع وسمع من مالک وغیره وقدم بغداد وغیرها فروی عنه ابنه الحدیث ابو عبد الله احمد بن حنبل وغیره وعرض المامون علیه القضاء فامتنع وذکر النواوی نسبه ان
محمد قال الجامع قال علی القاری روی عن ابی عصمة نوح المروزی واسد البجلی وهما ممن تفقها علی ابی حنیفة وسمع من مالک والثوری وحماد بن سلمة وغیرهم مات فی سنة
وقد مهما جا سنة احدی عشرة ومائتین فتحی ونسبته الی موو بفتح المیم وسکون الراء والمهملة فی آخرها واو ولیة مفتوحة ثقال المهاموی والشاهجهانی کان فتح سنة ثلثین ومائة
والحاق الزای المعجمة بعد الواو فی النسبة للفرق بینه وبین المروی وهی ثیاب مشهورة بالعراق منسوبة الی قریة بالکوفة کذا ذکره السمعانی ابراهیم بن علی بن احمد بن عبد الواحد
بن عبد المنعم بن عبد الصمد قاضی القضاة نجم الدین الطرسوسی ولی القضاء بدمشق بعد والده سنة ست واربعین وسبع مائة واملی ودرس فی مصنف الفتاوی الطرسوسیة وهو من
الوسائل ومات سنة ثمان وخمسین وسبع مائة کذا ذکره قاسم بن قطلوبغا فی تراجمه وذکره عبد القادر فی الجواهر المضیئة فی باب احمد بن علی والاول اصح قال الجامع سبانی ذکر
والده فی حرف العین انشاء الله تعالی ونسبته الی طرسوس بفتح الطاء المهملة وفتح الراء المهملة بعدها سین مهملة مضمومة بعدها واو وبعدها سین مهملة کذا ضبطه النووی
فی تهذیبه الاسماء واللغات وابن خلکان فی وفیاته الاعیان کذا ضبطه السمعانی وقال هی من بلاد الثغر بالشام وکان یضرب بحسنها المثل لانها ثغر والمها ثغرون وبحر جون
الاسلحة الکثیرة بالمیم وجیل الحمان بفتح الحاء المهملة وتشدید المیم وبعد الالف نون ثقیل الخوف الی الکفار انتهی المحصا ابراهیم بن محمد بن حمدان ابو اسحق الخطیب المهلبی اخذ عن الاستاذ عبد الله السبذموئی وکان فی طبقة
ابی بکر محمد بن الفضل الکماری قال الجامع المهلبی بضم المیم وفتح الهاء وتشدید اللام فی آخره باء موحدة نسبة الی ابی سعید المهلب بن ابی صفرة الازدی امیر خراسان
نسبا وولاء ذکره السمعانی ابراهیم بن محمد بن اسحق الدهستانی نسبة الی دهستان بکسر الدال المهملة والهاء وسکون السین المهملة وفتح التاء والنون والقوقیة بعدها الف ثم نون
مدینة عن یمین جاز ندان بناها عبد الله بن طاهر قدم نیسابور سنة سبع وثلثین واربع مائة وتفقه علی علی بن الحسین الصندلی عن الحسین الصیمری عن ابی بکر محمد الخوارزمی عن ابی بکر
الجصاص الرازی عن الکرخی عن ابرد عن الحسن بن موسی عن محمد عن ابی حنیفة مو تفقه علیه صاحب طبقات الحنفیة والشافعیة عبد الملک بن ابراهیم الهدانی مات سنة
ثلث وخمس مائة ابراهیم بن یوسف بن میمون بن قدامة البلخی کان اماما کبیرا وشیخ زمانه لزم ابا یوسف حتی برع ودروی عن سفیان وغیره وعن مالک حدیثا واحدا عن نافع
عن ابن عمر کل مسکر خمر وکل مسکر حرام فانما دخل علی مالک لیسمع منه وقتیبة بن سعید حاضر فقال المالک هند بری الاجارة فاقام من المجلس فقام وهو یسمع فخرج الحدیث ثمانی
سنة احدی واربعین ومائتین قال الجامع نقل علی القاری عن کتاب الرد علی الجهمیة لعبد الرحمن بن ابی حاتم حدثنی عیسی بن ابنة ابراهیم بن عیسان قال کان ابراهیم
بن یوسف شیخا جلیلا فقیها من اصحاب ابی حنیفة طلب الحدیث بعد ان تفقه فی مذهبه فادرک ابن عیینة ووکیعا ثم ذکر القاری ان ابراهیم بن یوسف روی عن ابی یوسف
عن ابی حنیفة انه قال لا اکفر احدا ان لم یکفر نا بما لم یعرف من این قلنا انتهی ملخصا وفی میزان الاعتدال لابراهیم بن یوسف البلخی بالقیة عن حماد بن زید بالثقة وآدم ابا یوسف
حتی برع وثقه النسائی قال ابو حاتم لا یشتغل به قلت هذا احتمال الاجل الاجارة الذی بعده وقد قال ابن حبان فی ظاهره الاجارة واعتقاده فی الباطن سنة انتهی وسیاتی ذکر اخیه
عصام بن یوسف فی حرف العین وابن حبان ذکره ثانی کتاب الثقات ونسبتهما الی بلخ بفتح الباء الموحدة وسکون اللام آخره خاء معجمة بلدة من بلاد خراسان فتحت فی زمن عثمان
ذکره السمعانی وذکر الفقیه ابو اللیث نصر الفقیه فی آخر کتابه النوازل وفات ابراهیم فی الجمادی الاولی سنة تسع وثلثین ومائتین وفات اخیه عصام سنة خمس عشرة ومائتین
احمد بن ابراهیم بن ایوب ابو العباس شهاب الدین العسقلانی ولی القضاء بعسکر دمشق واقعی ودرس وشرح مجمع البحرین فی الفقه یسمی المنبع وشرح المغنی فی الاصول
مات سنة سبع وستین وسبعمائة قال الجامع نسبته الی عین تاب بالعین المهملة المفتوحة ثم باء مثناة تحتیة ثم نون ثم تاء مثناة فوقیة ثم الف ثم باء موحدة قلعة بین حلب و
الطاکیة ذکره عبد المولی الدمیاطی فی تعالیق الانوار علی الدر المختار احمد بن ابراهیم بن عبد الغنی بن اسحق قاضی القضاة ابو العباس المرجی نسبة الی مرج بفتح المیم وسکون
المهملة ثم راء مهملة مضمومة ثم واو ثم جیم بلدة بنواحی حران من بلاد جزیرة ابن عمر کان اماما فاضلا رساقی الفقه والاصول شیخا فی المعقول والمنقول تفقه علی قاضی القضاة ابی الربیع
سلیمان بن علی محمد بن عباد الخلاطی وبهما انتفاع عن جمال الدین المحمدی عن قاضیخان عن ابراهیم بن اسمعیل الصفار عن ابیه عن ابی یعقوب المسیار عن ابی اسحق النوقدی عن الهندوانی عن
الاسکاف عن محمد بن سلمة عن ابی سلیمان الجوزجانی عن محمد تولی القضاء بمصر ودرس وافتی وصنف التصانیف المقبولة منها شرح الهدایة سماه الغایة الشهیرة بغایة السرو
اشتهی فیه الی کتاب الایمان کتاب ادب القضاء والفتاوی السراجیة وغیر ذلک مات فی حدود سنة عشر وسبع مائة بالقاهرة وتفقه علیه الامیر علاء الدین علی بن بلبان بن
عبد الله الفارسی وعلاء الدین علی بن عثمان المارد ینی الشهیر بابن الترکمانی وغیرهما قال الجامع ارخ وفاته کذلک علی القاری وقال فی موضع کان لعبد الفضلاء الاذکیاء
وتوالیفه دالة علی ذلک قال ایضا وضع کتابا علی الهدایة سماه الغایة ولم یکمله وکلامه یلوح الی انه بلغ فیه الی الایمان فی ست مجلدات ایده فیه بالدلائل النقلیة والشواهد العقلیة وله
کتاب المناسک وکتاب نفحات النسمات فی وصول الثواب الی الاموات ومولفات فی حکم الخیل انتهی وارخ السیوطی فی حسن المحاضرة فی اخبار مصر والقاهرة وفاته سنة اثنتی عشرة وسبع مائة

ومولده سنة اربع وثلثين ومائتين وست سنة احمد بن ابي عمران بن عيسى ابو جعفر البغدادي قاضي الديار المصرية من اكابر الحنفية تفقه على محمد بن شجاع عن ابي يوسف ومحمد وتفقه عليه الطحاوي مات سنة خمس وثمانين ومائتين قال الجامع هذا موافق لما ذكره ابن الاثير فانه ذكر موته في حوادث سنة ثلث مخالف لما ارخ السيوطي في حسن المحاضرة حيث قال احمد بن ابي عمران موسى بن عيسى البغدادي الامام ابو جعفر قاضي الديار المصرية من اكابر الحنفية تفقه على محمد بن سماعة وحدث عن علي بن معبد وطائفة وعنه الطحاوي مات في المحرم سنة خمس وثمانين ومائتين بمصر وثقه ابن يونس في تاريخه انتهى وذكر علي القاري انه تفقه على محمد بن سماعة وبشر بن الوليد وحدث عن علي بن الجعد وابن المبارك وغيرهما وصنف كتابا يقال له الحج والمشهور ان الحج من تصنيف عيسى بن ابان لكن لا مانع من الجمع انتهى احمد بن اسحق ابو بكر الجوزجاني اخذ عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد وكان عالما سمعا بين الفروع والاصول وذكر كتاب الفرق والتفريق وكتاب التوبة قال الجامع هذا ذكره علي القاري اذ احمد بن اسحق بن صبيح الجوزجاني بضم الجيم الاولى صاحب ابي سليمان الجوزجاني موسى بن سليمان وذكر القاري في آخر طبقاته ان الجوزجاني نسبة الى جوزجان بضم الجيم وسكون الواو وفتح الزاء المعجمة ثم جيم ثم الف ثم نون وذكر السمعاني انه بلدة بحيالي بلخ احمد بن اسحق بن شيث ابو نصر الصفار كان من اهل بخارا سكن بمكة وكثرت تصانيفه وانتشر علمه بها وروى عنه خلائق وروى انه مات في حفظ الفقه والادب بخارا قال الجامع هو جد ابراهيم بن اسمعيل ابو اسحق الصفار الذي مر ذكره وروايته في نسب السمعاني في تسمية عكسا فانه قال عند ذكر المشهورين بالصفار وابو نصر احمد بن اسحق بن نصر بن شيث بن الحكم الاديب الصفار قدم علينا حاجا وقد طلب الحديث في انواع من العلم وسكن ابو نصر بمكة وكثرت تصانيفه وانتشر علمه ومات بالطائف وقبره بها ثم قال السمعاني وابنه ابو ابراهيم اسمعيل بن ابي نصر الصفار كان اماما فاضلا ثبتا ورعا حدث في احد وعشرين سنة الخ فان نصر بن ابراهيم المعروف شمس الملك بخارا الامير المعروف وابنه عن المنكدر وكان قتل في سنة احدى وستين واربعمائة ثم قال السمعاني وابنه ابو اسحق ابراهيم بن اسمعيل الصفار المعروف بالزاهد الى آخر ما نقله عن ذكر ابراهيم ثم قال وابنه ابو المحامد احمد بن ابراهيم الصفار امام جامع بخارا في صلوة الجمعة وكان ممن يرد الادب والاصول على اهلها سمعت حدث عن ابيه وابي علي اسمعيل بن احمد بن الحسين البيهقي وغيرهما سمع منه شيئا والفقيه بخارا انتهى احمد بن اسعد بن محمد برهان الدين الخرقي النجاري اخذ عن الشيخين حميد الدين علي الضرير وحافظ الدين محمد الغزاري وبهاء عن شمس الائمة محمد الكردري تلميذ صاحب الهداية وتفقه عليه امير كاتب الاتقاني صاحب غاية البيان احمد بن اسمعيل الامير قد الدين التمرتاشي الخوارزمي ابو العباس الامام جليل القدر عالي الاسناد مطلع على حقائق الشريعة شرح الجامع الصغير وكتاب التراويح وغيرها قال الجامع التمرتاشي النسبة الى تمرتاش بضم التاء المثناة الفوقية وضم الميم وسكون الراء المهملة ثم تاء ثم الف ثم شين معجمة قرية من قرى خوارزم ذكره الطحاوي في حواشي الدر المختار وخوارزم بفتح الخاء المعجمة والواو ثم الالف ثم الراء المهملة المفتوحة ثم الزاء المعجمة الساكنة آخره ميم بلدة كبيرة تسمى برلمان الجامعة التي جنوا اول الامر كان لهم الصيد وكان فيه حطب كثير وبالغة اهل خوارزم خوارز اللحم وزمه الحطب وقيل خوارا بالفارسية السهلة وزم الحرف كان الحرب يسهل على سكانها قيل لما اقاموا بها هزمزن نوشيروان رآه ارضا سهلة فقال خوارزمين فسميت بهكذا في حواشي عبد العلي البرجندي على شرح مختصر الحسيني احمد بن الحسن شهاب الدين المعروف بابن الزركشي درس بالمدرسة الحسامية وشرح المنتخب شرح السغناقي على الهداية مات في رجب سنة عثمان وثلثين وسبعمائة احمد بن الحسن بن احمد بن الحسن قاضي القضاة جلال الدين الارزكي الانقروي كان مولده سنة احدى وثمانين وستمائة بمدينة انقره من بلاد الروم وتفقه على والده حسام الدين الارزكي وقرأ الجامع الكبير والزيادات للعتابي على فخر الدين عثمان بن مصطفى المارديني والفرائض على ابي العلا شمس الدين محمود القرشي وولي قضاء دمشق ومات يوم الجمعة التاسع عشر من رجب سنة خمس واربعين وسبعمائة الجامع كذا ارخ علي القاري وغيره وارخ الحافظ ابن حجر العسقلاني وفاته سنة احدى وتسعين حيث قال في الدرر الكامنة في اعيان المائة الثامنة احمد بن الحسن بن احمد بن الحسن بن نوشروان الارزكي الاصل ثم الرومي الحنفي ابو المفاخر بن ابي الفضائل جلال الدين بن حسام الدين بن تاج الدين ولد سنة ثمانين وخمسمائة وقرأ القرآن واشتغل بالنحو والتفقه والفقه قال القطب في تاريخ مصر اشتغل كثيرا وكان جامعا للفضائل ويحب اهل العلم مع السخاء وحسن العشرة وقد ولي القضاء وهو ابن سبع عشرة سنة ودرس بدمشق وقدم مصر سنة ثمانين وسبعمائة ومات سنة احدى وتسعين وسبعمائة وكان قد تحنى من الكبر واذا مرض يقول اخرني لسؤال الملكين صلى الله عليه على آله وسلم في المنام اني اعمر فكان كذلك قال الشهاب بن فضل الله كان كثير الاوراد وحسن المعاشرة تحنى النفس فحكى عنه انه ذكر انه جوبه وتمت مع امرأة من الجن قد ذكرها صاحب آكام المرجان انتهى كلامه قلت هذه الاعجوبة التي اشار اليها ابن حجز كرها صاحب آكام المرجان في الكلام الجان في الباب الثلثين منه فقال عند ذكرها قال جلال الدين احمد بن القاضي حسام الدين الرازي الحنفي قال سمعني والدي لاحضار الماء من المشرق قال فجئنا المطراق ان نمنا في مغارة وكنت في جماعة فبينما انا نائم اذ انتبهت فانتصبت فاذا انا بامرأة دسمة من النساء لها عين واحدة مستقرة في الطول فارتعدت فقالت ما لك يا بن اخي اتبتك لتزوج بابنة لي مثل القمر فقلت لعوني فيها على جهة العدد ثم نفرت فاذا رجال

قد اقبلوا فنظر تهم فاذا هم كهيئة المرأة التي اثنى عليهم مشتوقة بالطول في هيئة قاض وشهود فخطب القاضي وعقد النكاح في نصف ما عادت المرأة ومعها جارية حسناء الان
عينها مثل عين امها وتركتها عندي وانصرفت فمرادخولي وتستحياشي وبقيت ارعى من كان عندي بالمجاورة حتى يستيقظوا فانا انتبه منهم ثم آن الرحيل فرحلنا وسلك بنا شابة لا انفارقني
فمرت على بذا شغله ايام فلما كان اليوم الرابع اتتني المرأة وقالت كان هذه اشابة اعجبتك كانك تحب فراقها فقلت اي والله فطلقتها فانصرفت ثم لم ارها بعد
وهذه الحكاية كانت تذكر عن جلال الدين محكيها القاضي الامام العلامة شهاب الدين ابي العباس احمد بن فضل الله العمري تغمده الله برحمته فقال انت سمعتها من جلال الدين
فقلت لا فقال اريدان اسمعها منه فمضينا اليه وكنت انا السائل عنها فحكاها كما ذكرتها فسأل القاضي شهاب الدين بل فحكى لنا خبرعم ان بلا وقد لحق القاضي شهاب الدين
بهذه الحكاية في ترجمة القاضي جلال الدين في كتابه كالابصار بخط على حاشية الكتاب انتهى وسياتي ذكر والده في حرف الحاء المهملة وله ابن آخر ذكره ابن حجر في المجمع المؤسس
للمعجم المفهرس فقال ابو بكر بن الحسن بن احمد بن الحسن بن ابو شروان المراغي فخر الدين ابن القاضي حسام الدين الحنفي مات عشية سبع وسبعين وسبع مائة انتهى المحدث احمد بن الحسن
بن علي ابو حامد الفقيه الهروي عن الحاكم والخطيب انه كان محتهما عارفا بالاصول والفروع انتقد بغداد عن ابي الحسن الكرخي وسمع عن ابي القاسم الصفار عن الفضيل بن يحيى عن
محمد بن سماعة عن ابي يوسف وكان حافظا للحديث بصيرا للتفسير مصنف الكثير وقد تاريخ بديع ورد بغداد وتفقه ثم عاد الى خراسان فتولى قضاء القضاة قال الجامع
ارخ ابن الاثير في الكامل وفاته سنة ست وسبعين وثلثمائة حيث قال في حوادثها توفي احمد بن الحسين بن علي ابو حامد المروزي ويعرف بابن الطبري الفقيه الحنفي
تفقه ببغداد على ابي الحسن الكرخي وولي قضاء القضاة بخراسان وسمعت في صفر وكان عابدا حي ثاقبة انتهى احمد بن حفص ابو حفص الكبير البخاري اخذ الفقه عن محمد بن الحسن
وعن سائر الائمة قدم محمد بن اسمعيل البخاري صاحب الصحيح بخارا في زمان ابي حفص الكبير وجعل يفتي فنهاه ابو حفص وقال لست بالهل لهذا بعد حتى جلس عن ستين شهرا من ابن شاة
او بقرة فافتى بالمرتفاجتمع الناس عليه واخرجوه من بخارا قال الجامع ونسبته بالكبير بالنسبة الى ابنه فانه يكنى بابي حفص الصغير كما قال علي القاري احمد بن حفص المعروف
بابي حفص الكبير الامام المشهور اخذ عن محمد وانتهى ابو حفص الصغير تفقه عليه لابي حفص هذا اختيارات يخالف فيها جمهور الاصحاب منها ان نية الامامة للامام شرط لا اقتداء
وهذا اختيار الكرخي والثوري واسحق واحمد في المشهور ونقله السروجي في الغاية في مسئلة الحذاة انتهى ملخصا ثم ذكر حكاية اخراج البخاري وهي حكاية مشهورة وفي كتب اصحابنا
ذكرها بعضهم صاحب العناية وغيره من شراح الهداية فكفى بعدها بالنسبة الى جلالة قدر البخاري ودقة فهمه وسعة نظره وغور فكره عما لا يخفى على من تتبع بصحيح وعلى تقدير
صحتها فالبشر يخطي ويصيب وقد ترجم ابو عبد الله الذهبي في كتابه سير اعلام النبلاء ابا حفص الصغير في الطبقة الرابعة عشرة بقوله محمد بن احمد بن حفص بن الزيتان مولى بني
عجل عالم ما وراء النهر الشيخ الحنفية ابو عبد الله البخاري تفقه بوالده العلامة ابي حفص قال ابو عبد الله بن مندة كان عالم اهل بخارا وشيخهم وقال احمد بن سهل محمد بن اسمعيل
البخاري صاحب الجامع الصحيح عن القرآن فقال كلام الله فقالوا كيف يتصرف فقال القرآن يتصرف بالالسنة فاخبر محمد بن يحيى الذهلي فقال من اتى مجلسه فلا يأتني فخرج محمد
بن اسمعيل الى بخارا وكتب الذهلي الى عامل بخارا داليا تشيونها بامره فهم خالد حتى اخرجه محمد بن احمد بن حفص الى بعض باطنات بخارا وكان محمد بن احمد صاحب الترجمة رحل
وسمع من ابي الوليد الطيالسي والحميدي ويحيى بن معين وغيرهم ورافق البخاري في الطلب مدة وله كتاب الاهواء والاختلاف والرد على الملفظية وكان ثقة اماما ورعا
عاملا ربانيا صاحب سنة واتباع وكان ابوه من كبار تلامذة محمد بن الحسن انتهت اليه رياسة الاصحاب بخارا والى ابي عبد الله هذا تفقه عليه امية قال ابن مندة توفي في رمضان سنة
اربع وسبعين ومائتين انتهى كلامه ومن ههنا تعلم ان لابن ابي حفص الكبير كنيتين ابو حفص الصغير وابو عبد الله فما وقع في كشف الظنون عن اسامي الكتب والفنون لكاتب
چلبي في حرف الراء الرد على اهل الاهواء لابي عبد الله المعروف بابي حفص الكبير انتهى زلة عن الظلم الصواب المعروف بابي حفص الصغير احمد بن الحسين القاضي ابو سعيد
البردعي اخذ عن اسمعيل بن حماد بن ابي حنيفة عن ابيه عن جده واخذ عن ابي علي الدقاق عن عيسى بن ابان الرازي عن محمد عن ابي حنيفة وتفقه عليه ابو الحسن الكرخي وابو طاهر
الدباس وابو عمرو الطبري وقتل في وقعة القرامطة مع الحاج سنة سبع عشرة وثلثمائة وبردع بكسر الباء وسكون الراء المهملة وفتح الدال المهملة في آخره عين مهملة بلدة من اقصى
بلاد آذربيجان كذا ضبطه عبد القادر في الجواهر المضية قال الجامع ذكر الزيلعي في شرح الكنز ان ابا سعيد البردعي دخل بغداد حاجا فوقف على داود الظاهري وكان
يناظر جلاس اصحاب ابي حنيفة وقد صنف في جوابه الحنفي فجلس البردعي وسأله عن بيع امهات الاولاد فقال داود يجوز لانا اجمعنا على جواز بيعهن قبل العلوق فلا يزول
الاجماع الا بمثله فقال له البردعي وانا اجمعنا على ان بعد العلوق قبل وضع الحمل لا يجوز البيع فلا يزول الاجماع الا بمثله فانقطع داود وقام ابو سعيد فاقام ببغداد يدرس فرآى
في المنام ليلة كان قائلا يقول قاما الزبد فيذهب جفاء واما ينفع الناس فيمكث في الارض فانبته فاذا رجل يدق الباب يقول مات داود الظاهري فان رددت ان
تقصد فاحضر انتهى وذكر حافظ الدين النسفي في الكافي في باب اليمين في الطلاق والعتاق عند ذكر المسألة البرجندية ان ابا سعيد البردعي قال اشكلت هذه المسألة فلم اجد

ابو نصر الزيغدموني نسبة الى زيغدمون بكسر الزاء المعجمة وسكون الياء المثناة التحتية وفتح الغين المعجمة وسكون الدال المهملة وضم الميم ثم الواو الساكنة ثم النون قرية من قرى بخارا
اخذ العلم عن القاضي ابي زيد الدبوسي عن ابي جعفر الاستروشني عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السبذموني عن ابي حفص الصغير عن ابي حفص الكبير عن محمد واخذ ايضا عن ابي
نصر احمد بن عبد الله الخيزاخزي عن ابيه عن ابي بكر محمد بن الفضل وكان اماما فاضلا وافتى وقضى بخارا وتفقه عليه ابنه محمد بن احمد وابن ابنه ابو نصر قال الادفوي احمد بن محمد وكانت ولادته
في شوال سنة اربع عشرة واربعمائة ووفاته في رمضان سنة ثلث وتسعين واربعمائة وهو صاحب المحيط من جانب الام قال الجامع فذكره السمعاني عند ذكر الزيغدموني
حيث قال منهم القاضي ابو نصر احمد بن عبد الرحمن بن اسحق بن احمد بن عبد الله الزيغدموني البخاري المعروف بالقاضي الجمال كان اماما فاضلا عالما وافتى وقضى ودرس والى الاناء وكتبوا عنه وسمع
والده ابا احمد عبد الرحمن بن اسحق الزيغدموني واحمد بن عبد الله بن الفضل الخيزاخزي وجماعة وابنه محمد بن احمد بن عبد الرحمن الزيغدموني ممن تفرد في وقته بالسكون في بخارا وتجاوز
على العبادة والديانة تؤمن اليه الامانة والخطابة بسمرقند سمع جده ابا احمد عبد الرحمن وابا سعيد سليمان بن ابراهيم بن احمد الاسبيجابي وغيرهما وتوفي بخارا في الحادي الاولى سنة
ثمان عشرة وخمس مائة انتهى ملخصا وسياتي ذكر حامد بن محمد احمد بن عبد الرشيد بن الحسين قوام الدين البخاري والد صاحب الخلاصة اخذ العلم عن ابيه وتفقه عليه ابنه وله شرح الجامع
الصغير ويروي عنه صاحب الهداية بسنده الى رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم انه قال من شفى يوم الاربعاء الاتم وكان صاحب الهداية يوقف بداية السبق على يوم الاربعاء
لهذا الحديث قال الجامع احمد بن محمد بن عبد الرشيد الذي روى عنه صاحب الهداية قد تكلم فيه المحدثون حتى قال بعضهم انه موضوع احمد بن عبد العزيز بن عمر بن مازه الصدر السعيد تاج الدين
اخو الصدر الشهيد تفقه على ابيه برهان الدين الكبير عبد العزيز وعلى شمس الائمة بكر بن محمد الزرنجري كلاهما عن شمس الائمة السرخسي عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن محمد بن الفضل عن ابي السبذموني
عن ابي حفص الصغير عن ابيه عن محمد وتفقه عليه ابنه محمود صاحب الذخيرة وصاحب الهداية وغيرهما قال الجامع ياتي ذكر ابنه احمد في حرف العين وابن اخيه محمد وابنه في الميم وابن
ابن اخيه هناك ايضا وابن ابنه في حرف الهاء احمد بن عبد الله بن الفضل الخيزاخزي اخذ عن والده عن ابي بكر محمد بن الفضل عن السبذموني وقلد الامانة بجامع بخارا قال
الجامع الخيزاخزي نسبة الى خيزاخز بفتح الخائين المعجمتين وبالياء المثناة التحتية الساكنة بعد الاولى وفتح الزاء المعجمة الاولى بعدها الف آخره زاء معجمة قرية على خمس فراسخ من بخارا كذا
ضبطه السمعاني وقال المشهور منها ابو محمد عبد الله بن الفضل كان مفتي بخارا يروي عن ابي بكر محمد بن احمد وابي بكر احمد بن سعد الزاهد وروى عنه ابنه ابو نصر احمد بن عبد الله قلد الامانة
بجامع بخارا وعقد المجلس للاملاء يروي عن ابيه وابي الحسن المكي وابي بكر بن بنوار البغدادي وابنه ابو بكر محمد بن ابي نصر روى عن ابيه وابو بكر محمد بن محمد بن احمد بن عبد الله بن الفضل
الخيزاخزي توفي بعد سنة ثمان عشرة وخمس مائة انتهى ملخصا وسياتي ذكر عبد الله بن الفضل احمد بن عبيد الله بن ابراهيم بن احمد صدر الشريعة الاكبر شمس الدين المحبوبي اخذ عن ابيه جمال الدين
عبيد الله عن محمد بن ابي بكر صاحب شرح الاسلام عن عماد الدين عمر بن بكر بن محمد الزرنجري عن شمس الائمة بكر بن محمد الزرنجري عن السرخسي عن الحلواني وهو من كبار العلماء وله تصانيف
كاملة في الاصول والفروع وله كتاب تلقيح العقول في الفروق وتفقه عليه ابنه محمود بن احمد المحبوبي قال الجامع وسياتي ذكر ابنه عبيد الله بن ابراهيم وابنه تاج الشريعة محمود
بن احمد وابن ابن ابنه صاحب شرح الوقاية عبيد الله بن مسعود بن محمود احمد بن عبد الله القرشي قرأ ببلدة قريم على حافظ الدين محمد البزازي صاحب الفتاوى البزازية
حين قدم اليها واقام فيها وتلمذ له وعنها البزازي سنة ست وثمان مائة قرأ على شرف الدين بن كمال القرمي من تلامذة البزازي ثم اتى بلاد الروم في دولة السلطان مراد خان
بن محمد خان فاعلاه مدرسة مزليقون وقرأ عليه يوسف بن خنيد ثم اتى قسطنطينية في زمن السلطان محمد خان بن مراد خان فحين نزل له كل يوم خمسين درهما وكان يدرس ويذكر ثنا
شاروكان عالما فاضلا محدثا مفسرا فقيها وله تصانيف حواشي على التلويح وحواشي على شرح العقائد النسفية وحواشي على شرح اللب للسيد عبد الله مات بقسطنطينية قال الجامع
ارخ صاحب كشف الظنون وفاته عند ذكر محتصر شرح العقائد سنة ثلث واربعين وتسع مائة احمد بن عثمان بن ابراهيم بن مصطفى الماردني الركماني تفقه على ابيه واخيه
ودرس وصنف واقتى له تصانيف حسنة في الفقه والاصول والفرائض والنحو والهيئة والمنطق وله تصانيف شرح الجامع الكبير شرح الهداية مات في مستهل الجمادى الاولى سنة
اربع واربعين وسبع مائة قال الجامع سياتي ذكر ابنه عثمان وابني اخيه عبد الله بن علي بن عثمان وعبد العزيز بن علي بن عثمان واخيه علاء الدين علي بن عثمان وابنه محمد بن احمد
وقد ذكره السيوطي في بغية الوعاة في طبقات اللغاة فقال احمد بن عثمان بن ابراهيم بن مصطفى بن سليمان الماردني الاصل المعروف بابن التركماني الحنفي القاضي تاج الدين
قال في الدرر ولد بالقاهرة ليلة السبت الخامس عشر من ذي الحجة سنة احدى وثمانين وستمائة واشتغل بانواع العلوم ودرس وافتى وناب في الحكم وصنف في الفقه والاصلين الحديث
والعربية العروض والهيئة وغالبها لم يكمل وسمع من ابي حيان والمرسي ابن الصواف وحدث ومثله في حسن المحاضرة وغيره احمد بن عصمة ابو القاسم الصفار اخذ عن نصير بن يحيى
محمد بن سماعة عن ابي يوسف وكان اماما كبيرا اليه الرحلة بلخ تفقه عليه ابو حامد احمد بن الحسين المروزي مات سنة ست وثلثين وثلثمائة في السنة التي توفي فيها ابو بكر الاسكاف
قال الجامع ذكر القاري احمد بن عصمة ابو القاسم الصفار مات سنة ست عشر وثلثمائة انتهى وفيه مخالفة لما ذكره الكفوي في تاريخ وفاته احمد بن علي بن احمد فخر الدين

ابو طالب الهمدانی المعروف بابن الفصیح کان امامًا علامة جامعًا للعلوم العقلیة والنقلیة انتهت الیه ریاسة المذهب فی زمانه وکان مدرسًا بمشهد ابی حنیفة اخذ عن الحسن السمناقی صاحب
النهایة عن حافظ الدین الکبیر محمد البخاری عن شمس الائمة محمد الکردری عن صاحب الهدایة علی بن ابی بکر و درس ببغداد و دمشق وافتی وصنف نظم الکنز ونظم النافع ونظم السراجیة فی الفرائض
ونظم المنار فی اصول الفقه وکانت وفاته بدمشق یوم الاحد سادس عشر شهر خمس وعشرین وستمائة ومولده سنة ثمانین وخمسمائة وتفقه علیه عبد الوهاب بن احمد بن سلمان المنقذی
احمد بن علی بن ثعلب مظفر الدین المعروف بابن الساعاتی البعلبکی اصلا والبغدادی منشأ ابوه علی بن ثعلب هو الذی عمل الساعات المشهورة علی باب المستنصر ببغداد وکان شهیرا
بالهیئة والنجوم وعمل الساعات وانشأ ببغداد واشتغل بالعلم وبلغ رتبة الکمال وصار امام العصر فی العلوم الشرعیة ثقة حافظا متقنا فی الفروع والاصول اقرأ الشیوخ فی زمانه بلا مدافعة
میدانه حتی ان شمس الدین الاصفهانی الشافعی شارح المحصول کان یفضله علی ابن الحاجب ویقول هو الذی منه اخذ العلم عن تاج الدین علی بن سنجر عن ظهیر الدین محمد البخاری صاحب
الفتاوی الظهیریة عن الحسن قاضیخان عن الحسن بن علی المرغینانی عن برهان عبد العزیز بن عمر بن مازه عن الاسبیجابی عن الحلوانی وذکر کتاب مجمع البحرین للبدیع فی اصول الفقه
وقرأ مجمع البحرین علیه رکن الدین السمرقندی وناصر الدین محمد وفات سنة ۶۹۴ اربع وتسعین وستمائة وکانت ابنته مسماة بفاطمة تفقهت علی ابیها واخذت عنه مجمع البحرین
وکانت تکتب تعلیقا حسنا قال الجامع قد طالعت البدیع والمجمع وهما کتابان فی غایة اللطف واللطافة وقد ذکرهما الیافعی فی مرآة الجنان حیث قال فی حوادث سنة
اربع وتسعین منها توفی الامام ظفر الدین احمد بن علی المعروف بابن الساعاتی شیخ الحنفیة کان یضرب به المثل فی الذکاء والفصاحة وحسن الخط وله مصنفات فی الفقه واصوله
وفی الادب مفیدة وکان مدرسا للطائفة الحنفیة بالمستنصریة فی بغداد انتهی ونسبته البعلبکی الی بعلبک بفتح الباءین الموحدتین بعد الاولی عین ساکنة ثم لام مضمومة ثم
آخره کاف مدینة من مدن الشام علی ثنتی عشر فرسخا من دمشق ذکره السمعانی احمد بن علی بن عبد العزیز ابو بکر المعروف بالظهیر البلخی امام فاضل فی الفروع والاصول
وعالم کامل فی المعقول والمنقول اخذ العلم عن نجم الدین عمر النسفی عن صدر الاسلام ابی الیسر محمد البزدوی عن ابی یعقوب یوسف السیاری عن ابی اسحق النوقدی عن ابی
جعفر الهندوانی عن ابی بکر الاعمش عن ابی بکر الاسکاف عن محمد بن سلمة عن ابی سلیمان الجوزجانی عن محمد وتفقه ایضا علی بهاء الدین المرغینانی محمد بن احمد الاسبیجابی
بعد خمس مائة ودرس بمراغة وقدم حلب ایام محمود بن زنگی ثم توجه الی دمشق وله شرح الجامع الصغیر وفات بحلب سنة ثلث وخمسین وخمس مائة احمد الترمذی ابو بکر الوراق له شرح مختصر
الطحاوی قال الجامع هو احمد بن علی کما قال صاحب کشف الظنون عند ذکر شراح مختصر الطحاوی وابو بکر احمد بن علی الوراق وشرحه بسیط فی اربعة مجلدات ورایته بدکر
مسائل المعن ولم اتم یشرح بان یقول قال احمد انتهی وفی طبقات القاری احمد بن علی ابو بکر الوراق احد الکتب شرح مختصر الطحاوی وذکر فی القنیة انه خرج حاجا الی بیت الله
فلما سار مرحلة قال لاصحابه ردوا فانی ارکبت سبعمائة بکیرة فی مرحلة واحدة فردوه انتهی والوراق بفتح الواو وتشدید الراء المهملة ثم الف ثم قاف اسم لمن یکتب المصاحف
وکتب الحدیث وغیرها وقد یقال لمن یبیع الورق وهو الکاغذ ذکره السمعانی احمد بن علی ابو بکر الرازی الجصاص کان امام الحنفیة فی عصره اخذ عن ابی سهل الزجاج عن
ابی الحسن الکرخی عن ابی سعید البردعی عن موسی بن نصیر الرازی عن محمد واستقر التدریس له ببغداد وانتهت الرحلة الیه وکان علی طریق الکرخی فی الورع والزهد وبه انتفع و
علیه تخرج وله تصانیف منها احکام القرآن وشرح مختصر الکرخی وشرح مختصر الطحاوی وشرح جامع محمد وکتاب فی اصول الفقه وشرح الاسماء الحسنی وادب القضاء مات سابع ذی الحجة سنة
سبعین وثلثمائة وکان مولده ببغداد سنة ثمان وثلثمائة قال الجامع الجصاص بفتح الجیم وتشدید الصاد المهملة فی آخره صاد اخری هذه النسبة الی العمل بالجص ذکره السمعانی
وفی طبقات القاری احمد بن علی ابو بکر الرازی الامام الکبیر الشان المعروف بالجصاص هو لقب لا یذکره بعض الاصحاب بلفظ الرازی وبعضهم یلفظ الجصاص وهما واحد خلافا
لمن توهم انهما اثنان کما صرح به صاحب القاموس فی طبقاته للحنفیة سکن بغداد وعنه اخذ فقهها وبها الیه انتهت ریاسة الاصحاب قال الخطیب هو امام اصحاب ابی حنیفة فی وقته
وکان مشهورا بالزهد خوطب فی ان یلی القضاء فامتنع واجید علیه الخطاب فلم یفعل تفقه علی ابی سهل وعلی ابی الحسن الکرخی وبه انتفع وعلیه تخرج وقد دخل بغداد سنة ثمان عشرة
ثم خرج الا هواز ثم عاد الی بغداد ثم خرج الی نیسابور مع الحاکم النیسابوری براءی شیخه ابی الحسن الکرخی ومشوته فمات الکرخی وهو بنیسابور ثم عاد الی بغداد سنة اربع واربعین
وثلثمائة وتفقه علیه جماعة منهم ابو عبد الله محمد بن یحیی الجرجانی شیخ القدوری وابو الحسن محمد بن احمد الزعفرانی وروی الحدیث عن عبد الباقی بن قانع واکثر عنه فی احکام
القرآن وله من المصنفات احکام القرآن وشرح مختصر الکرخی وشرح مختصر الطحاوی وشرح الجامع لمحمد بن الحسن وشرح الاسماء الحسنی وکتاب مفید فی اصول الفقه وکتاب جوابات علی مسائل وردت علیه وفات سنة
سبعین وثلثمائة انتهی قلت هکذا ذکره غیر واحد وذکر محمد بن عبد الباقی الزرقانی فی شرح المواهب اللدنیة فی الفصل الثانی من المقصد السابع وفاته سنة ثمان وخمسین عشرة وثلثمائة
ببغداد حیث قال ابو بکر الرازی احمد بن علی بن حسین الامام الحافظ محدث نیسابور من ابنیة الحنفیة سمع ابا حاتم وعثمان الدارمی وعنه ابو علی وابو احمد الحاکم قال ابن عقدة کان من الحفاظ
المذکورین سنة ثمان عشرة وثلثمائة انتهی وذکر صاحب کشف الظنون عند ذکر احکام القرآن انه لمحمد بن احمد المعروف بالجصاص الرازی المتوفی سنة ۳۷۰ سبعین وثلثمائة وقال عند ذکر

اصول الفقه للامام ابی بکر احمد بن علی المعروف بالجصاص الرازی المتوفی سنة ۳۷۰ سبعین وثلث مائة وقال عند ذکر شراح ادب القضاء للخصاف منهم ابو بکر احمد بن علی الجصاص المتوفی
سنة ۳۷۰ سبعین وثلث مائة وقال عند ذکر شروح الجامع الصغیر وشرح الامام ابی بکر احمد بن علی المعروف بالجصاص الرازی المتوفی سنة ۳۷۰ سبعین وثلث مائة وکذلک قال عند ذکر شروح الجامع
الکبیر وقال عند ذکر شراح مختصر الکرخی والامام ابوبکر محمد بن علی المعروف بالجصاص الحنفی المتوفی سنة ۳۷۰ سبعین وثلث مائة فالظاهر ان هذه الاختلافات لیست بثابتة احمد بن علی وثابتة محمد بن علی و
ثابتة محمد بن احمد والصواب هو الاول احمد بن علی بن منصور ابو العباس شرف الدین الرشقی کان اماما فاضلا فقیها ولی القضاء بالدیار المصریة وسمع الحدیث وحدث واختصر المختار
فی الفقه وسماه التحریر وعلق علیه شرحا ولم یکمل مات سنة ثمان وثمانین وستمائة بدمشق احمد بن ابی حفص النسفی عمر بن محمد بن احمد بن اسمعیل ابو اللیث المعروف بالمجد النسفی تفقه علی
والده نجم الدین النسفی وسمعه ابوه جماعة من السمرقندیین وکان سمع کثیرا غیر انه لم یکن له عنایة بالحدیث مثل والده وقال السمعانی کان فقیها فاضلا دینا کاملا توفی سنة ۶۹۳ ثلث وتسعین
وستمائة وهو متوجه الی الحج ودفن بمکة وهو ابن نیف وثمانین سنة بسمرقند وکان بصیرا بالکتب والاجزاء ویزوره ویزورنی واذا ورده ولم یتفق لی ان سمع منه شیئا وقدم بخارا سنة احدی و
اربعین وخمس مائة متوجها الی الحجاز ثم وافیت به بسمرقند سنة تسع واربعین وکان بصیرا بالکتب والاجزاء ویزورنی واذا زوره ولم یتفق لی ان سمع منه شیئا وقدم بخارا سنة احدی و
خمسین عائدا علی الحج ودخل بغداد واقام بها شهرین وخرج منها الی البصرة فلما وصل الی قوص خرج جماعة من اهل القلاع وقطعوا الطریق علی القافلة فقتل یوم الاثنین السابع والعشرین
من الجمادی الاولی سنة اثنین وخمسین وخمس مائة بالقریة کوف من نواحی بسطام قال الجامع بالی ذکر والده فی حرف العین بالی ضبط النسفی فی ترجمة الحسین بن خضر وارخ
محمد بن عبد الباقی الزرقانی المالکی فی شرح المواهب اللدنیة فی شرح الفصل الاول من المقصد الثامن فی الطب النبوی وفاته سنة ثلث وخمسین وخمس مائة ونسب الیه المقدمة المشهورة
بمقدمة ابی اللیث فی الصلوة وهو خطاء منه فان المقدمة المشهورة لابی اللیث الفقیه نصر بن محمد وسیاتی ذکره لا لابی اللیث هذا احمد بن عمرو بن موسی بن عبد الله القاضی
البخاری المعروف بابی النصر العراقی حدث عن ابی نعیم عبد الملک بن محمد بن عدی وکان احد ائمة اصحاب ابی حنیفة وکان علی قضاء سمرقند وعاش الی سنة ستین وثلث مائة بخارا احمد
بن عمر بن مهیر الخصاف اخذ عن ابیه عمر بن مهیر عن الحسن عن ابی حنیفة کان فرضیا حاسبا عارفا بمذهب ابی حنیفة وصنف للمهتدی بالله کتاب الخراج فلما قتل المستعین
ذهب الخصاف وذهب بعض کتبه ممن ذلک کتاب عمله فی مناسک الحج وکتاب الحیل وکتاب الوصایا وکتاب الشروط الکبیر والصغیر وکتاب الرضاع وکتاب الحاضر والسجلات
وکتاب ادب القاضی وکتاب النفقات علی الاقارب وکتاب احکام العصیر وکتاب درع الکعبة وکتاب احکام الوقف قال الجامع الخصاف بفتح الخاء المعجمة وتشدید الصاد
المهملة آخره فاء بقال لمن یخصف النعل وغیره ذکره السمعانی وغیره وانما اشتهر بالخصاف لانه کان یاکل من صنعته کما ذکره الذهبی فی اعلام النبلاء وقد نقلت کلامه فی مقدمة الهدایة وعد من
تصانیفه کتاب اقرار الورثة بعضهم لبعض وکتاب القصر واحکامه وکتاب المسجد والقبر کذا ذکره القاری وقال روی عن ابیه وعن عاصم وعن ابی داود الطیالسی ومسدد بن
مسرهد ویحیی بن عبد الحمید الحمانی وعلی بن المدینی وابی نعیم الفضل بن دکین فی خلق وکان فاضلا فارضا حاسبا عارفا بمذهب اصحابه ورعا زاهدا یاکل من کسب یده مات سنة ۲۶۱ احدی
وستین ومائتین وقد قارب الثمانین قال شمس الائمة الحلوانی الخصاف رجل کبیر فی العلوم وهو ممن یصح الاقتداء به انتهی احمد بن محمد شمس الدین العقیلی الانصاری
البخاری کان شیخا فاضلا روی عن جده لامه شرف الدین عمر بن محمد بن عمر العقیلی واخذ عنه عن الصدر الشهید حسام الدین عمر عن ابیه عبد العزیز بن عمر بن مازه عن
شمس الائمة السرخسی عن الحلوانی عن القاضی النسفی عن ابی بکر محمد بن الفضل عن اسند موتی عن ابی حفص الصغیر عن ابیه عن محمد مات بخارا سنة ۷۳۹ سبع وخمسین وسبع مائة
وکان مخصوصا بشرح الجامع الصغیر ونظمه نظما حسنا قال الجامع وسیاتی ذکر جده ونسبتها العقیلی وهو بفتح العین نسبة الی عقیل بن ابی طالب رض اخی علی بن ابی
طالب ذکره السمعانی احمد بن سلة محمد بن احمد ابو الحسین البغدادی القدوری بالضم قیل انه نسبة الی قریة من قری بغداد یقال لها قدورة وقیل نسبة الی بیع القدور
وهو صاحب المختصر المبارک المتداول بین ایدی الطلبة اخذ الفقه عن ابی عبد الله الفقیه محمد بن یحیی الجرجانی عن احمد الجصاص عن عبید الله ابی الحسن الکرخی عن ابی سعید
البردعی عن موسی الرازی عن محمد کان ثقة صدوقا انتهت الیه ریاسة الحنفیة فی زمانه صنف المختصر وشرح مختصر الکرخی کتاب التجرید مشتمل علی الخلاف بین ابی حنیفة
والشافعی مجرد عن الدلائل مات سنة ۴۲۸ ثمان وعشرین واربع مائة ببغداد قال الجامع سیاتی ذکر والده وهو محمد بن احمد بن جعفر وقد طالعت مختصره وانتفعت بجمیع شرحه
للزاهدی المسمی بالمجتبی وشرحه للصوفی یوسف بن عمر المسمی بجامع المضمرات وقد ذکره ابن خلکان فی تاریخه المسمی بوفیات الاعیان فقال ابو الحسین احمد بن محمد بن
احمد بن جعفر الفقیه الحنفی المعروف بالقدوری انتهت الیه ریاسة الحنفیة بالعراق وکان حسن العبارة فی المناظرة سمع الحدیث وروی عنه الخطیب صاحب التاریخ وصنف فی مذهبه المختصر المشهور وکان عالما
الشیخ اباحامد الاسفرائینی الفقیه الشافعی وتوفی یوم الاحد الخامس من رجب سنة ۴۲۸ وفن من یومه بداره فی درب ابی علف ثم نقل الی تربته فی شارع المنصور وفن هناک بجنب ابی بکر الخوارزمی الحنفی ونسبته
بضم القاف والدال وسکون الواو وبعدها راء مهملة الی القدور التی هی جمع قدر ولا اعلم لنسبته للبیع علة کذا ذکره السمعانی انتهی وفی مدینة العلوم من کتب الحنفیة مختصر القدوری هو
احمد بن محمد بن جعفر ابو الحسین القدوری البغدادی الفقیه علی ابی عبد الله محمد بن یحیی الجرجانی وروی الحدیث وکان صدوقا انتهت الیه ریاسة الحنفیة بالعراق وشرح

ذکره ابن سلة
بن الروشنی
بن عبد الله
بن عبد الله
بن عبد الله

مختصر المزني وصنف التجريد في سبعة مجلدات يشتمل على الخلاف بين الشافعي وابي حنيفة فرع على المدونة خمس واربعين مسألة وكتاب التقريب في المسائل الخلافية بين ابي حنيفة
واصحابه مجرد عن الدلائل نحو صنف التقريب اثنتي عشرة مجلدا وله ايضا مختصر جرد فيه خمس مجلدات وروى عنه الخطيب وقال كان صدوقا وكان حافظ
الشيخ ابو حامد الاسفرايني والقدوري نسبة الى صنعة القدور والى بيعها او هي اسم قرية انتهى وفي انساب السمعاني القدوري بضم القاف الدال المهملة والراء المهملة بعد الواو
هذه النسبة الى القدور وهو اشتهر بها ابو الحسين احمد بن محمد بن جعفر بن حمدان الفقيه المعروف بالقدوري من اهل بغداد كان فقيها صدوقا انتهت اليه رياسة اصحاب ابي حنيفة بالعراق
وكثر عندهم قدره وارتفع جاهه وكان حسن العبارة في الخطابة حريصا على تلاوة القرآن روى عنه ابو بكر احمد بن علي بن ثابت الخطيب الحافظ وكانت ولادته سنة ثلاث وثلثين وستين ومائتين
مات في رجب سنة ثمان وعشرين واربعمائة احمد بن محمد بن اسحق ابو علي الشاشي تفقه على ابي الحسن الكرخي ثم جعل الكرخي التدريس له وحكى عنه انه قال جاورت اصحف من ابي علي الشاشي ثمان
مرات سنة اربع وثلاثين وثلثمائة احمد بن محمد بن حامد ابو بكر الطواويسي ذكر في تاريخ الشافعية روى عن محمد بن نصر المروزي وغيره مات في المحرم سنة اربع وعشرين واربعمائة
قال في الجامع ذكره السمعاني في ذكر نسبة وقال الطواويسي بفتح الطاء المهملة وبالالف بين الواوين وبسكون الياء المنقوطة باثنتين من تحت في آخرها السين هذه نسبة الى طواويس
قرية من قرى بخارا على ثمان فراسخ منها انتهى الفقيه العالم الورع الطاهر الثقة ابو بكر احمد بن محمد بن حامد بن هاشم الطواويسي كان من عباد الله الصالحين يروي عن محمد بن نصر
المروزي ومحمد بن الفضل البلخي واثنى عليه ابو سعد الادريسي في كتاب الكمال انتهى الضحاك احمد بن محمد بن سلامة ابو جعفر الطحاوي الازدي امام جليل القدر مشهور في الآفاق ذكره الجميل
مكفوف في بطون الاوراق ولد سنة تسع وعشرين وقيل سنة ثلثين ومائتين ومات سنة احدى وعشرين وثلثمائة وكان يقرء على المزني الشافعي وهو خاله وكان الطحاوي يكثر
النظر في كتب ابي حنيفة فقال له المزني والله لا يجيء منك شئ فغضب وانتقل من عنده وتفقه على مذهب ابي حنيفة وصار اماما مكان اذا درس او اجاب في شئ من المشكلات
يقول رحم الله يوسف خالي لو كان حيا لكفر عن يمينه اخذ الطحاوي الفقه عن ابي جعفر احمد ثم خرج الى الشام فلقي بها اباخازم عبد الحميد قاضي القضاة بالشام فاخذ عنه عن عيسى بن
ابان عن محمد وكان اماما في الاحاديث والاخبار وسمع الحديث من كثير من المصريين والغرباء القادمين الى مصر وله تصانيف جليلة معتبرة منها احكام القرآن كتاب
معاني الآثار ومشكل الآثار والمختصر وشرح الجامع الكبير وشرح الجامع الصغير وكتاب الشروط الكبير والصغير والاوسط والمحاضر والسجلات والوصايا والفرائض كتاب مناقب
ابي حنيفة وتاريخ كبير والنوادر والفقيه والرد على ابي عبيد في ما اخطأ في تأويل نسب وارد على عيسى بن ابان وحكم اراضي مكة وتقسيم الغنائم وغير ذلك والطحاوي بفتح
الطاء والحاء المهملتين نسبة الى طحية قرية بصعيد مصر قال في الجامع قد طالعت من تصانيفه معاني الآثار وهو كتاب يسمى بشرح معاني الآثار فوجدته مجمعا للفوائد النفيسة والعوائد
الشريفة ينطق بفضله مؤلفه وينادي بمهارة مصنفه قد سلك فيه مسلك الانصاف وتجنب عن طريق الاعتساف الا في بعض المواضع قد عدل النظر فيها عن التحقيق وسلك مسلك
الجدل والخلاف الغير اللائق كما يسلكه في تصانيفه في الفقه وقد ذكره السيوطي في حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة في حفاظ الحديث وقال كان ثقة ثبتا فقيها لم يخلف بعده
مثله انتهت اليه رياسة الحنفية بمصر انتهى وفي انساب السمعاني الطحاوي نسبة الى طحا بفتح الطاء المهملة والحاء المهملة قرية بالصعيد الاسفل من ارض مصر والمشهور بالنسبة اليها ابو جعفر احمد
بن محمد بن سلامة بن سلمة بن عبد الملك بن سلمة بن سليمان الازدي الطحاوي صاحب شرح معاني الآثار كان اماما ثقة فقيها عاقلا عالما لم يخلف مثله توفي سنة احدى وثلاثين
مستهل ذي القعدة سنة احدى وكان تلميذا لابي ابراهيم اسمعيل بن يحيى المزني فانتقل من مذهب الى مذهب ابي حنيفة وفي مرآة الجنان لليافعي في حوادث سنة احدى فيها مات في
ابو جعفر احمد بن محمد الازدي الطحاوي الحنفي المصري برع في الفقه والحديث وصنف التصانيف المفيدة قال الشيخ ابو اسحق انتهت اليه رياسة الحنفية بمصر وقال غيره كان
شافعي المذهب يقرء على المزني فقال له يوما اعد ما اجاز منك شيئا فغضب ابو جعفر من ذلك وانتقل الى ابن ابي عمران فلما صنف مختصره قال رحم الله ابا ابراهيم يعني المزني
لو كان حيا لكفر عن يمينه وذكر ابو يعلى الخليلي في كتاب الارشاد في ترجمة المزني ان الطحاوي ابن اخت المزني وان محمد بن احمد الشروطي قال للطحاوي لم خالفت مذهب خالك
فقال لاني كنت اراي خالي يديم النظر في كتب ابي حنيفة انتهى وقال ابن خلكان انتهت اليه رياسة الحنفية بمصر وكان شافعي المذهب يقرء على المزني الى آخرا فقلنا
عن المزني بعينه ثم قال وصنف كتبا مفيدة منها احكام القرآن واختلاف العلماء ومعاني الآثار والشروط وله تاريخ وغير ذلك وكانت ولادته سنة ثمان وثلثين ومائتين قال
ابو سعد السمعاني ولد سنة تسع وعشرين وقيل سنة ثلثين ومائتين وهو الصحيح ونزاد وغيره في ليلة الاحد لعشر خلون من الربيع الاول وتوفي سنة احدى انتهى ملخصا وذكر علي القاري في طبقاته ان معاني الآثار
اول تصانيفه ومشكل الآثار آخر تصانيفه ونقل عن ابن عبد البر انه قال كان الطحاوي كوفي المذهب عالما بجميع مذاهب العلماء انتهى وفي غاية البيان للاتقاني اقول لا يعني بالحكام
على ابي جعفر فانه مؤتمن لا يتهم مع غزارة علمه واجتهاده ورد وتقدمه في معرفة المذاهب وغيرها فان شككت في امره فانظر شرح معاني الآثار هل ترى له نظيرا في سائر المذاهب
فضلا عن مذهبه انتهى وقال احمد بن عبد الحليم بن تيمية في منهاج السنة في بحث حديث رد الشمس الطحاوي ليست عادته نقد الحديث كنقاد اهل العلم والحديث وروى في

شرح معاني الآثار والاحاديث المختلفة وخارج ما يحتج منها في الغالب من جهة القياس الذي يراه حجة ويكون الحديث حجة وما من جهة الاسناد وما ثبت فانه لم يكن يأخذ معرفة بالاسناد كمعرفة
اهل العلم به وان كان كثير الحديث فقيها عالما انتهى قلت فيه بعض مبالغة تكعادته احمد بن محمد بن صاعد الاستوائي ابو منصور تولد سنة عشر واربع مائة اخذ العلم عن
جده صاعد عن ابيه محمد قال الجامع يأتي ذكر جده في حرف الصاد وقد ذكره الذهبي في سير النبلاء فقال في الطبقة الخامسة والعشرين قاضي القضاة رئيس
نيسابور احمد بن محمد الصاعدي سمع من جده ابي العلاء صاعد وابي سعيد العيسي في وعنه زاهر وجيه وعبد الخالق بن زاهر وآخرون وقال ابن السمعاني تعصب عليه
في المذهب حتى اودى الى ايحاش العلماء واغراء الطوائف حتى نعوا على المنابر حتى ابطل نظام الملك امالي مجالسه وكان يقال له شيخ الاسلام توفي في شعبان سنة ثلاث وثمانين
واربع مائة انتهى وفي مرآة الجنان في حوادث سنة ثلاث فيها توفي احمد بن محمد بن صاعد ابو نصر الحنفي رئيس نيسابور وقاضيها وكان يقال له شيخ الاسلام انتهى احمد بن
محمد بن عبد الرحمن ابو عمرو الطبري تفقه على ابي سعيد البردعي عن ابي سعيد بن حماد بن ابي حنيفة عن ابيه عن جده وكان فقيها ببغداد روى انه كان يدرس في حياة ابي الحسن
الكرخي وكانت وفاته سنة اربعين وثلاث مائة وآله شرح الجامعين قال الجامع قال علي القاري في موضع كان احد الفقهاء الكبار من طبقة ابي الحسن الكرخي وابي جعفر الطحاوي
ونسبته الطبري الى طبرستان وهو بفتح العين المهملة وفتح الباء الموحدة وفتح الراء المهملة وسكون السين المهملة بعدها تاء مثناة فوقية بعدها الف بعدها نون اقليم متسع بلاد
بسيار وخراسان وذكر سيان مدينة وآمل كذا قال ابن خلكان في ترجمة ابي العباس احمد المعروف بابن القاص الطبري الشافعي وقال السمعاني في الانساب سمعت القاضي
ابا بكر الانصاري يقول انما تبرستان لان اهلها يحاربون بها اي بالفاس ضرب انتهى وفي جامع الاصول لابن الاثير الجزري الطبري منسوب الى طبرستان فنسب الى
على غير قياس والى طبرية الشام على القياس والطبراني منسوب الى طبرية على غير قياس الفرق بين من نسب اليها وبين من نسب الى طبرستان وليس بالمطرد فانهم ينسبون الى
طبرية طبري انتهى احمد بن محمد بن عبد الله النيسابوري المعروف بالعامري العجمي كان شيخ الحنفية في زمانه بلا مدافعة اخذ عن القاضي ابي عاصم محمد العباس عن ابي خازم
عن عيسى بن ابان عن محمد واخذ ايضا عن ابي الحسن الكرخي عن البردعي مات سنة اثنتين وخمسين وثلثمائة بنيسابور قال الجامع حكى عنه انه قال حضرت مجلس النظر لعلي بن
عيسى الوزير فقامت امرأة تتظلم من صاحب البريد كان عطل تحويل ابي غدا وكان يوم مجلس النظر فلما اجتمع فقهاء الفريقين قال انا اعطيكم اليوم في مسئلة تورث شيئا وهي الارحام
فتكلمت فيها مع بعض فقهاء الشافعية فقال صنف في هذه المسألة وكتبها لعلها تحدا الى فصنفت وكتبتها اليه فاعجبني الجواب وانصرفت ثم طلبني الوزير وقال يا ابا الحسن فهمت
تلك المسألة بحضرة امير المؤمنين وتناظرنا فقال لولا ان ابا الحسن عندنا حرمات لقلدتك احد الجانبين ولكن ليس في اهلنا عندي اجل من الحرمين قد قلدتك الحرمين فانصرفت ووصل العهد الى
كذا ذكره القاري وقال ذكره الحاكم في تاريخ نيسابور وقال غاب عن نيسابور نيفا واربعين سنة وتقلد قضاء الموصل وقضاء الرملة وقضاء الحرمين وبقي بها بضع عشرة سنة ثم انصرف الى
نيسابور انتهى ونيسابور بفتح النون وسكون الياء المثناة التحتية بعدها سين مهملة بعدها الف بعدها باء موحدة مضمومة بعدها راء مهملة مدينة حسنة بخراسان كذا ذكره السمعاني
والنووي وابن الاثير وفي المكاتب حسن في تاريخ نيسابور المعروف على الالسنة في تسميته نيشابور احمد بن محمد بن عمرو ابو العباس الناطفي الطبري نسبته الى عمل الناطف
وجيه قال ابن كاتب في فصل المقال من غاية البيان هو من كبار علمائنا المعتمدين تلميذ ابي عبد الله الجرجاني وهو تلميذ ابي بكر الحداد الرازي تلميذ الكرخي تلميذ البردعي تلميذ
القاضي ابي خازم تلميذ عيسى بن ابان تلميذ محمد بن الحسن وفي الجواهر المضيئة هو احد الفقهاء الكبار احد اصحاب الواقعات النوازل من تصانيفه الاجناس والفروق
والواقعات قال الهداية مات سنة ست واربعين واربع مائة قال الجامع ذكر القاري انه حدث عن ابي حفص بن شاهين وغيره وذكر في نسبة احمد بن محمد بن عمر
احمد بن محمد بن مجد زاهد الدين ابو نصر العتابي نسبته الى عتابية بفتح العين المهملة وتشديد التاء المثناة من فوق وبعد الالف باء موحدة ثم باء مثناة تحتية مدينة بخارا
كان من اعلماء الزاهدين وعباد المتبحرين في علوم الدين من تصانيفه شرح الزيادات قالوا دقق فيه وحقق وابدع عما لا يوجد في غيره وشرح الجامع الكبير وشرح الجامع الصغير
وجوامع الفقه المعروف بالفتاوى العتابية وتفسير القرآن مات سنة ست وثمانين وخمس مائة قال الجامع قد طالعت من تصانيفه شرح الزيادات واقتفعت به وهو مختصر
ليس بالطويل الممل ولا بالقصير المخل وقد وقع من صاحب كشف الظنون في ذكر سنة وفاته اختلاف فذكر عند ذكر شرحه الجامع الصغير انه سنة ثلاث وثمانين وخمس مائة وذكر عند
ذكر شرح الجامع الكبير مثل ما ذكره الكفوي وكذا عند ذكر جوامع الفقه وشروح الزيادات احمد بن محمد بن عيسى بن الامير ابو العباس البرتي بكسر الباء الموحدة وسكون الراء المهملة
ثم التاء المثناة من فوق نسبة الى برت قرية بنواحي بخارا كذا ضبطه في الجواهر المضيئة تفقه على ابي سليمان موسى الجوزجاني وروى كتب محمد عنه عن محمد وتفقه عليه وصنف
اليسير واخذ عن يحيى بن اكثم القاضي عن يحيى بن الجراح عن ابي حنيفة وعن الخطيب كان ابو العباس ثقة حجة يذكر بالصلاح والعبادة تقلد قضاء وسمرقند واستعفى في ايام المقتدر
ومات سنة ثمانين ومائتين وعن الصيمري انه كان في طبقة الخصاف واحمد بن ابي عمران احمد بن محمد بن الحسن ابو العباس تقي الدين الشمني قال السيوطي

في حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة واحد عصره في العلوم بحيث خصت له رحلة اولا بالاسكندرية في رمضان سنة احدى وثمان مائة وتفقه بالشيخ يحيى السيرامي واخذ الحديث
عن ولي الدين العراقي وتبرع في الفنون واجازه العراقي والبلقيني وانتفع بالخلائق ومصنف حاشية مغني اللبيب وحاشية على الشفا وشرح النقاية لصدر الشريعة وشرح نظم المنهج للآمدي
مات سنة اثنين وسبعين وثمان مائة قال البجامع فاق رحم والده الحافظ ابن حجر في المعجم المؤسس للمعجم المفهرس وسماه بمحمد بن الحسن بن محمد حيث قال محمد بن حسن بن محمد بن علي بن يحيى
بن محمد بن خلف الله بن خليفة البيتي الشمني بضم الشين والميم وتشديد النون كمال الدين المالكي المنزلي الاصل الاسكندري نزيل القاهرة سمع من البهاء الدميطي واخذ عن شيخ الاسلام
وتخرج به وبدر الدين الزركشي وغيره ومات في حادي عشر ربيع الاول سنة احدى وعشرين وثمان مائة سمعت من فوائده كثيرا ونظم نخبة الفكر التي لخصتها في علوم الحديث وشرح نخبة
الفكر ايضا الرائية بخطه وكان جده محمد بن خلف الله تخطيا شافعي المذهب متعصبا بجامع عمرو بن العاص انتهى ملخصا وذكر السيوطي في البغية في ترجمة ابن خلف الله محمد بن
خلف الله بن خليفة بن محمد التميمي القسطنطيني المعروف بابن الشمني ابو عبد الله قال ابن ركموس ذو فنون حسن المذاكرة ولد سنة ثلث وتسعين وخمس مائة وكشمني بضم الشين المعجمة والميم
وتشديد النون تحلت هو الجد الاعلى لشيخنا الامام تقي الدين الشمني ورأيت له تاليفا انتهى وقد طالعت من تصانيف صاحب الترجمة شرح النقاية وسماه كمال الدراية وحاشية
مغني اللبيب وهو ممتاز جلال الدين السيوطي عم الشمس السخاوي قال السخاوي في الضوء اللامع في اعيان القرن التاسع احمد بن محمد بن حسن التقي ابو العباس القسطنطيني الاصل الاسكندري
المولد القاهري المنشا المالكي ثم الحنفي ويعرف بالشمني بضم الشين المعجمة والميم ثم نون مشددة نسبة لمزرعة بعض ابائه بالمغرب والقريبة قدم القاهرة مع ابيه فاسمعه على ابن الملوك
والجمال المحلي والتقي الربيري والولي العراقي واجازه العراقي والبلقيني والهيثمي وآخرون وقرأت عليه الكثير من سنة خمسين وبعدها وحضرت كثيرا من دروسه في العضد والكشاف والمختصر
عند شرح الخبيصي لوالده انتهى ملخصا وفي بغية الوعاة في طبقات اللغاة للسيوطي احمد بن محمد بن محمد بن حسن بن علي بن يحيى بن محمد بن خلف الله بن خليفة شيخنا الامام
العلامة تقي الدين ابو العباس بن العلامة كمال الدين بن العلامة ابي عبد الله الشمني بضم المعجمة والميم وتشديد النون القسطنطيني الحنفي المالكي والده وجده المفرد المحدث
الاصولي المتكلم النحوي البياني المحقق امام النحاة في زمانه وشيخ العلماء في اوانه اما التفسير فبحره المحيط وكشافه فائقه بلفظه الوجيز الفائق على الوسيط والبسيط واما الحديث
فالرعاية في الرواية والدراية اليه والمعول في حل مشكلاته عليه واما الفقه فلوراه النعمان لاتم به عينا والكلام فلو رآه الاشعري لقر به وقر به وعلم انه نصير الدين بحر العلوم واما النحو
فلو درك الخليل لاتخذه خليلا او يونس لآنس بدرسه واما المعاني فالمصباح الى غير ذلك من علوم معدودة وفضائل مأثورة ولد بالاسكندرية وقدم بالقاهرة مع والده وكان مالكيا
واخذ النحو عن الشمس الشطنوفي ولازم القاضي شمس الدين البساطي وانتفع به في الاصلين والمعاني والبيان واخذ عن شيخ يحيى السيرامي وبه تفقه وعن العلاء البخاري واخذ الحديث
عن الشيخ ولي الدين وتبرع في الفنون واجازه البلقيني والزين العراقي والجمال بن ظهيرة والكمال الدميري والمراغي وآخرون وخرج لي اصحابنا الشيخ شمس الدين السخاوي في مشيخته
وحدث بها وبغيرها وخرجت له جزء من الحديث المسلسل بالنحاة وحدث به وانتفع به الجم الغفير وترا جم عليه وله النظم حسن سمعت عليه قطعة كبيرة من المطول ومن التوضيح لابن هشام وقرأت
عليه في الحديث عدة اجزاء وكتب لي تقريظا على شرح الالفية وجمع الجوامع من تاليفي احمد بن محمد ابي اليسر صدر الاسلام بن محمد بن عبد الكريم بن موسى بن عيسى بن صدر الائمة
ابو المعالي البزدوي تفقه على والده وسمع من ابي المعين ميمون بن محمد النسفي ولقي الاكابر ودرس القضاء بجارا مدة وكان اماما فاضلا مفتيا مناظرا قوي النفس توفي سنة ثمان
واربعين وخمس مائة منصرفا من الحج ثم حمل الى بخارا ودفن فيها قال البجامع سياتي ذكر والده ابي اليسر في الميم وعمه فخر الاسلام علي بن محمد في العين وابن عمه الحسن بن علي
في حرف الحاء وابي جده عبد الكريم بن موسى في العين وياتي في ترجمة فخر الاسلام ان عبد الكريم جد الجد لا والد الجد احمد بن محمد بن محمد بن نصر الفقيه المعروف بالاقطع
تفقه على ابي الحسين احمد القدوري وتبرع في الفقه والكلام والحساب سكن بغداد ودرس بباب ابي يزيد ودرس الفقه وخرج من بغداد سنة ثلثين واربع مائة الى الاهواز واقام بها وشرح
مختصر القدوري مات سنة اربع وسبعين واربع مائة حكي انه مال الى حديث فنظر على الحديث سرقة فاتهم انه شارك فيها فقطعت يده وقيل ان يده قطعت في حرب كان
بين المسلمين قال استاذا احمد بن محمد بن محمود بن سعد الغزنوي مصنف المقدمة الغزنوية المشهورة تفقه على محمد بن يوسف بن محمد بن علي بن محمد بن علي العلوي الحسيني وبلغ
درجة الرياسة في المذهب ثم اخذ عن ابي بكر صاحب البدائع عن علاء الدين صاحب تحفة الفقهاء عن صدر الاسلام ابي اليسر البزدوي مات بحلب سنة ثلث وتسعين وخمس مائة
وذكر له جملة سعيدة منها كتاب الروضة في اختلاف العلماء وكتاب في اصول الفقه وكتاب في اصول الدين وسماه بروضة المتكلمين واختصره وسماه المنتقى قال البجامع قد طالعت
من تاليفه المقدمة وهو مختصر جمعها مكبر علما اولها الحمد لله الذي عم العباد بنعمته الخ ونسبته الغزنوي الى غزنة وهو بفتح الغين المعجمة وسكون الزاء المعجمة ثم نون مفتوحة بلدة من اول بلاد الهند
ذكره السمعاني احمد بن محمد بن محمد بن يحيى ابو البركات المكحولي من اهل سمعان كان بارعا في الفقه نسب اليه كتاب الولوالجية وهو محلة بضم الواو سنة احدى وثلثين وثلث مائة ومات بنجا
سنة تسع وسبعين وثلث مائة اخذ عن ابيه محمد عن ابيه مكحول الى المعين النسفي صاحب كتاب التبصرة وهو المصنف لكتاب الولوالجية لاصحاب

الترجمة كما صرح به علي القاري حيث قال في ترجمة صاحب الترجمة واللؤلؤيات تصنيف جيد مقبول وهو مجلد ضخم انتهى وفي كشف الظنون اللؤلؤيات في المواعظ للامام مكحول بن الفضل النسفي المتوفى سنة ثمان عشرة وثلثمائة أوله الحمد لله الذي خلق نفسي الخ لنفسه ثم تصيره لغيره فاختار من المواعظ اخصرها من كل مائة واحدة وما جرب نفعه وخشع عنها قلبه واستغزرها عقله وجعلها على مائة وخمسة وثلثين بابا انتهى وفي انساب السمعاني المكحولي بفتح الميم وسكون الكاف وضم الحاء المهملة هذه النسبة الى مكحول وهو صاحب كتاب اللؤلؤيات في الزهد وهو اسم لمجلد المنتسب اليه وهو جماعة منهم ابو البديع احمد بن محمد بن مكحول بن الفضل النسفي المكحولي من اهل نسف سمع اباه ابا المعين المكحولي وابا سهل هارون بن محمد الاسفرائيني واحمد بن حمدان المقرئي وكان بارعا في الفقهيات بخارا ورحل الى نسف سنة ٣٩٠ وآخره ابو المعالي محمد بن محمد بن مكحول بن الفضل النسفي المكحولي يروي عن جده ابي المعين وسمع ابا سهل هارون بن محمد الاسترابادي وروى عنه كتاب الجامع وغيره وكانت ولادته في ذي الحجة سنة ٤٣٠ بنسف وتوفي سنة ٥١٣ وقيل سنة ٥١٤ بنسف انتهى واما احمد بن محمد بن منصور القاضي ابو بكر البدماخني الانصاري كان من مشايخ الفقهاء الكبار اخذ العلم عن الطحاوي وعن الكرخي وعن ابي سعيد البردعي ودرس على الطحاوي بمصر وقدم بغداد ودرس بها على الكرخي وحمل الفتوى اليه قال الجامع هكذا ذكره علي القاري وغيره وذكره السمعاني في الانساب في نسبة احمد بن علي بن محمد بن علي ابو الحسين البدماخني فقال في وصفه احد الفقهاء الكبار من اصحاب الرأي ودرس على ابي جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوي بمصر ثم قدم بغداد ودرس بها على ابي الحسن الكرخي ولما خلا الكرخي حمل الفتوى اليه دون اصحابه فاقام ببغداد دهرا طويلا يحدث عن الطحاوي ويفتي انتهى احمد بن محمد موفق الدين خطيب خوارزم مولده في حدود سنة ٥٣٠ اربع وثلاثين واربعمائة وكان اديبا فاضلا اديبا شاعرا عارفا بالفقه اخذ عن نجم الدين عمر النسفي واخذ علم العربية عن جار الله محمود الزمخشري واخذ عنه ناصر الدين صاحب المغرب مات سنة ٦١٨ ثمان عشرة وستمائة قال الجامع ذكره السيوطي في بغية الوعاة في طبقات النحاة في من اسمه الموفق وقال الموفق بن احمد بن ابي سعيد اسحق بن المؤيد المعروف بخطيب خوارزم قال العسقدي كان متمكنا في العربية غزير العلم فاضلا اديبا شاعرا قرأ على الزمخشري وله خطب وشعر وقرأ عليه ناصر المطرزي ولد في حدود سنة ٥٣٠ وات سنة ٦١٨ احمد بن محمود بن احمد بن عبد السيد جمال الدين البصري كان اماما فاضلا تفقه على ابيه جمال الدين محمود البصري ومات سنة ٦٠٨ ثمان وستين وستمائة قال الجامع هذا تاريخ وفاته ابن خلكان سنة ست وثلثين فانه قال في ترجمة ركن الدين محمد بن محمد العميدي صاحب الارشاد والطريقة في الخلاف اشتغل عليه خلق كثير وتفقهوا به من جملتهم نظام الدين احمد بن جمال الدين ابي المحامد محمود بن احمد بن عبد السيد بن عثمان بن نصر بن عبد الملك البخاري المخفي المعروف بالبصيري صاحب الطريقة المشهورة انتهى ثم قال بعد ذكر وفات العميدي ونظام الدين البصيري قتلته التتار في اول غزوهم بلدة نيسابور وذلك سنة ست عشرة وستمائة وكان يدرس بالمدرسة النورية ولم يكن في عصره من يقاربه في مذهب ابي حنيفة ومولده بخارا سنة ٥٤٠ ست واربعين وخمسمائة في رجب وتوفي ليلة الاحد الثامن من صفر سنة ست وثلثين وستمائة بدمشق وقال بعض من يقول ان بخارا محلة يحمل فيها الحصير وكنا نحن بها انتهى وسياتي ذكر والده احمد بن محمود نور الدين البصابوني صاحب البداية في اصول الدين تفقه عليه شمس الائمة محمد الكردري وتوفي سادس صفر سنة ٦٠٨ ثمانين وخمسمائة قال الجامع قال علي القاري احمد بن محمود بن ابي بكر البصابوني نور الدين صاحب البداية في اصول الدين والكفاية وبقية بن الشيخ رشيد الدين مناظرة في مسألة المعدوم ليس بشيء وهي مناظرة طويلة عقيدة ذكرها حافظ الدين النسفي في الاعتماد مات سنة ٦٠٨ وقبره بسمرقند انتهى وذكر صاحب كشف الظنون ان له كتابا في الكلام سماه الهداية ثم اختصره وسماه البداية اوله نحمده على آلائه وشكر الخ وفي الانساب ان البصابوني نسبة على البصابون وبعضهم يقول البصابوني احمد بن مستعود بن عبد الرحمن ابو العباس القونوي كان من كبار الائمة واعيان فقهاء الامة نحويا لغويا اصوليا اخذ عن جمال الدين عمر الخجندي عن عبد العزيز البخاري عن فخر الدين محمد الدامغي عن شمس الائمة محمد الكردري عن صاحب الهداية على المرغيناني وله تصانيف منها شرح عقيدة الطحاوي وشرح الجامع الكبير في اربع مجلدات سماه التقرير وهو كما قاله ابن الدين بحق قال الجامع يأتي ذكر ابنه في حرف الميم انشاء الله تعالى احمد بن منصور القاضي ابو نصر الاسبيجابي احد شراح مختصر الطحاوي كان اماما نحويا تفقه في بلاده على الحمار ثم رحل الى سمرقند وناظر الائمة ودرس للطلبين والفقهاء وصار المرجوع اليه بعد اسيد ابي شجاع فانتظمت له الامور الدينية وظهرت له الآثار الجميلة قال الجامع وكانت وفاته على ما في كشف الظنون سنة ٦٠٨ ثمانين واربعمائة وقبره بسمرقند الى اسبيجاب بكسر الالف وسكون السين المهملة وكسر الباء الموحدة بعد الالف ثم جيم ثم الف ثم باء موحدة كذا ذكره القاري نقلا عن المجد وضبطه السمعاني بالفاء موضع الباء الاولى وقال انه بلدة كبيرة من نواحي الشاش احمد بن موسى الكشني صاحب مجموع النوازل كان فقيها مناظرا كاملا روى عنه نجم الدين عمر النسفي واخذ عنه وارتفع شانه قال الجامع قال في كشف مجموع النوازل كتاب لطيف في فروع الحنفية لشيخ الامام احمد بن موسى بن عيسى بن مامون الكشني ظن ابن نجيم انه نعلي الكشني وليس كذلك كما نبه عليه قفي الدين وله الحمد الذي شرفنا بسيد الاصفياء الخ ذكر انه جمعه من فتاوى منها فتاوى ابي الليث السمرقندي وفتاوى ابي بكر بن الفضل وفتاوى ابي حفص الكبير وغير ذلك انتهى وسياتي ضبط لفظ الكشني في ترجمة الحسن بن نصر بن ابراهيم الكشني احمد بن هو شمس الدين الهروي الغياثي قرأ على بديع الغياثي العلوم ثم وصل الى خدمة المولى خضر بيك وكان نديما سلطانيا بروساتهم صار مدرسا بعض المدارس فلما مات تاج الدين ابراهيم الشهير بابن التمجيد ولده بديع الزمان عرض محمود باشا الوزير على السلطان محمد خان الغازي فقال السلطان ليس هو الذي كتب الحواشي على شرح العقائد وذكر فيها اسمك قال نعم فقال انه

قسم الالف ثم الباء الموحدة ثم المثناة التحتية ثم السين المهملة مع كونه من تلامذة السخاوي اسمعيل بن الحاج بيگ قرأ على قاسم الشيبي بقاضي زاده وبلغ رتبة الفضل والكمال

بمدينة بروسا ثم باحدى المدارس الثمان بقسطنطينية وكتب على شرح المفتاح للسيد وحاشية على باب الشهيد من شرح الوقاية وتعليم المتعلم وغيرها وكانت سنة وفاته

وعشرين وتسع مائة وله اخ اسمه جعفر جلبي والده الطواشي في الانشاء للسلطان بايزيد خان مرتضى بالديوان العالي اسمعيل بن احمد بن اسحاق بن شاه ابراهيم الصفائقي

وتسع مع ابيه كتاب العالم والمتعلم على ابي يعقوب يوسف بن منصور السباري وكان حيا الا انه توفي قبله الخافقان سنة احدى وستين واربع مائة اسمعيل بن الحسن بن علي ابو محمد

الزاهد كان اماما ورعا ثقة في الفروع والاصول اخذ عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السمرقندي عن ابي حفص الصغير عن ابي حفص الكبير عن شمس الائمة الحلواني وعن اسمعيل بن حماد

بن الامام ابي حنيفة وعلي بن الحسن بن زياد ولازمه مدة وولي القضاء بالجانب الشرقي ببغداد وقضاء البصرة والرقة وكان يحمد في القضاء فارقا بالاحكام والفتوى والمعاملة

صالحا دينا عابدا زاهدا صنف الجامع في الفقه والرد على القدرية وكتاب الزهاد وعن الحلواني اسمعيل ناقلا عن ابي حنيفة كان يختلف الى ابي يوسف يتفقه عليه ثم صار يحمل عليه

مات شابا قال الجامع ذكر القاري انه مات شابا سنة اثنى عشرة واربعمائة ولم يعش حتى صار شيخا كان له منزلة بين الناس وفي ميزان الاعتدال للذهبي اسمعيل بن حماد

بن النعمان بن ثابت الكوفي عن ابيه عن جده وقال ابن عدي ثلاثتهم ضعفاء وقال الخطيب حدث عن عمرو بن شعيب ومالك بن مغول وابن ابي ذئب وطائفة وعنه سهل بن عثمان العسكري

وعبد المؤمن بن علي الرازي وجماعة وفي الضعفاء للعقيلي وهو من كبار الفقهاء قال محمد بن عبد الانصاري ما رأى من اول عمري الى اليوم اعلم من اسمعيل بن حماد قيل ولا الحسن البصري قال

ولا الحسن انتهى قلت قول ابن عدي ان كان متعمدا فاسمعيل وحماد اتهم بسبب الضعف لعدم اعتبار الجرح المبهم فهو غير مقبول قطعا في ابي حنيفة وكذا كلام غيره ممن ضعفه

كالدارقطني وابن القطان كما حققه العيني في مواضع من البناية شرح الهداية وابن العماد في فتح القدير وغيرهما من المحققين اسمعيل بن خليل تاج الدين الفرضي

المنجي كان فقيها فرضيا اصوليا صالحا عفيفا من مجالس الاوحدي مكثار النوافل تفقه على عز الدين عثمان بن مصطفى المارديني ونجم الدين المنلطي وشمس الدين محمود بن احمد

مات سنة سبع وثلثين وسبع مائة قال الجامع ذكر القاري ان له مقدمة في الفقه وفي الفرائض وان وفاته سنة تسع وثلثين وسبع مائة بالقاهرة اسمعيل بن عبد الصادق

بن عبد الله الخطيب البناري من اعمال قوهستان يقال بالفارسية كومس من بسطام الى سمنان كان فقيها ورعا اخذ عن عبد الكريم بن موسى البزدوي جد فخر الاسلام البزدوي

عن ابي منصور محمد الماتريدي عن ابي بكر الرازي واخذ عنه صدر الاسلام ابو اليسر محمد بن محمد بن عبد الكريم البزدوي قال الجامع يأتي ذكر ولده محمد اسمعيل بن عثمان

بن عبد الكريم بن تمام بن محمد القرشي رشيد الدين الدمشقي المعروف بابن المعلم كان شيخ الحنفية آخر من تفقه على جمال الدين البصيري تفقه عليه اربعون سنة فانه ولد سنة ثلث

وعشرين وستمائة ووفاة البصيري سنة ست وثلثين وستمائة وكان اماما فاضلا اصوليا مفسرا محدثا اديبا نحويا منطقيا متكلما وذكره الذهبي في طبقاته

وقال كان من كبار ائمة العصر قرأ بالروايات على السخاوي ولو اراد لما مجد عن قراءتها لكنه كان ضيق الخلق فلم يقعد على الاخذ منه واعتل بانه تارك تحول الى القاهرة سنة سبع عشرة يوم

يزل بها الى ان مات سنة اربع عشرة وسبع مائة قال الجامع ذكره السيوطي في كتابه حسن المحاضرة باخبار مصر والقاهرة وقال في ترجمة شيخ الحنفية سمع من ابن الرسيدي وغيره وافتى

ودرس بمكة القاهرة الى ان مات سنة اربع عشرة وسبع مائة وقال في بغية الوعاة في طبقات النحاة قال الذهبي ولد سنة ثلاث وسبع على السخاوي وهو آخر اصحابه سمع من ابن الرسيدي

وبرع في الفقه والعربية ودرس وافتى وكان ذا رئاسة واتقان عمر دهرا وتخير ذهنه فجعل يمر بستين وسمع منه ابن حبيب انتهى وذكره اليافعي في مرآة الجنان وقال الذهبي في العبر باختصار من

غير وذكر شمائله وسيأتي ذكر ابنه يوسف اسمعيل بن محمد بن احمد بن الطيب بن جعفر الفقيه الحاجي الكماري بفتح الكاف والميم وبعد الالف راء ثم هاء اسم لبعض الاجداد وعن

ابي الفضل المقدسي قال الامام حنفيا احسن طريقة من اسمعيل بن محمد الكماري ثقة فقيه على مذهب ابي حنيفة ولد سنة سبع وتسعين وثلثمائة وتوفي سنة تسع وسبعين واربعمائة قال

الجامع ذكره السمعاني عند ذكر الحاجي وقال ابو سعد اسمعيل بن محمد بن احمد الحاجي الفقيه على مذهب ابي حنيفة كان حسن الطريقة ذكره ابو الفضل محمد بن طاهر المقدسي وقال الامام حنفيا حسن

طريقة منه وحكاه عن هذه النسبة فقال نحن من مجرية سبق ايقال لها الحاج اسمعيل شمس الدين محمد بن صدر الدين سليمان بن وهب بن العز كان علامة اخذ عن ابيه عن جده

عن جمال الدين البصيري عن قاضيخان اسمعيل شمس الدين الكوراني حكى ان المولى محمد بن اوحدان الشهير بالمولى يكان لما دخل القاهرة في عصر الحاج الفقيه الكوراني فاخذه حالي بلاده وكان

فلما لقي السلطان بايزيد خان قال له هل اتيت الينا هدية قال نعم معي رجل فاضل عالم كامل فقيه مفسر محدث بارع في العلوم قال ايتني به وقال لباب فارسل اليه السلطان فدخل عليه وسلم وتحدث معه ساعة

فرآى فضله في النهاية وعلمه مدرسة جده مراد خان الغازي بمدينة بروسا ثم جعلها مدرسة ولده محمد خان فلما جلس السلطان محمد خان على السرير اكرمه غاية الاكرام وقلده منصب الفتوى وغيره ذلك

وصنف في ايامه تفسير القرآن سماه غاية الاماني وشرح صحيح البخاري وحواشي على شرح الجغميني للشاطبية وغير ذلك وكان يحيي الليل كله بقراءة القرآن وختمه في كل ليلة قولا بالحق ذو لجاجة وفي

مات سنة ثلث وتسعين وثمان مائة بمدينة قسطنطينية قال الجامع يعلم من كلام صاحب كشف الظنون في مواضع ان اسم احمد بن اسمعيل فانه قال عند ذكر شراح الشاطبية حسن شرحها

على ابى يوسف فبرع وافتى علم القرآن فهم جهود بخلق القرآن وناظر عليه ولم يدرك الجهم بن صفوان انما اخذ مقالته ودعا اليها وسمع عن حماد بن سلمة وغيره وقال ابو نعيم ناظم بن القاسم كان والد بشر المريسي يهوديا فاسلم اباه فكان بشر اخذ في ولاية الرشيد واوذي لاجل مقالته وقال قتيبة بن سعيد بشر المريسي كافر مات سنة ثمان عشرة ومائتين وقال ابو زرعة الرازي بشر المريسي زنديق انتهى ومحمد بن الوليد بن خلد الكندي القاضي احد اصحاب ابي يوسف روى عنه كتبه والمالية وولي القضاء ببغداد في زمان المعتصم بالله سنة ثمان وثلثين ومائتين قال الجامع ذكر القاري انه كان متحاملا على محمد بن الحسن وكان الحسن بن مالك يهواه ويقول قد عمل محمد هذه الكتب فاعمل انت مسألة واحدة وكان صالحا دينا عابدا واسع الفقه خشنا في باب الحكم تفقه اولا عند ابي يوسف وروى عنه كتبه والمالية وسمع من مالك وحماد بن زيد وغيرهما وروى عنه الحافظ ابو نعيم الموصلي ونحوه وقال عبد الرحمن السلمي سألت الدارقطني عن بشر بن الوليد فقال ثقة وقال احمد بن علية كان يصلي في كل يوم مائة ركعة وكان يعيبها بعد ما طعن وشاخ وفي ميزان الاعتدال لبشر بن الوليد الكندي الفقيه سمع مالك بن انس وتفقه بابي يوسف روى عنه البغوي وابو يعلى وحامد بن شعيب وولي قضاء مدين المنصور الى سنة ثلث عشرة ومائتين وكان واسع الفقه متعبدا ورده في اليوم والليلة مائتا ركعة وكان يداوم عليها بعد ما طعن وشاخ وقد سعى به جهال الى الدولة انه لا يقول بخلق القرآن فامر المعتصم به ان يجلس للناس ولي المتوكل اطلقه ثم انه شاخ واستولى عليه الهرم ويقال انه في آخر امره وقف في القرآن فامسك اصحاب الحديث عنه وقال صالح بن محمد هو صدوق ولكنه لا يعقل وقال الآجري سألت ابا داود فقال ثقة وقال السلمي عن الدارقطني ثقة انتهى الخصاف والكندي نسبة الى كندة بكسر الكاف قبيلة مشهورة باليمن ذكره السمعاني بشر بن ابي الازهر يزيد القاضي الفقيه ابو ري تفقه على ابي يوسف وسمع من ابن المبارك وابن عيينة وشريك وروى عنه علي بن المديني ومحمد بن يحيى الذهلي وكان من اعيان الفقهاء الكوفيين مات سنة ثلث عشرة ومائتين بكار بن قتيبة بن اسد القاضي البصري كان مولده بالبصرة سنة اثنين وثمانين ومائة وتفقه على هلال الرأي من اصحاب ابي يوسف وزفر وروى عنه الطحاوي وبه انتفع وتخرج وكان افقه اهل زمانه في المذهب صنف كتاب الشروط وكتاب المحاضر والسجلات كتاب الوثائق والعهود وكتابا جليلا نقض فيه على الشافعي رده على ابي حنيفة مات سنة سبعين ومائتين بمصر قال الجامع ارخ السيوطي في حسن المحاضرة وفاته سنة سبعين ومائتين وقال في وفيه سمع ابا داود والطيالسي واقرانه وروى عنه ابو عوانة في صحيحه وابن خزيمة وآخرون انتهى وكان بكار في العمل والفقه والنزاهة والورع والتصانيف في الشروط والوثائق والرد على الشافعي انتهى وكذا ارخه القاري وقال في نسبة بكار بن قتيبة بن اسد بن ابي بردعة بن ابي عبيد الله بن بشر بن ابي عبيد الله بن ابي بكرة الصحابي الثقفي البكراوي وكان من افقه اهل زمانه وكان الاسبيجابي في الفقه وقد ذكره السروجي في شرح الهداية في باب صفة الصلوة وقال كان من البكائين التالين للكتاب الله وقبره مشهور بالقرافة بمصر يزار ويتبرك به يقال ان الدعاء عند قبره مستجاب بكير بن محمد العمي القاضي اخذ عن محمد بن سماعة عن الليث وابي يوسف ومحمد واخذ عنه القاضي ابو خازم استاذ ابي طاهر الدباس والعمي بفتح العين وتشديد الميم نسبة الى العم بطن من بني تميم ذكره في الجواهر المضية بكير بن محمد بن علي بن الفضل بن الحسن شمس الائمة الزرنجري هو الامام المتقن الذي كان يضرب به المثل في حفظ المذهب كان معرفة في الاحساب والتواريخ وكان اهل بلده يسمونه بابي حنيفة الاصغر وكان مولده سنة سبع وعشرين واربع مائة اخذ الفقه عن شمس الائمة عبد العزيز الحلواني عن ابي علي النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله بن موسى عن ابي عبد الله بن ابي حفص الكبير عن ابيه ابي حفص الكبير عن محمد عن ابي حنيفة وهو آخر من روى عن الحلواني وكان يحفظ الرواية بحيث اذا طلب المتفقه الدرس يلقي عليه ويذكر له من اي موضع اراد من غير مراجعة الى الكتاب ومات سنة اثنى عشرة وخمس مائة في شهر شعبان قال الجامع ذكر ابن الاثير في الكامل وفاته في حوادث سنة اثنى عشرة وقال انه من احفاد جابر بن عبد الله وكان من اعيان الحنفية حافظا للمذهب انتهى وفي الانساب ابو الفضل بكر بن محمد بن علي بن الفضل بن الحسن بن احمد بن ابراهيم بن اسحق بن عثمان بن جعفر بن عبد الله بن جعفر بن جابر بن عبد الله الانصاري الزرنجري امام عارف بمذهب ابي حنيفة مرجوع اليه في الفتاوى والوقائع عمر العمر الطويل حتى انتشر عنه العلم وحدث بالكثير والى شمس الائمة ابي محمد عبد العزيز بن محمد الحلواني وابا سهل احمد بن علي الابيوردي وابا حفص عمر بن منصور الحافظ وابا مسعود احمد بن محمد بن عبد الله البجلي الحافظ وابا القاسم ميمون بن علي بن ميمون الميموني وابا عبد الله ابراهيم بن علي الدبري وابا يعقوب يوسف بن منصور الحافظ وابا عمرو محمد بن عبد العزيز القطربي وغيرهم وتفرد في وقته بالرواية عن اكثر من ذكرنا وروى لنا ابو جعفر احمد بن محمد بن احمد بن جعفر بلخ وابو عبد الله محمد بن يعقوب الكاساني بشرس وابو الفضل محمد بن علي بسمرقند وابو محمد عبد الحليم بن محمد بخارا وكانت ولادته سنة ثمان وستين وخمس مائة ومات صبيحة يوم الخميس التاسع عشر من ربيع الاول وشعبان سنة بخارا ودفن ببلاباذ وزرت قبره انتهى وسياتي ذكر ابيه في الميم وهناك يضبط لفظ الزرنجري وذكر ابنه في العين ابو بكر بن حامد بن عمران ابي حفص الكبير له كتاب الزيادات ابو بكر بن مسعود بن احمد علاء الدين بن ملك العلماء الكاساني صاحب البدائع شرح تحفة الفقهاء اخذ العلم عن علاء الدين محمد السمرقندي صاحب التحفة عن محمد بن الفضل البخاري عن ابي اليسر بزدوي وعن ابي المعين ميمون المكحولي وعن مجد الائمة السرخسي وكتاب السلطان المبين في اصول الدين وتفقه عليه ابنه محمد واحمد بن محمود الغزنوي صاحب تجريد العقود توفي بحلب سنة سبع وثمانين وخمس مائة ودفن بظاهر حلب عند قبر زوجته فاطمة بنت صاحب التحفة العلامة والدعاء عند قبرها مستجاب قال الجامع قال حاجي القاري انه صنف البدائع الكتاب الجليل

والسلطان المبين قتيل سماه المستعين بالله ومن شعره سبقت العالمين الى المعالي بصائب فكرة علوية * وطاح بحكمتي نور الهدى وفي ايامي بالفضلاء سعادة * يريد الحاسدون ليطفئوه ويابى الله الا ان تتمه * وتفقه على محمد بن احمد السمرقندي وقرأ عليه معظم تصانيفه وزوجه ابنته فاطمة وقيل ان بسبب تزوجها منه كانت من احسن النساء وكانت حفظت التحفة بها وطلبها جماعة من ملوك بلاد الروم ولما صنف صاحب البدائع وهو شرح التحفة وعرضه على شيخه ازداد به فرحا وزوجه ابنته وجعل مهرها ذلك فتعالوا في عصر شرح تحفة وتزوج ابنته وارسل صاحب البدائع رسولا من بلخ الى روم الى نور الدين محمود صاحب كان قبل ذلك قدم الرضي السرخسي صاحب المحيط بحلب فوالاه نور الدين المحلاوية واتفق عرا فوالاه نور الدين المحلاوية فتلقاه الفقهاء بالقبول وقال ابن العديم سمعت ضياء الدين الحنفي قال حضرت الكاساني عند موته فشرع في قراءة سورة ابراهيم حتى بلغ قوله تعالى يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فخرجت روحه عند ذكر هذه الجملة لتحقيق بظاهر جلية الدعاء عند قبرها مستجاب ويعرف عند الزوار في حلب بقبر المرأة وزوجها انتهى قلت الاشعار التي نسبها اليه قد نسبها حسن حلبي في حواشي التلويح الى الحكيم عمر الخيام والله اعلم ونسبة الى الكاساني بالكاف ثم الالف ثم السين المهملة ثم الالف ثم النون بلدة وراء الشاش ذكره السمعاني وقد يقال في نسبته الكاشاني بالمعجمة بدل المهملة وفي مشتبه النسبة الذهبي كاسان بلد كبير بتركستان خلف سيحون الها يقولون كاسان وكانت من محاسن الدنيا خربت باستيلاء الترك عليها وممن انتهى العلامة علاء الدين الكاساني من ائمة الحنفية بدمشق ايام الملك نور الدين انتهى بكير نجم الدين التركي الناصري مولى الامام الناصر كان فقيها عارفا بالمذهب في الفقه اخذ عن عبد الرحمن بن شجاع وشرح الهادي وهو مختصر في الفقه وشرح عقيدة الطحاوي سماه بالمنور للامع البرهان اسامع وفرغ منه ببغداد سنة ثنتين وخمسين وست مائة * حرف الجيم * جابر بن محمد بن عبد العزيز بن يوسف ابو عبد الله فخر الدين الخوارزمي الكاتبي نسبة الى كاتب من مدائن خوارزم عالم مخترع محقق في المعقول والمنقول اخذ عن الخاوي في الحكام بن ابي المفاخر سمع من الرياطي وحدث وافتى مات بالقاهرة سنة سبع وستين وسبع مائة وقوله سنة سبع وستين وست مائة * جعفر بن محمد بن المعز بن محمد بن المستعين بن المعتصم ابو العباس المستغفري النسفي كان فقيها فاضلا محدثا صالحا وقد جمع الجموع وصنف التصانيف لكن بما وراء النهر في عصر من بحري بحراه في التصنيف وفهم الحديث اخذ عن القاضي ابي علي الحسين النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السمرقندي وولد سنة اثنتين وثمانين ومائتين وتوفي سنة اربع وثلثين وثلثمائة قال الجامع ذكر اسماء المستغفري بضم الميم وسكون المهملة وفتح التاء المنقوطة باثنتين من فوق وسكون الغين المعجمة وكسر الفاء وفي آخرها راء هذه النسبة الى المستغفر اسم لبعض اجداد المنتسب اليه وهو ابو علي محمد بن المعز بن محمد بن المستغفر بن الفتح بن ادريس من اهل نسف كانت ولادته في سنة ثمان عشرة وثلثمائة ووفاته في الربيع الآخر سنة اربع وسبعين وثلثمائة وابنه ابو العباس جعفر بن محمد المستغفري خطب نسف كان فقيها فاضلا محدثا مكثرا صدوقا جمع الى فهم معرفة واتقان سمع الجموع وصنف التصانيف وحسن فيها وكان قد رحل الى خراسان واقام بمرو خمس سنة واكثر عن ابي علي زاهر بن احمد السرخسي وسمع بنسف اسهل بن هارون بن احمد الاستراباذي وابا محمد الرازي وبخارا ابا عبد الله محمد بن احمد بخارا الحافظ وبمرو ابا الهيثم محمد بن جماعة كثيرة سواهم وروى عنه جدي الاعلى القاضي ابو منصور محمد بن عبد الجبار السمعاني وابو محمد الحسن بن احمد قندي وابو علي الحسن بن عبد الملك وجمع كثير لا يحصون قدم بلخ وما وراء النهر في عصر من بحري بحراه في الجمع والتصنيف وفهم الحديث وكانت ولادته سنة ٣٥٣ ووفاته سنة ٤٣٢ انتهى ثم قال وابنه ابو ذر محمد بن جعفر المستغفري كان خطيب نسف وقال الخطابة بعد ابيه وابنه ابو سعيد وجماعة من الشيوخ وكان من اهل العلم ذكره ابو محمد عبد العزيز بن محمد النخشبي في معجم شيوخه وقال ابو ذر المستغفري سمع شيخنا ابا العباس سمع ابا الفضل يعقوب بن اسحق الاسفرائيني وابا محمد عبد الملك بن حمدان بن ابي هاشم بن رافع انتهى ابو جعفر الاستروشني الفقيه على ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السمرقندي عن ابي عبد الله ابي حفص الصغير عن ابيه ابي حفص الكبير عن محمد واخذ ايضا عن ابي بكر الجصاص الرازي عن ابي الحسن الكرخي عن ابي سعيد البردعي عن نصير بن موسى عن محمد وتفقه عليه القاضي عبيد الله ابو يزيد الدبوسي صاحب الاسرار قال الجامع الاستروشني نسبة الى اسروشنة بضم الالف وسكون السين المهملة وضم الراء المهملة وسكون الواو وفتح الشين المعجمة في آخره نون بلدة كبيرة وراء سمرقند دون سيحون وقد يزاد فيه التاء فيقال الاستروشتي والصحيح بالاولى قال السمعاني جلال الدين بن شمس الدين الخوارزمي الكرباني كان عالما فاضلا تضرب به الامثال انتهى اليه الرحال عند عن حسام الدين الحسن السغناقي صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن محمد النجاري عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري عن صاحب الهداية واخذ ايضا عن عبد العزيز النجاري صاحب كشف البزدوي عن حافظ الدين الكبير وعن عنه ناصر الدين محمد بن شهاب بن يوسف والد الحافظ الدين محمد البزازي صاحب الفتاوى البزازية وطاهر بن سلام بن قاسم الخوارزمي الشهير بسعد عند بوش صاحب جواهر الفقه ومحمد الاوكي بن برهان الدين علي بن عماد الدين بن جلال الدين محمد بن بن الدين عبد الرحيم بن عماد الدين بن صاحب الهداية علي بن ابي بكر المرغيناني ووقع لسيد جلال الدين شرح على الهداية سماه الكفاية وهي المشهورة بابدي الناس قال الجامع وقد اختلفت عبارتهم في مولف الكفاية شرح الهداية المتداولة بين الناس فمنهم من حسن بن عمار الشرنبلالي في بعض رسائله الى تاج الشريعة وهو غلط فان نهاية الكفاية غير الكفاية المتداولة كما افصح عنه صاحب كشف الظنون حيث قال عند ذكر شروح الهداية وشرح تاج الشريعة عمر بن محمد الاول عبد الله البخولي الحنفي سماه نهاية الكفاية في دراية الهداية اوله الحمد لله الذي من علينا بفتح قريب هو المحمود جعل نهاية الخ قال في آخر كتاب الايمان اتم تحريره كتاب الايمان ابو عبد الله عمر بن

بن سعيد كذب على ابن جريج وكذا كذبه ابو داود وقال كذاب غير ثقة وقال ابن المديني لا يكتب حديثه وقال ابو حاتم ليس بثقة ولا مامون وقال الدارقطني ضعيف متروك وقال البوصيري
سمعت الشافعي يقول قال لي الفضل بن الربيع اشتهي مناظرتك مع الحسن اللؤلؤي فقلت ليس هناك فقال اشتهي ذلك قال فصنفا واحدا بعد الآخر فقال لي اقبول في رجل حلف
لحصنته في الصلوة وقال لطلحت صلاته قال وطهارته قال بجا لها فقال لي قذف المحصنات اسير من الضحك في الصلوة قال فقد اللؤلؤي نعليه وقام فقلت للفضل قد قلت لك انه
ليس بناك انتهى قلت هذا الذي سأل عن الحسن بن زياد قد سلك غيره مسلك القياس على انتقاض الوضوء بالقهقهة في الصلوة عندنا انما ثبت بالحديث فقد وردت فيه احاديث
مرسلة ومسندة بطرق يتقوى بعضها ببعض كما بسطته في رسالتي المسبوطة بنقض الوضوء بالقهقهة ولعل الحسن لم تحضره في ذلك الوقت تلك الاحاديث او لا اجاب
وفي طبقات القاري قد عد الحسن بن زياد ممن جاد بهذه الامة وعدها على رأس مائتين كذا في مختصر غرب احاديث الكتب الستة لابن الاثير وقد مر انها من الولاة المامون بن
الرشيد ومن الفقهاء الشافعي ومن اصحاب مالك شهاب بن عبد العزيز الحسن بن عبد الصمد السامري قرأ على المولى خسرو محمد بن فرامرز صاحب الدرر وغيره وصار مدرسا بحدرس
بالمدارس الثمان بقسطنطينية ثم معلما للسلطان محمد خان ثم قاضيا بالحوش على المقدمات الاربع وحواش على حاشية شرح المختصر للسيد مات سنة ١٠٨٠ احدى وثمانين وثمان مائة قال المحامي
نسبة الى ماسون مدينة ببلاد الروم ساحلية ذكره احمد بن يوسف الدمشقي في اعيان القرن الحادي عشر وآثار الاول وارخ صاحب الشقائق وفاته بالشام وصفه بادكان مرضي السيرة محمود الطريقة سليم
الطبع متقشفا حالة خط حسن وقد طالعت حواشيه على حاشية شرح المختصر الحسن بن علي بن حجاج بن علي حسام الدين السفناقي نسبة الى سفناق بكسر السين المهملة وسكون الفاء المعجمة ثم نون
بعدها الف بعدها قاف بلدة في تركستان تفقه على حافظ الدين الكبير محمد بن محمد بن نصر البخاري وفوض اليه الفتوى وهو شاب تفقه ايضا على فخر الدين محمد بن محمد بن الياس الماغي
وشرح الهداية وسماه النهاية فرغ عنه في الربيع الاول سنة سبع مائة ومن مصنفاته شرح التمهيدي قواعد التوحيد لابي المعين ميمون بن محمد النسفي المكحولي الكافي شرح اصول البزدوي
وكان فقيها اديبا نحويا اخذ النحو عن النجراني وغيره ودخل بغداد ودرس بها بمشهد الامام ابي حنيفة ثم توجه الى دمشق حاجا فدخلها سنة عشر وسبع مائة واجتمع بقاضي
القضاة ناصر الدين محمد بن عمر بن العديم واجازه جميع مروياته ومسموعاته وممن تفقه عليه قوام الدين محمد بن محمد بن احمد الكاكي صاحب معراج الدراية شرح الهداية والسيد علاء الدين
الكرلاني صاحب الكفاية قال السجامي مع ذكر صاحب كشف الظنون عند ذكر تمهيد المكحولي ان اسم حسين بن علي يعني مصغرا وانه توفي سنة وذكر عند ذكر الهداية انه تلميذ صاحب
الهداية وذكره السيوطي ايضا في بغية الوعاة في من اسمه حسين وقال كان عالما فقيها نحويا جدليا اخذ عن عبد الجليل بن عبد الكريم قال في الدرر هو اول من شرح الهداية وله
شرح المفصل ذكر في اوله انه قرأه على حافظ الدين البخاري سنة ست وسبعين وستمائة انتهى وكذا سماه صاحب مدينة العلوم حيث قال ومن شرح الهداية النهاية لحسام الدين
الحسين بن علي بن حجاج بن علي السغناقي قدم حلب وصنف الكافي شرح البزدوي وقدم دمشق سنة وشرح منتخب الاسبيكثي وشرح التمهيد في اصول الدين وتوفي في حدود سنة احدى
او اربع عشرة وسبع مائة حلب وله تصنيف في الصرف سماه النجاح انتهى قلت وقد طالعت من تصانيفه النهاية وهو البسط شروح الهداية واجتمعها قد حوى على مسائل كثيرة وفروع
لطيفة الحسن بن علي بن ظهير الدين الكبير بن عبد العزيز المرغيناني الملقب بنظير الدين ابو المحاسن تفقه على برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه وعلى الامام محمود الاوزجندي
وزكي الدين الخطيب مسعود بن الحسن الكشاني وهم تفقهوا على شمس الائمة السرخسي عن الحلواني وتفقه عليه ابن اخته اختيار الدين طاهر صاحب الخلاصة وهو آخر المتفقهين عليه وظهير الدين
محمد بن احمد صاحب الفتاوى الظهيرية وفخر الدين الحسن بن منصور الاوزجندي وكان فقيها محدثا نشر العلم الا تصنيفا وصنف كتاب الاقضية والشروط والفتاوى والفوائد
وغير ذلك قال السجامي يأتي ذكر ابيه وجده وعمه محمود الاوزجندي وابن ابن عمه قاضيخان حسن بن منصور بن محمود وابن اخته طاهر صاحب خلاصة الفتاوى ان شاء الله تعالى
والمرغيناني نسبة الى مرغينان بفتح الميم وسكون الراء المهملة وكسر الغين المعجمة وسكون الياء بعدها نون ثم الف بعدها نون بلدة من بلاد فرغانة ذكره السمعاني الحسن بن فخر الاسلام
علي بن محمد القاضي ابو ثابت البزدوي ولد بسمرقند وتملمات ابوه حملة عمه صدر الاسلام ابو اليسر محمد بن محمد الى بخارا وبها وتملمات ابن عمه ابو المعالي القاضي الصدر احد ولاة
القضاء بخارا ولقي على ذلك مدة ثم انصرف الى بزدو وسكنها مدة اخذ عن عمه ومات عشية سبع وخمسين وخمس مائة وكانت ولادته سنة ست وستين واربع مائة الحسن بن محمد
بن الحسن بن حميد الصاغاني كان فقيها محدثا لغويا اديبا مشاركا تاما في جميع العلوم ولد سنة سبع وسبعين وخمس مائة واخذ عن والده ثم رحل الى بغداد سنة خمس عشرة وست
مائة واقام بها مدة وكان كتاب الشوارد في اللغة وكتاب الافتعال كتاب العروض ومشارق الانوار في الحديث ومصباح الدجى في الحديث وشرح صحيح البخاري ودرة الصحابة والعباب
في اللغة وغيره مات سنة خمسين وست مائة ببغداد ونقل جسده حسب وصيته الى مكة قال السجامي ذكره السيوطي في بغية الوعاة وقال الحسن بن محمد بن الحسن بن حميد بن علي
العدوي العمري الامام رضي الدين ابو الفضائل الصغاني بفتح الصاد المهملة وتخفيف الغين المعجمة ويقال الصاغاني الحنفي حامل لواء اللغة في زمانه قال الذهبي ولد بمدينة لاهور سنة
ونشأ بغزنة ودخل بغداد سنة وتوجه منها الى الرياسة الشرقية الى صاغان ثم رجع ودخل اليمن ثم عاد الى بغداد ثم الى الهند ثم الى بغداد وكان اليه المنتهى في اللغة وله من التصانيف مجمع البحرين

في اللغة وتكملة الصحاح والعباب وصل فيه الى فصل بكم حتى قيل ان الصغاني الذي وعاء العلوم والحكم وكان قصاري امره ان انتهى الى بكم والنوادر في اللغة والتراكيب
واسماء الغارة واسماء الاسد واسماء الارنب وشارق الانوار في الحديث وشرح البخاري ودر السحابة في وفيات الصحابة والعروض وشرح ابيات المفصل وتبيين الصديقين وغير ذلك
قال الادريسي وكان يعد من اولياء الله في وقته فكان يتردد ذلك اليوم فحضر ذلك اليوم وهو معافى فعد الصحابة فعاما شكا وفاتاه خلقيني شخص اعرفي بصورة فجاءه وذلك شكله فسمه
وسبعمائة انتهى قلت ومن تصانيفه رسالتان جمع فيهما الاحاديث الموضوعة واورد فيها كثيرا من الاحاديث الغير الموضوعة فحدا ذلك من المشددين كابن الجوزي وما حذا حذوه
وغيرهما من المحدثين قال السخاوي في فتح المغيث شرح الفية الحديث ذكر ابي الصغاني فيها احاديث من الشهاب للقضاعي وغيرها كابن عيينة ابن دعان ابو نعيم
بن ابي طالب وخطبة الوداع واحاديث ابي هريرة الاشج ليعقوب ونعيم بن سالم ودينار وسمعان وفيها الكثير الصالح من الصحيح والحسن وما فيه ضعف يسير انتهى وقد ذكرت جماعة من المحدثين
الذين لهم تشدد في باب الجرح وتساهل في الحكم بالوضع في رسالتي الاجوبة الفاضلة للاسئلة العشرة الكاملة فلتطالع ونسبته الصاغاني الى صاغان قصبة بمرو لقال لما جاء الصاغاني
فصحف وقد يقال الصغاني ذكره السمعاني الحسن جلبي بن محمد شاه بن شمس الدين صاحب فصول البدائع محمد بن حمزة الفناري كان عالما فاضلا جامعا محققا مدققا صحيحا بصيرا
بالمعاني والبيان والمتفاعلي الفروع والاصول تفسير القرآن صالحا متدينا كان مدرسا بالمدرسة الحليمية بادرنة وكان ابن عمه علي الفناري قاضيا بالعسكر في ايام السلطان
محمد خان فقال له استاذن من السلطان الى اذهب الى مصر للاخذ عن الشيخ في النحو على رجل مغربي سمعته يعرف ذلك الكتاب غاية المعرفة فعرضه على السلطان فاذن فلما قدم كان السلطان
لا يحبه لاجل انه صنف حواشي التلويح باسم السلطان بايزيد خان في حياة والده محمد خان قد شغل بمصر وقرأ المغني وقرأ صحيح البخاري على بعض تلامذة ابن حجر العسقلاني ثم خرج
الى الروم فاعطاه محمد خان مدرسة ازنيق ثم احدى المدارس الثمان ثم بروسا في سلطنة بايزيد خان فمن تصانيفه حواشي التلويح وحواشي شرح تلخيص المعاني والمطول وحواشي
شرح المواقف قال الجامع قد طالعت حواشيه للتلويح وحواشيه للمطول وحواشيه لشرح المواقف وحواشيه لتفسير البيضاوي وغير ذلك وكلها حاوية من تحقيقات نيشط لسماعها
الآذان من تدقيقات يعرب بالاطلاع عليها الكسلان وسيأتي ذكر جده محمد بن حمزة الفناري ووالده محمد شاه وعمه يوسف باشا وابن عمه علي بن يوسف وابني ابن عمه محمد شاه بن
علي ومحمد بن عيسى وقد ذكره شمس الدين السخاوي في الضوء اللامع في اعيان القرن التاسع وقال حسن جلبي معناه سيدي بن ملا شمس الدين بن محمد شاه بن محمد بن حمزة
الرومي يعرف كسلفه بالفناري وهو لقب لجده ابي ابيه لانه في اثناء القرن المتقدم على ملك الروم ابدى له فنارا فكان اذا سئل عنه يقول ابن الفناري فعرف بذلك قال وحسن شاه بعين و ٣٠
خان بالروم بلاد الروم ونشأ بها واشتغل على ملا فخر الدين الملاطوسي وملا خسرو حتى برع في الكلام والمعاني والعربية والمعقول واصول العقه وجعل انتفاعه بابنه وعمل حاشية ضخمة
على شرح المواقف واخرى على المطول كبرى وصغرى واخرى على التلويح وغير ذلك وقد قدم الشام سنة سبعين فحج مع الركب الشامي وورد القاهرة قريبا من ثمانين ولما
قدم هناك اخبرني ابن السيوطي استعار حاشيته على المطول زعم انه كتب عليها حواشي واوقفه هو على كراريس كتبها على البيضاوي فرده اعاجلا مصرا على عدم رضائها
وبادر يطلب حاشيته غير ملتفت لما زعم ابها الا بشارات بلاده في الجهاد الاخرى الى سنة ست وثمانين وثمان مائة انتهى حسن بن منصور بن محمود فخر الدين قاضيخان الاوزجندي
الفرغاني كان اماما كبيرا وبحرا عميقا غواصا في المعاني الدقيقة مجتهدا اضافته اخذ عن ظهير الدين الحسن بن علي المرغيناني عن برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه وعن محمود
بن عبد العزيز الاوزجندي جد قاضيخان وبها اخذ عن السرخسي عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن ابي بكر بن الفضل عن الاستاذ السندموني عن ابي حفص عن ابيه عن محمد وله الفتاوى
المشهورة المتداولة والواقعات والامالي والمحاضر وشرح الزيادات وشرح الجامع الصغير وشرح ادب القضاء للخصاف وغير ذلك توفي ليلة الاثنين سنة اثنتين وتسعين وخمس مائة
وعده المولى العلامة احمد بن كمال باشا من طبقة الاجتهاد في المسائل وتفقه عليه جمال الدين ابو الحامد محمود الحصيري وشمس الائمة محمد الكردري وتاج الدين يوسف الحاوي وغيرهم
قال الجامع انتفعت بفتاواه وهي في اربعة اسفار معتمدة عند اجلة الفقهاء حتى قال قاسم بن قطلوبغا في تصحيح القدوري التصحيح قاضيخان مقدم على تصحيح غيره لانه فقيه النفس
وفي مدينة العلوم الامام فخر الدين ابو المفاخر وابو المحاسن الحسن بن منصور الاوزجندي الفرغاني المشهور بقاضيخان واوزجند مدينة بسواحي سيحان بقرب فرغانة تفقه على ابي اسحق
بن ابراهيم بن اسمعيل بن ابي نصر وعلى برهان الدين المرغيناني وغيرهما مات في ليلة النصف من رمضان سنة اثنتين وتسعين وخمس مائة الحسن بن نصير بن ابراهيم بن يعقوب الحاكم الكشي نسبة الى كش بفتح الكاف
وتشديد الشين المعجمة ثم نون قرية على ثلث فراسخ من خجي جهان ولد فيها سنة تسعين واربعمائة واخذ الفقه عن ابي المعالي مسعود بن الحسين الخطيب الكشاني صاحب المختصر
المسعودي وكان عالما فاضلا ذا قوة تامة في العلم الحسن القاضي الماتريدي كان فقيها السيد ابي الضياء محمد بن احمد بن حمزة وتفقه على السندي وانتهت اليه رياسة الحنفية في زمانهم
ابو الحسن الاستغفني كان من اجل اصحاب ابي منصور محمد الماتريدي ومن كبار مشايخ سمرقند له كتاب ارشاد المهتدي وكتاب الزوائد والفوائد وكتاب في الخلاف قال الجامع
اسمه علي بن سعيد كما في الانساب للاستغفني نسبة الى استغفن بضم الراء المهملة وسكون السين المهملة وضم التاء المثناة الفوقية وسكون الغين المعجمة وفتح الفاء في آخره نون قرية

من قرى سمرقند منها ابو الحسن علي بن سعيد الرستغفني انتهى وفي طبقات القاري علي بن سعيد الرستغفني من كبار مشايخ سمرقند آل كتاب شاد المتدي وكتاب ابو حفص
والفوائد في انواع العلوم وهو من اصحاب الماتريدي الكبار انتهى الحسين بن حاج سراج الدين التبريزي كان صالحا مشتغلا يعرف وقناعة في العلم والعبادة قد طالع
كثيرا من الكتب وصحبا اعطاه السلطان محمد خان احدى المدارس الثمان ويحكى انه خرج من قسطنطينية للجهاد والعلماء سعوه الطبول تضرب غلوه فقال البعض العلماء الحكمة
في امر المؤمنين بالايمان في قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا آمنوا بالله ورسوله فقال السلطان يا ايها الفقيه محمد فقال يجيب عنا الطبول فقال السلطان ما هو فقال هم سمعوا
بقوله تعالى آمنوا ودعوا على الايمان فاعجب السلطان هذا الكلام واستحسنه قال الجامع نسبة الى تبريز بكسر التاء وسكون الباء بعدها راء مكسورة بعدها ياء بعدها زاء معجمة بلدة من بلاد
آذربيجان هكذا ذكره السمعاني والمشهور فتح التاء الحسين بن خضر القاضي ابو علي النسفي تفقه على ابي بكر محمد بن الفضل واخذ عنه وعن عبد الله الاستاذ السندوني وعن ابي عبد الله
عن ابيه عن محمد واخذ عنه شمس الائمة عبد العزيز الحلواني وجعفر بن محمد النسفي وله الفوائد والفتاوى وكان امام عصره مات سنة ٤٦٨ اربع وستين واربعمائة قال الجامع ذكره السمعاني
عند ذكر الفشيدي بفتح الفاء وكسر الشين المعجمة وسكون الياء التحتانية المثناة وفتح الدال المهملة وسكون الياء المثناة التحتية بعدها راء في اخرها جيم نسبة الى فشيدرج وقال
منها ابو علي الحسين بن خضر بن محمد بن يوسف الفقيه الفشيدرجي كان من فشيدرجه من سكنى بخارا استقضي بعد موت ابي جعفر الاسروشني وكان امام عصره بلا مدافعة واقام ببغداد
مدة وتفقه بها وتعلم وناظر الخصوم وله قصة في مسألة توريث الانبياء مع المرتضى مقدم الشيعة في قوله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة فان ابا علي تمسك بهذا الحديث
فاعترض عليه المرتضى وقال كيف تقول الاعراب صدقة بالرفع والنصب فان قلت الرفع فليس كذلك وان قلت بالنصب فهو صحيح فقال ابو علي في ماذهبت اليه ابطال فائدة
الحديث فان احدا لا يخفى عليه ان الانسان اذا مات يرثه قريبه واقرب الناس اليه ولا يكون صدقة ولا يقع فيه الاشكال سمع ابو علي بخارا ابا بكر محمد بن الفضل الامام وابا عمرو محمد
بن محمد بن حمابر وابا سعيد بن الخليل بن احمد السنجري وببغداد ابا الفضل عبيد الله بن عبد الرحمن الزهري وابا الحسن علي بن عمر بن محمد وبالكوفة ابا عبد الله محمد بن عبد الله
ابن الحسين المروزي وبمكة ابا الحسن احمد بن ابراهيم وبهمدان ابا بكر احمد بن علي بن بال الامام وبالري ابا القاسم جعفر بن عبد الله بن يعقوب البالراني وبمرو ابا علي محمد بن عمر المروزي
وطبقتهم وروى عنه جماعة كثيرة وظهر له اصحاب تلامذة واخذوا عنه العلم وآخر من حدث عنه ابو الحسن علي بن محمد البخاري ومات لما قارب الثمانين بخارا في يوم الثلاثاء الثالث
والعشرين من شعبان سنة ٤٦٨ اربع وستين واربعمائة وزرت قبره غير مرة بمقبرة بكلاباذ انتهى وذكر السمعاني ايضا ان النسفي نسبة الى نسف بفتح النون وسين المهملة من بلاد ما وراء النهر الحسين
بن سليمان بن فزارة شهاب الدين الكفرتي الدمشقي ولد سنة ٦٩٥ خمس وتسعين وستمائة في آخر ربيع الآخر وسمع من ابن عبد الدائم ومات سنة ٧٧٩ تسع وسبعين وسبعمائة ذكره الذهبي في طبقات القراء
قال الجامع ذكر السمعاني ان الكفرتي بفتح الكاف والفاء وسكون الراء المهملة وفي الآخر تاء مثناة من فوق هذه النسبة الى كفرتة قرية من قرى الشام فلعل صاحب الترجمة
منها وذكر الحافظ ابن حجر في المجمع الموسس ابن ابنه بقوله عبد الرحمن بن يوسف بن احمد بن الحسين بن سليمان بن فزارة بن بدر بن محمد بن يوسف الكفرتي الحنفي
القاضي زين الدين ابو هريرة من بيت القضاء وكان هو وابوه واخوه ولد سنة ٧٠٠ وسمع وقرأت عليه شيئا انتهى وذكره السخاوي في الضوء لامع وقال مات سنة ٧٧٩ تسع
وثمانين وسبعمائة الحسين بن علي بن جعفر ابو عبد الله القاضي الصيمري نسبة الى صيمر بكسر الصاد وقد تفتح مهملة مدينة من بلاد الجبل فوق دستان ونهر بالبصرة عليه قرى قيل هو من التابعين
كان من كبار الفقهاء اخذ عن ابي نصر محمد بن سهل بن ابراهيم وعن ابي بكر محمد الخوارزمي عن ابي بكر الحصاص الرازي عن ابي الحسن الكرخي عن ابي سعيد البردعي عن موسى بن نصر
الرازي عن محمد واخذ عنه قاضي القضاة ابو عبد الله محمد بن علي بن محمد بن الحسين الامغاني وابو الحسن علي بن الحسين الصندلي الانيسابوري وكان ضخم في اخبار ابي
حنيفة واصحابه نقلنا عنه كثيرا في كتابنا هذا مات سنة ٤٣٦ ست وثلثين واربعمائة وولد سنة ٣٥١ احدى وخمسين وثلثمائة قال الجامع ساق السمعاني نسبه هكذا الحسين بن علي
بن محمد بن جعفر الصيمري وقال احد الفقهاء من اصحاب ابي حنيفة وكان حسن العبارة جيد التفريع قاضي مدائن وغيره وحدث عن ابي بكر محمد بن احمد الجرجاني وروى عنه ابو بكر احمد بن
علي الخطيب وقال كان صدوقا وافر العقل جميل المعاشرة وتوفي في الحادي والعشرين من شوال سنة ٤٣٦ بغداد انتهى وكذا ذكر ابن الاثير الحسين بن علي بن محمد الصيمري
وهو شيخ اصحاب ابي حنيفة في زمانه انتهى الحسين بن علي ابو القاسم عماد الدين الاشي نسبة الى الاش باللام والالف وميم مكسورة وشين معجمة قرية من قرى فرغانة امام فاضل
ثقة ورع آمر بالمعروف وناه عن المنكر قوال بالحق لا يخاف في الله لومة لائم سمع من ابي بكر محمد بن الحسن بن منصور النسفي واخذ العلم عنه عن شمس الائمة الحلواني عن ابي علي النسفي
عن ابي بكر محمد بن الفضل عن السندوني عن ابي عبد الله عن ابيه عن محمد وحكى انه قدم بغداد سنة ٤٦٥ خمس وستين وخمسمائة في رسالة من جهة خاقان ملك ما وراء النهر الى
دار الخلافة فقيل لو حجبت وزجرت فقال لا جعل الحجبة سبيلا الى المواصلات والفتاوى الحسين بن علي ابو عبد الله البصري المعتزلي قال الصيمري لم يبلغ احد مبلغه في تعظيم
اعني الفقه والكلام اخذ عن ابي الحسن عبيد الله الكرخي عن البردعي عن البصير بن يحيى عن محمد ومات سنة ٣٩٩ تسع وتسعين وثلثمائة الحسين بن محمد نجم الدين البارعي بفتح الباء

٣١

وكسر الراء المهملة ملقب بن برع في العلوم كان اماما فقيها انتفقه على علاء الدين سديد بن محمد الحناطي وتوفي بجرجانية خوارزم في شعبان سنة ٦٣٦ ست وخمسين وستمائة

قال الجامع ويأتي ذكر ولده نظام الدين محمد بن الحسين انشاء الله تعالى **حفص بن غياث** بن طلق بن عمر النخعي الكوفي اخذ الفقه عن ابي حنيفة وتتلمذ ابا يوسف والثوري وعنه احمد بن حنبل ويحيى بن معين وعلي بن المديني وعامة الكوفيين ولاه الرشيد قضاء بغداد بالشرقية وعدل في حكمه توفي سنة ١٩٤ اربع وتسعين ومائة وعن ابن ابي شيبة انه ولي قضاء الكوفة ثلث عشرة سنة وقضاء بغداد سنتين **قال الجامع** وصفه الذهبي في ميزان الاعتدال بالامام الاوحد الثقات وقال روى عن عاصم الاحول وهشام بن عروة وطبقتهما وعنه احمد واسحق وثقه ابن معين والعجلي وقال يعقوب بن شيبة ثقة ثبت انتهى **وفي** انساب السمعاني بعد ذكر ان النخعي نسبة الى النخع بفتح النون والخاء المعجمة آخره عين مهملة قبيلة من العرب نزلت الكوفة ابو عمر وحفص بن غياث بن طلق بن معاوية النخعي قاضي الكوفة يروي عن اسمعيل بن ابي خالد والاعمش وروى عنه ابنه عمر بن حفص واهل العراق مات سنة ثمان وتسعين ومائة انتهى **ابو حفص** السغدي كان شيخا كبيرا زاهدا متورعا معتمدا سمع سنة شيخ الزند ويستي **الحكم بن عبد الله** بن سلمة بن عبد الرحمن القاضي ابو مطيع البلخي راوي الفقه الاكبر عن ابي حنيفة وروى عن عون وهشام وحسان ومالك بن انس وغيرهم وروى عنه احمد بن منيع وخلاد بن اسلم وجماعة وتفقه باهل بلاد ما وراء النهر وكان بصيرا علامة كبيرا وتوفي آخر ذي الحجة انه كان يقول بقرنية التسبيح ثلث مرات في الركوع والسجود **قال الجامع** ارخ وفاته الذهبي في العبر باخبار من غبر سنة ١٩٩ تسع وتسعين ومائة حيث قال فيها توفي ابو مطيع البلخي الفقيه صاحب ابي حنيفة وصاحب كتاب الفقه الاكبر وولي قضاء بلخ وحدث عن ابن عون وجماعة **قال** ابو داود وكان جهميا تركوا حديثه انتهى انه من كبار الماترين بالمعروف والناهين عن المنكر انتهى **وقال** في ميزان الاعتدال الحكم بن عبد الله ابو مطيع البلخي الفقيه صاحب ابي حنيفة عن ابن عون وهشام بن حسان وعنه احمد بن منيع وخلاد بن اسلم وجماعة تفقه باهل تلك الديار وكان بصيرا بالراي علامة كبيرا ولكنه داهى في جعل الاثر وكان ابن المبارك يعظمه ويجله لدينه وعلمه وقال ابن معين ليس بشيء وقال مرة ضعيف وقال ابن الجوزي في الضعفاء الحكم بن عبد الله ابو مطيع الخراساني القاضي يروي عن ابراهيم بن طهمان وابي حنيفة ومالك وقال احمد لا ينبغي ان يروى عنه بشيء وقال ابو داود تركوا حديثه وكان جهميا وقال ابن عدي عامة ما يرويه لا يتابع عليه وقال ابن حبان كان من رؤساء المرجئة ممن ينصر السنن وقال العقيلي انا عبد الله بن احمد سالت ابي عن ابي مطيع البلخي فقال لا ينبغي ان يروى عنه حكى عنه انه يقول الجنة والنار خلقتا فنفنيان وهذا كلام جهم مات سنة ١٩٩ تسع وتسعين ومائة انتهى **حماد بن ابراهيم** بن اسمعيل قوام الدين الصفار ابو المجاد البخاري كان ابوه وجده من بيت العلم والزهد وكانوا من كبار المشايخ وكان حماد يؤم الناس في الصلوة ويخطب بغيره على ما هو عادة اهل بخارا انه لا يصلي بهم الخطيب الا من هو عالم وولد ليلة العيد من ذي الحجة سنة ٦٣٦ ست وثلثين وستمائة واخذ العلم عن ابيه فصار شيخ الاسلام وامام الائمة احد عصره في العلوم الدينية اصولا وفروعا مجتهد زمانه واخذ عنه برهان الاسلام الزرنوجي مصنف تعليم المتعلم وافتخار الدين طاهر صاحب الخلاصة **حماد بن ابي حنيفة** تفقه على ابيه وافتى في زمانه وتفقه عليه ابنه اسمعيل قسم من طبقة ابي يوسف ومحمد والحسن بن زياد وكان الغالب عليه الورع والزهد واستقضي على الكوفة بعد القاسم بن معين الكوفي تلميذ ابي حنيفة **قال الجامع** نقل الذهبي في ميزان الاعتدال عن ابن عدي انه منعه من قبل حفظ حمزة القرماني قرأ على علماء عصره في بلاده ومهر في العلوم الشرعية وافتى عمره في التدريس والفتوى وصنف حواشي على تفسير البيضاوي وهي حواشي مقبولة مات سنة ٩٣٩ تسع وتسعين وثمان مائة **قال الجامع** ارخ صاحب كشف الظنون فاته سنة ٩٣٩ احدى وسبعين وثمان مائة حيث قال عند ذكر حواشي تفسير البيضاوي وحاشية العالم الفاضل نور الدين حمزة القرماني المتوفى سنة احدى وسبعين وثمان مائة وهي على الزهراوين سماها تفسير التفسير انتهى **حميد الدين** بن افضل الدين كان عالما فاضلا جامعا للعلوم الدينية والحقيقية قرأ على ابيه ثم وصل الى محمد بن اوحدان واجتهد وحصل الفنون وصار مدرسا بمدينة بروسا ثم باحدى المدارس الثمان ثم جعله السلطان محمد خان قاضيا بقسطنطينية وكان افاضل محمد بن مصطفى بن الحاج حسن وكان هو قاضيا بعد المولى القسطلاني وهو بعد خواجه زاده وهو بعد المولى خسرو وهو بعد خضر بيك وهو اول قاض بها من حين فتحها السلطان محمد خان وبات حميد الدين هو مفت بها سنة ٨٥٠ وثمان وخمسين وثمان مائة وله حواشي على شرح المطالع للاصفهاني وحواشي على حاشية السيد على شرح المختصر وحواشي على الهداية ومن تلامذته محي الدين چلپي الفناري وعبد الواسع بن خضر وحسام الدين حسين بن عبد الرحمن وغيرهم **حرف الخاء المعجمة** **خضر بيك** بن جلال الدين نشأ ببلدة سفري حصار من بلاد الروم وقرأ العلوم على والده وكان فاضلا بها ثم وصل الى عند المولى محمد بن اوحدان الشهير بالمولى يكان وبلغ عنده رتبة الكمال وهو اخذ عن شمس الدين محمد بن حمزة الفناري عن اكمل الدين البابرتي صاحب العناية عن قوام الدين محمد الكاكي صاحب معراج الدراية عن حسام الدين السغناقي صاحب النهاية وبلغ رتبة الكمال وصار من افراد الدهر فاق اقرانه في النظم والنثر وحصل العلوم العربية والفنون العجيبة حين كونه مدرسا بسفري حصار سنة سبع وثلثين وثمان مائة حتى حكى لي بعض اهل العلم ممن تجر في العلوم من بلاد العجم في اوائل جلوس محمد خان بن مراد خان فحضر مجلس السلطان واجتمع مع علماء الروم وجرى بينهم مسائل عن المباحث العربية فانقطع الكل عن البحث وعجزوا عن الجواب فاضطرب السلطان اضطرابا شديدا وحصل له العار فطلب بعد الاطلاع على

العلوم الغريبة فذكر عنده المولى خضر وكان شابا سنه فى عشر ثلثين وكان نزه على زى عسكر السلطان فاحضره فضحك العجمى مستحقرا الاقبال المولى خضر فاستنكف وورد الاستانة من علوم شتى فاجاب عنها فسأل المولى من سنة عشر فنالم يطلع عليها ذلك الزمان فانقطع وانحم فطرب ذلك السلطان طربا شديدا واثنى على المولى اثناء جميلا واعطاه مدرسة جدة بعد ان درس فى عدة مدارس وتلمذ عليه مصلح الدين الشهير بخواجه زاده وشمس الدين الشهير بخطيب زاده وخير الدين معلم السلطان محمد خان وغيرهم ولما فتح السلطان قسطنطينية جعله قاضيا بها وذلك سنة ثلث وستين وثمان مائة وله النظم المقلد الدر غيضا فى الكتب الضخام من علم الكلام وشروحه اعنى تلامذته شمس الدين احمد الخيالى

قال الجامع ارخ الخفاجى فى العنوان اللامع فى اعيان القرن التاسع وفاته سنة ستين حيث قال خضر بيك بن القاضى جلال الدين بن محمد الدين بن حاجى ابراهيم خير الدين الرومى الحنفى احد علماء الروم ومدرسيهم واعيانهم ولد فى مستهل سنة عشر وثمان مائة ونشأ فى مدينة بورسا وتفقه بالبرهان حيدر والفناري وبرع فى النحو والمعانى والبيان وصنف واجاد ومن تصانيفه حواشى على حاشية الكشاف للفناري وحاشية على العروض واخرى فى العقائد وقدم مكة سنة تسع وخمسين وثمان مائة وانتهى الخطاب بن ابى القاسم القرهصارى الحنفى اقرانه امام اهل بلاده محقق مدقق ولد فى بلدة قرهصار واخذ العلم عن علماء بلاده ثم ارتحل الى البلاد الشامية واخذ عن علمائها الحديث والفقه ثم رجع الى بلاده ودرس وافتى وشرح منظومة عمر النسفى فى الخلافيات وهو شرح نافع فرغ منه سنة سبع عشرة وسبع مائة ثم عاد الى بلاده وتوفى بها

قال الجامع ومنها الى قرهصار مدينة بالروم بينها وبين قسطنطينية عشر مراحل ذكره احمد بن يوسف الدمشقى فى اخبار الدول وآثار الاول خلف بن ايوب كان من اصحاب زفر وتفقه على ابى يوسف ثم كان من اصحاب محمد وصحب ابراهيم بن ادهم مدة واخذ عنه الزهد وعن البصرى اجمع علم خلف لكان فى وزنه علم على الرازى الا ان خلفا اظهر علمه لصلاحه وزهده مات سنة خمس وثمانين ومائتين قال الجامع قال الذهبى فى ميزان الاعتدال خلف بن ايوب العامرى البلخى ابو سعيد احد الفقهاء الاعلام عن سليم روى عن عوف وعمرو جماعة وعنه احمد وابو كريب وطبقتهم قال ابن حبان فى الثقات كان مرجيا غاليا وقال ابن معين ضعيف قلت كان فقيها عالما وقال احمد بن حنبل روى عن عوف وقيل انه كان يكتم كتاب العقيلى فى مناقب ابن القطان ثم تأملت كتاب العقيلى فوجدت سنده من قبل العقيلى واما احمد فقال عبد الله سألت ابى عنه فلم يعرفه وذكره فى جامع الترمذى حديث وبه خصلتان لا يجتمعان فى منافق حسن سمت وفقه فى الدين ثم قال الترمذى غريب لا نعرفه الا من حديث خلف لم ار احدا روى عنه غير ابى كريب ولا ادرى كيف هو مات سنة ٢٠٠ على الصحيح انتهى ملخصا خليفة بن سليمان بن خليفة ابو الربيع القرشى الخوارزمى مولدا الحلبى سنة ٦٥٥ ست وخمسين وخمس مائة وقرأ على علاء الدين ابى بكر الكاسانى صاحب البدائع ومات بحلب سنة ثمان وثلثين وستمائة كذا ذكره عبد القادر فى الجواهر المضية قال الجامع سماه القارى خلف بن سليمان وقال تفقه ببلاد العجم على جماعة منهم الصفى الاصفهانى صاحب الطريقة خليل الخجندرى المشتهر بين الناس بخجندر فى الشقائق النعمانية كان من طلبة علاء الدين الاسود وكان اول قاض من قضاة العسكر ومن سلم خليل باشا وزير السلطان مراد خان ومحمد خان خليل بن قاسم بن حاجى صفا خير الدين قال صاحب الشقائق ابن ابنه هو جدى لابى كان جده الاعلى اتى من العجم الى الروم فارا من فتنة چنگيز خان وكان صاحب الكرامات مستجاب الدعوات وتوطن فى نواحى قسطمونى وولد له ولده محمد وحصل شيئا من الفقاهة والعربية وولد له ولده احمد كان عارفا بالعربية والفقه وولد له ولده حاجى صفا كان فقيها عابدا صالحا وولد له ولده قاسم مات وهو شاب فى طلب العلم وولد له خليل قرأ فى بلاده مبادى العلوم ثم سافر فى دولة السلطان مراد خان وقرأ على اخى المولى خسرو وعلى فخر الدين العجمى ثم الى مدرسة بروسا ووصل الى يوسف بن شمس الدين محمد القارى المدرس بالمدرسة السلطانية ببروسا ثم وصل الى خدمة محمد بن سليمان وهو اشتهر عنده بالفضيلة وكان عارفا بالعلمى البلاغة والفقه والاصول والتفسير والحديث متشرعا متعبدا مواظبا على الدرس فى اكثر اوقاته مات فى شهر رمضان سنة تسع وتسعين وثمان مائة قال الجامع الذى رايته فى الشقائق انه توفى سنة تسع واربعين وثمان مائة خليل الشهير بخليلى كان حليما سجالا متواضعا كان مدرسا بعدة مدارس الى ان ولى بقسطنطينية ثم مدرسة ادرنة ثم اعطى قضاء عسكر بانا طولى ومات فى اوائل سلطنة سليم خان بن محمد خان فى اثناء العشرة والعشرين وتسع مائة

حرف الدال المهملة

داود بن رسلان شرف الدين المغربى مات بدمشق سنة ٦٣٩ تسع وثلثين وستمائة وكان فاضلا صاحب اليد الطولى فى الفقه والاصول والنظم والنثر تفقه على برهان الدين مسعود تلميذ البرهان على بن الحسن البلخى داود بن اغلبك بن على الرومى المعروف بالبيد الطويل شارح بدر تنوينه وتفقه على جلال الدين عمر الخبازى لما قدم دمشق واقام بها نحوا من ثلثين سنة ثم توجه الى حلب ودرس بها نحوا من خمسة عشر سنة ثم رجع متوجها الى قلعة المسلمين فمات سنة خمس عشرة وسبع مائة داود بن رشيد الخوارزمى من اصحاب محمد بن الحسن وقيل ابن غياث سكن بغداد وروى عنه مسلم وابو داود وابن ماجة والنسائى وله النوادر مات سنة ثلثين ومائتين ذكره فى الجواهر المضية قال الجامع ذكره الحافظ ابن حجر العسقلانى فى الهدى الساري مقدمة فتح البارى وصفه باحد الثقات وقال وثقه ابن معين وغيره روى عنه مسلم وابو داود وابن ماجة وروى له البخارى حديثا بواسطة وكذا النسائى وغفل ابن حزم وقال انه ضعيف فكانه اشتبه عليه انتهى داود بن عيسى

بن ابی بکر بن ایوب فقیه فاضل ادیب کامل اخذ الفقه عن ابیه عن الحصیری تلمیذ قاضیخان وصنف الحصیری اخیر مطلوب فی الفتاوی مات سنة ست وخمسین وستمائة بدمشق قال
الجامع رأیت بخط بعض الفضلاء ممن اخذ عنه ان اسمه داود بن عثمان بن یعقوب شهاب الدین الکردی کان عالما متبحرا فقیها علی طریقة کثیرة ودرس بالقاهرة ومات
فی المحرم سنة خمس وسبعمائة داود بن مروان بن داود الملطی نجم الدین ولد صدر الدین سلیمان امام فائق علی اقرانه فقیه اصولی انتفع به الفضلاء مات شابا سنة سبع عشرة
وسبعمائة * حرف الذال المعجمة * ابو ذر الحاضنی المعنی بجمال السیرة احد المتبحرین فی العلوم التفسیر والفتاوی
* حرف الراء المهملة * رضی الدین منشی النظر النیسابوری صاحب الطریقة الرضویة المعروفة بالرضیة فی ثلث مجلدات وله مکارم الاخلاق اخذ عن
الخلاف رکن الدین امام زاده محمد بن ابی بکر وتفقه رکن الامة السمرقندی امام کبیر له مشارکة تامة فی العلوم اخذ عنه جماعة منهم نجم الدین مختار الزاهدی
صاحب القنیة شرح مختصر القدوری وغیره قال الجامع ذکر صاحب الکشف عند ذکر شراح مختصر القدوری ان اسمه عبد الکریم بن محمد بن احمد بن علی السمرقندی ابو المکارم
المدینی تفقه علی ابی المیسر البزدوی انتهی رکن الدین الوالجانی الخوارزمی کان اماما جلیلا کثیر العلم اوحد عصره فی العلوم الدینیة ومجتهدا زاهدا فی المذهب والخلاف تفقه علی
نجم الدین الحکیمی عن فخر الدین حسن قاضیخان وتفقه علیه صاحب القنیة * حرف الزاء المعجمة * زاهده بالی عالم ورع فی البلاد الرومیة فی زمن السلطان عثمان
الغازی جد السلاطین العثمانیة وکان شیخا کبیرا بقی العلماء العظام بالبلاد القرمانیة قرأ مدة علی نجم الدین مختار الزاهدی واخذ عن فخر الدین ابراهیم بن منصور القرمینی وعن
سراج الدین القرمینی ثم ارتحل الی الشام واخذ عن صدر الدین سلیمان بن وهب عن محمد الحصیری عن قاضیخان ولما فتح قسطنطینیة درس وافتی وعمر مائة وعشرین سنة ومات سنة بضع
وعشرین وسبعمائة قال الجامع سماه احمد بن مصطفی بطاشکبری زاده فی کتابه الشقائق النعمانیة فی علماء الدولة العثمانیة بالمولی ادهبالی وقال قرأ بالبلاد الرومیة ثم ارتحل الی البلاد الشامیة وتفقه علی مشایخ الشام واتصل بخدمة السلطان محمد ونال عنده القبول التام وزوجه ابنته بامت بعد وفاة ابنته بشهر وکان عالما عابدا مقبول الدعوة
کثیر التحری بالنفائس الشرقیة زفر بن الهذیل بن قیس البصری کان ابو حنیفة یجله ویعظمه ویقول هو قیس صحابی وقال الحسن بن زیاد ان المقدم فی مجلس الامام کان زفر
وعن سلیمان العطار قال تزوج زفر دعی الی عرسه الامام فالتمس ان یخطب فقال فی خطبته هذا زفر امام من ائمة المسلمین وعلم من اعلامهم فی شرفه وحسبه ونسبه قال ابو نعیم کان
ثقة ملوما دخل البصرة فی میراث لخیه فتشبث اهل البصرة فمنعوه الخروج منها وولاه قضاءها ثمانی وخمسین ومائة ومولده سنة عشرین ومائة وعن داود الطائی قال کان
ابو یوسف وزفر یتناظران فی الفقه وکان زفر جید اللسان وکان ابو یوسف یضطرب فی مناظرته فرآه مرة فقال لو ان زفر یقول لا این تقع هذه الباب مفتحة هذا بها شئت قال الجامع
ذکر ابن خلکان فی وفیات الاعیان فی نسبة زفر بن الهذیل بن قیس بن سلیم بن قیس بن کعب بن ثعلبة بن وهب بن جدیمة بن عمرو بن جندب بن العنبر بن عمرو بن
تمیم بن مر بن ادبن طابخة بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان العنبری الفقیه الحنفی وقال تصحیح بین العلم والعبادة وکان من اصحاب الحدیث ثم غلب علیه الرای وهو
قیاس اصحاب ابی حنیفة وکان ابوه الهذیل علی اصبهان مولده زفر سنة احدی وعشرین ومائة وتوفی زفر بضم الزاء المعجمة وفتح الفاء بعدها راء مهملة انتهی وفی میزان الاعتدال
زفر بن الهذیل العنبری احد الفقهاء العباد صدوق وثقه غیر واحد وابن معین وقال ابن سعد لم یکن فی الحدیث بشئ انتهی وفی طبقات القاری کان اصل زفر من اصبهان وقال
شداد وسألت اسد بن عمرو ابا یوسف فقدم زفر فقال زفر وروع قلت عن الفقه سألتک فقال یا شداد بالورع یقطع الرجل وعن ابن المبارک قال سمعت زفر یقول لم نر الناخذ
بالرای ما دام شیوخنا احیاء ترکنا الرای وعن محمد بن عبد الله الانصاری قال اکره زفر علی ان یلی القضاء فابی فاختفی مدة فهدم منزله ثم خرج وسلم منزله ثم کره وهدم
منزله ثم قبله وعن ابی مطیع زفر حجة علی الناس کلهم ابا یوسف فقد عز نظیره بالعفو والورع وعن یحیی بن اکثم قال رأیت وکیعا فی آخر عمره یختلف الیه بالغدوات والی
ابی یوسف بالعشیات ثم ترک ابا یوسف وجعل کل اختلافه الیه وعن الحسن بن زیاد کان زفر وداود الطائی متواخیین فترک داود الفقه واقبل علی العبادة وزفر جمع بینهما

زيادة بن عبد الرحمن كان يروي كتب محمد عن ابي سليمان الجوزجاني وكان شيخ الحنفية في زمانه زيرك محمد ركن الدين قرأ على سنان باشا يوسف بن خضر بيك
الرومي وعلى خواجه زاده وصار مدرسا بمدرسته ببروسا ثم صار مدرسا بازنيق ثم باماسية ثم صار قاضيا بادرنة ثم بقسطنطينية ومات سنة ٨٣٠ ثلاث وثلثين وتسعمائة زين الدين
القاضي العجمي كان مستجمع الآلة الباطولي في الاصول والفروع تولى القضاء من ابي سعيد ملك التتار وشرح مختصر ابن الحاجب وغيره ومات سنة ٨٣٠ ثلاث وخمسين وسبع مائة بحرف
السين المهملة سعد بن محمد شيخ الاسلام علاء الدين الحنائي اخذ عن نجم المشايخ علي بن محمد العمراني تلميذ الزمخشري وكان كبير الشافعية والفقه والكلام وتفقه عليه
ابو يعقوب يوسف السكاكي والحسين بن محمد الباعي سعد بن عبد الله بن ابي القاسم ابو نصر الغزنوي شرح كتاب الغرائب والفوائض كذا في تراجم ابن قطلوبغا سعد الله بن
عيسى بن امير خان الرومي كان اصله من ولاية قسطموني وولد فيها ثم انتقل الى قسطنطينية واخذ العلم عن محمد بن حسن بن عبد الحميد السامسوني عن ابيه عن المولى خسرو محمد بن فراموز
عن محمد الرومي عن علي العربي عن خضر بيك بن جلال الدين الرومي عن محمد بن ادمغان عن محمد بن حمزة الفناري عن صاحب العناية اكمل الدين محمد البابرتي عن صاحب معراج
الدراية قوام الدين الكاكي عن صاحب النهاية حسام الدين حسين السغناقي عن حافظ الدين محمد البخاري عن شمس الائمة محمد الكردري عن صاحب الهداية علي بن ابي بكر المرغيناني عن
الصدر الشهيد عمر بن عبد العزيز بن عمر بن مازه عن ابيه عن شمس الائمة محمد السرخسي عن شمس الائمة عبد العزيز الحلواني عن ابي علي الحسين النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله
السندموني عن ابي عبد الله محمد بن ابي حفص الكبير عن ابيه عن محمد وصار فارس ميدانه فالفاعلى اقرانه وصار مدرسا بدارس قسطنطينية وادرنة وبروسا وات سنة ٨٤٠ خمس و
اربعين وتسع مائة وعلق على الكنز اوراق الهداية وتفسير البيضاوي قد اتمهم بحسبما اعترفت له صدر الافاضل عبد الرحمن بن علي قال الجامع هو صاحب التعليقات على العناية
قال صاحب الكشف بعد ذكر العناية وعليه تعليقة للمولى المحقق سعد الله بن عيسى المفتي المتوفى سنة ٨٤٥ خمس واربعين وتسع مائة جمعها تلميذه المولى عبد الرحمن من هوامش الاصل والشرح
ومن الكلام عليه بقراءة وقال تدرك في تحرير اكثر المباحث مسلك الايجاز فاعجز الناظرين ولم يساعده عمره حتى جمعه ثم وجد تلميذه ما لم يكن حين صار قاضيا بقسطنطينية كتب العناية
والهداية الاولين صرف اكثر عمره الى تحشيتها بحيث صار نتيجة عمره فجمع ما نثره اذا الحقه من هوامش الهداية والعناية انتهى وفي رد المحتار على الدر المختار سعد الله بن عيسى بن
امير خان الشهير بسعدي چلبي مفتي الديار الرومية له حاشية على تفسير البيضاوي وحاشية على العناية شرح الهداية ورسائل وتحريرات معتبرة وذكره حافظ الشام البدر الغزي
في رحلته وبالغ الثناء عليه والتميمي في الطبقات المتوفى سنة ٨٤٥ سعد قاضي القضاة سعد الدين بن شمس الدين الديري تولد في رجب سنة ٨٣٦ ثمان وستين وسبع مائة واخذ عن والده
وغيره وانتهت اليه رياسة الحنفية في زمانه وولي مشيخة الشيخونية بمصر وقضاء الحنفية وله تكملة شرح الهداية للسروجي والكواكب الدريات في وصول اعمال الاحياء الى الاموات وغير
ذلك مات سنة ٨٦٠ ستين وثمان مائة واخذ عنه قاضي القضاة محمد بن محمد بن الشحنة قال الجامع قد ترجمه شمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوي في الضوء اللامع فقال
سعد بن محمد بن عبد الله بن سعد بن ابي بكر القاضي سعد الدين ابو السعادات النابلسي الاصل الدمشقي الحنفي نزيل القاهرة ويعرف بابن الديري نشأ بدمشق فاشتغل بها
ابيه وبالكمال السنجي وبمحمد الدين العلاء بن اللقيب والشمس بن الخطيب الشافعي وغيرهم وجمع بالشمس القونوي صاحب درر البحار وبحافظ الدين البزازي صاحب
الفتاوى واكثر من الرواية بالاجازة عن البرهان ابراهيم بن الزين عبد الرحيم بن جماعة وشهر بمعرفة الفقه حفظا ونشرا للوقائع واستحضار الخلاف حتى كان والده يعقد
على اقسه في الفقه وغيره وانتفع الناس من رسوخه وفتاواه وجمع مرارا اولها سنة احدى وثمان مائة وباشر قضاء الحنفية سنة ٨٣٤ اثنتين واربعين وثمان مائة عوضا عن العيني بها بعد وفاته
وكان اماما علامة جبلة في استحضار مسبه قوي الحفظ سريع الادراك شديد الرغبة في المباحثة في العلم والمذاكرة به ذا عناية تامة بالتفسير لاسيما معاني التنزيل وتحفظ متون الاحاديث
ما يفوق الوصف غير ملتزم الصحيح من ذلك وقد اشتهر ذكره وبعد صيته حتى ان تيمور ملك الشرق سأل عن سؤال العلماء بحضرته بسمرقند فحضر واستفتي فيه فكتب شيئا وقرأت عليه وكتبت من فوائده
ونكته ولم يشتغل بالتصنيف مع كثرة الطلاعه ولذلك كانت مؤلفاته قليلة فمما وقفت عليه شرحا العقائد النسفية قد قرأ عليه الزين قاسم الحنفي ورد الكواكب الدريات في وصول
ثواب الطاعات الى الاموات انتقى فيه اثر السروجي مع زيادات والسهام المارقة في كبد الزنادقة وفنون في الجنس بالتهمة وجزء آخر في انه هل تنام الملائكة ام لا وهل منع الشعر
محضو من النبي صلى الله عليه وسلم ام عام لجميع الانبياء وشرع في تكملة شرح الهداية للسروجي من اول الايمان فبلغ الى اثنا باب المرتد من كتاب السير في ست مجلدات وله منظومة
طويلة سماها بالنعمانية فيها فوائد شريفة وفيات تاسع الربيع الآخر سنة سبع وستين وثمان مائة بمصر ولم يخلف بعده مثله انتهى سعيد بن محمد ابو عالب البردعي كان
من اصحاب الطحاوي وحدث عنه ببغداد ودرس سليمان بن وهب قاضي القضاة صدر الدين ابو الربيع تفقه على محمود بن عبد السيد الحصيري تلميذ قاضيخان وصنف منتخب
شرح الزيادات الذي الفه قاضيخان وتفقه عليه ابنه محمد بن سليمان واحمد بن ابراهيم السرخسي وتولى القضاء بمصر والشام وعاش ثلاثا وثمانين سنة وات سنة ٨٠٠ سبعين

وست مائة قال الجامع هو سليمان الصدر بن ابي العز وهب بن عطاء الاذرعي كذا ذكره السيوطي في حسن المحاضرة وقال الصفدي كان اماما علامة متجوعا قارئا فقيه
وغوامضه انتهت اليه رياسة الحنفية بمصر والشام تفقه على الجمال الحصيري وغيره وسكن مصر وولي قضاء العسكر بها وقضاء الشام له مؤلفات انتهى وفي مرآة الجنان عند ذكر
من توفي في سنة وشيخ الحنفية قاضي القضاة ابو الفضل سليمان بن ابي العز الاذرعي احد من تنتهي اليه رياسة المذهب في زمانه انتهى سليمان چلبي بن الوزير خليل باشا
كان رجلا فاضلا عالما كان وزيرا للسلطان محمد خان ابوه كان وزيرا للسلطان مراد خان سيد علي العجمي قرأ على علماء عصره في بلدة سمرقند ومهر في العلوم وفرأ
على السيد الشريف علي الجرجاني تلميذ اكمل الدين البابرتي ثم دخل الى بلاد الروم واتى بلدة قسطنطينية واكرمه السلطان غاية الاحترام وصار مدرسا بمدرسة ظهر قضاء بين العساكر مدة ست
ستين وثمان مائة ومن تصانيفه حواشي على حاشية السيد على شرح الشمسية وحواشي على حاشية شرح المطالع السيد وحواشي على شرح المواقف للسيد ابو سهل الزجاجي
صاحب كتاب الرياض قرأ على ابي الحسن الاكرخي واخذ العلم عنه عن ابي سعيد البردعي عن سعيد بن حماد بن ابي حنيفة عن ابيه عن جده ثم رجع الى نيسابور فاقام
بها الى ان مات ودرس عليه ابو بكر احمد بن علي الرازي وفقهاء نيسابور وعن الصيمري قال سمعت الصاحب ابا القاسم اسمعيل بن عباد يقول كان ابو سهل اذا دخل
مجالس النظر تغير وجوه المناظرين لقوة نفسه وحسن جدله وفي الجواهر المضيئة سمعت بعض شايخنا يقول ذكر شمس الائمة السرخسي في مبسوطه ابو سهل الغزالي عالم ابو
الفرضي هو ابو سهل الزجاجي تارة يذكر بالغزالي وتارة بالفرضي وتارة بالزجاجي بضم الزاء المعجمة نسبة الى عمل الزجاج والفتح نسبة الى ابي اسحق النحوي وقال ادري ابو سهل من اي الثلثين
غير اني رأيت في نسخة عتيقة من الطبقات للابي اسحق الشيرازي مضبوطا بضم الزاء انتهى ابو السعود بن محي الدين محمد العمادي شيخ كبير وعالم نحرير الى العجم اشبه والى العرب لنظير
انتهت اليه رياسة في زمانه ولقي بدولة العرب العجم في الجلالة وعلو شانه وكان يجتهد في بعض المسائل ويخرج ويرجح بعض الدلائل وله في الاصول والفروع قوة كاملة وقدرة شاملة وفضيلة تامة
واحاطة عامة وعلمه ابهة الفنون الادبية حتى برع في حياته واخذ العلم عن موبيذاده تلميذ الجلال الدواني تلميذ السيد الشريف في اعطاه السلطان سليم خان مدارس بروسا
وقسطنطينية وغيرها وقال قضاء بروسا ثم قضاء قسطنطينية ثم قضاء العسكر المنصور ولايته روم ايلي ثم منصب الافتاء بقسطنطينية اكثر من ثلثين سنة وصنف فيها التفسير المسمى
بارشاد العقل السليم الى مزايا الكتاب الكريم وارسلها الى السلطان سليمان خان بيد تلميذه وختنه السيد محمد نقيب بن السيد محمد بن عبد القادر فتقبله بالقبول حسن واضاف الى الحنفية
وبعد وفات سليمان خان اكرمه ابنه سليم خان اكراما عظيما فعاش مدة عمره محترما الى ان مات سنة اثنين وثمانين وتسع مائة قال الجامع سبحانه ذكر والده وقد طالعت تفسيره
وانتفعت به وهو تفسير حسن ليس بالطويل الممل ولا بالقصير المخل متضمن على لطائف ونكات ومشتمل على فوائد واشارات وقال صاحب الكشف انتشر النسخ في الاقطار ووقع
التطابق بالقبول من الفحول الكبار حسن سبكه وطلف تعبيره وفصاريقال للخطيب المفسرين ومن المعلوم ان تفسير احد سواه بعد الكشاف والقاضي لم يبلغ الى ما بلغ من رتبة الاعتبار
والاشتهار انتهى وفي النور السافر في اخبار القرن العاشر للشيخ عبد القادر بن عيدروس الهندي في سنة توفي الشيخ الامام والحبر الهمام العلامة ابو السعود محمد بن محمد بن
مصطفى بن عماد الاسكليبي نسبة الى اسكليب قصبة من نواحي الروم المشهور قاضي السلطان سليمان صاحب التفسير ولد في اسكليب تاسع عشر صفر سنة ووالدته بنت اخي
مولانا علاء الدين القوشجي ووالده كان من اهل العلم والصلاح كذا قيل وفي تربة صاحب الترجمة في مجرى والده وحفظ كتابا منها المفتاح للسكاكي فاستاذ بفصاحة العرب العرباء
واشتغل بفنون الادب ودخل الى القضاء واخذ عن جماعة من علماء عصره وانتهت اليه رياسة الفتيا والتدريس قال الشيخ قطب الدين المفتي اجتمعت به في الرحلة الاولى وهو قاضي
اسطنبول سنة وفراينه فصيحا وفي الفن سبحانه فتعجبت من تلك العربية ممن لم يسلك ديار العرب ولا محالة انها من منح الرب ثم ولي سنة قضاء العسكر وصار يخاطب السلطان
في الامر والنهي ثم في سنة ولي منصب الافتاء انتهى ملخصا ﴿ حرف الشين المعجمة ﴾ شاذان بن ابراهيم البصري ذكره الخاصي في فتاواه وذكر عنه ان المرأة اذا ارتدت
ثم جاءت تائبة فان زوجها يخير ان شاء طلقها وان شاء امسكها وان شاذان بن جبرئيل بن بكار بن قتيبة القاضي في الديار المصرية شجاع بن الحسن بن الفضل ابو الفضائل البغدادي احد المبرزين من الفقهاء كان عالما بالمذهب
والخلاف تفقه عليه ابنه ابو الفرج عبد الرحمن بن شجاع قال الجامع سيأتي ذكر ابنه في حرف العين شداد بن حكيم السلمي القاضي كان من اصحاب في فرمانات سنة عشرين ومائتين
شرف الدين بن كمال القرمي كان عالما فاضلا جامعا للعلوم الفرعية والاصلية اخذ العلوم عن علماء بلدته الى ان قدم المولى حافظ الدين محمد البزازي صاحب الفتاوى
هناك فقرء عليه وكتب له اجازة سنة شمس وثمان مائة ثم قصد للتدريس فالافادة ودخل بلاد الروم واكرمه السلطان مراد خان الى ان مات هناك ﴿ حرف الصاد المهملة ﴾
صاعد بن محمد بن احمد بن عبد الله القاضي ابو العلاء الاستوائي نسبة الى استوا بضم الالف وسكون السين المهملة وضم التاء المثناة الفوقية وبعدها الواو ثم الالف قرية من
ناحية نيسابور ولد سنة ثلث واربعين وثلثمائة واختلف في اوائل طلبه الى ابي بكر محمد الخوارزمي في الادب ودرس الفقه على ابي نصر بن سهل القاضي جده من جهة الام
ثم جاء الى القاضي ابي الهيثم عتبة وتفقه عليه وكان عالما صدوقا انتهت اليه رياسة الحنفية بخراسان في زمانه وله كتاب العقيدة سماه الاعتقادات سنة اثنين وثلثين واربعمائة

ومن تفقه عليه ابنه ابو سعد محمد بن صاعد الاستوائي وابن ابنه ابو منصور احمد بن محمد وكان ولده وحفاده كلهم فقهاء وقضاة وايل فتوى قال الجامع وصفه السمعاني بقوله كان من اهل العلم والفضل قدم قضا نيسابور مدة ثم صرف عنها وولي بمكانه ابو الهيثم عتبة بن خثيمة وكان احد شيوخنا سمع ابا محمد عبد الله بن محمد بن زياد وابا بكر احمد بن اسحاق بن ايوب وابا سهل بشر بن احمد الاسفرائيني وابا الحسن علي بن عبد الرحمن الكوفي بهراة وروى عنه جماعة من العلماء والقضاة بنيسابور الى الساعة في اولاده الصاعدية وتوفي بنيسابور سنة ٣٦٠ ثلاث وستين وثلثمائة صاعد بن محمد بن عبد الرحمن القاضي ابو العلاء البخاري الاصبهاني المعروف بابن الاسمندي قال السمعاني هو الامام المقدم في زمانه على اقرانه فضلا وعلما وديانة مولده سنة ٢٨٠ ثمانين ومائتين وسمع بالري واخذ عن علي بن عبد الله الخطيبي عن ابي محمد عبد الله الاصبحي عن القاضي عتبة عن قاضي الحرمين النيسابوري عن القاضي ابي خازم عبد الحميد عن بكر بن محمد العمي عن محمد بن يحامة عن ابي يوسف وخرج مع الخطيبي الى زيارة بيت الله الحرام وكان معه ومع الخطيبي ابنه وزوجته ثم انت وجته بالبصرة واقدمهم الحج بالبادية فبقي في الحرم سنة اشهر فبلغ ذلك نظام الملك وشرف الملك فندب اسبع مائة دينار الى القائم بامر الله حتى ارسل بها الى العرب فاطلقوه عنه ثم مات الخطيبي بالحجون سنة ٣٤٩ تسع واربعين وثلثمائة وتوفي صاعد بن الاسمندي الى مكة وعاد الى بغداد ثم ولي القضاء باصبهان بمكان اسمعيل بن علي بن عبد الله الخطيبي حين اعتقل السلطان عدة سنين فكانت وفاته يوم عيد الفطر سنة ٣٥٢ اثنتين وخمسين وخمس مائة قال الجامع ذكر ابن الاثير وفاته سنة اثنين وخمس مائة حيث قال في حوادث تلك السنة وفي هذه السنة في صفر قتل قاضي اصبهان عبيد الله بن علي الخطيبي بهمذان وقتل معه ولده صاعد بن محمد بن عبد الرحمن ابو العلاء قاضي نيسابور يوم عيد الفطر قتله باطني ومولده سنة ٣٠٢ اثنتين وسمع الحديث وكان حنفي المذهب انتهى وكذا ذكره اليافعي في مرآة الجنان ✤ حرف الطاء المهملة ✤ طاهر بن احمد بن عبد الرشيد بن الحسين فخار الدين البخاري صاحب خلاصة الفتاوى والمصاب كان عديم النظير في زمانه فريد عصره الدهر شيخ الحنفية بما وراء النهر من اعلام المجتهدين في المسائل اخذ عن ابيه قوام الدين احمد عن ابيه عبد الرشيد وايضا اخذ عن حماد بن ابراهيم الصفار عن ابيه ابراهيم الصفار عن ابي يعقوب السياري عن الحاكم النوقدي عن ابي جعفر الهندواني عن ابي بكر الاسكاف عن محمد بن سلمة عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد وايضا اخذ عن ظهير الدين الحسن بن علي المرغيناني وايضا عن قاضيخان حسن بن منصور عنه عن برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه عن السرخسي عن الحلواني عن النسفي عن ابي بكر بن الفضل عن السيد ابو شجاع عن ابن ابي حفص عن ابيه عن محمد وله تصانيف مقبولة منها خزانة الواقعات والفتاوى وخلاصة الفتاوى والمصاب والخلاصة قال الجامع ارخ صاحب الكشف وفاته عند ذكر خزانة الواقعات سنة ٥٤٢ اثنتين واربعين وخمس مائة وقد طالعت من تصانيفه خلاصة الفتاوى ذكر فيه انه تخصه من الواقعات والخزانة وهو كتاب معتبر عند العلماء معتمد عند الفقهاء طاهر بن اسلام بن قاسم بن احمد الخوارزمي الشهير بسعد بوش اخذ العلم عن السيد جلال الدين الكرلاني صاحب الكفاية حاشية الهداية عن السغناقي صاحب النهاية وله جواهر الفقه كتاب تصنيف مصنف في بلاد الروم وفرغ منه بقونية رمضان سنة ٧٠٠ هدى وسبعين وسبع مائة قال الجامع كذا ذكر تلميذه القاري وغيره وذكر صاحب الكشف طاهر بن قاسم بن احمد الانصاري الخوارزمي وقال جواهر الفقه مختصر على عشرة ابواب وله الحمد الذي بيده مقاليد الامور ذكر فيه انه لما عاد من الحج وقدم الروم ثم عاد الى مصر فالفه فيها نا قلا من الكتب المتداولة طاهر الملقب بصدر الاسلام بن برهان الدين صاحب المحيط والذخيرة محمود بن تاج الدين الصدر السعيد احمد بن برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه كان من اعيان الفقهاء الحنفية له الايضاح الباسطة في الفروع والاصول ومشاركة تامة في المعقول والمنقول وله الفوائد والفتاوى اخذ عن ابيه صاحب المحيط عن ابيه الصدر السعيد وعن عمه حسام الدين عمر الصدر الشهيد وبها عن عبد العزيز عن السرخسي عن الحلواني واخذ ايضا عن فخر الدين قاضيخان طور سول الفقيه ختن ابيه دده بالي اخذ عنه عن مختار الزاهدي وبلغ رتبته الكمال وبعد وفات الموليده بالي قام مقامه في التدريس وكان اصله من بلاد القرمان ابو طاهر بن محمد بن عمر بن ابي العباس نجم الدين منشي النظر الحفصي صاحب الفصول في علم الاصول استاد ابي المؤيد محمد بن محمود بن محمد الخوارزمي الخطيب ومختار الزاهدي وغيرهما ✤ حرف العين المهملة ✤ عالي بن ابراهيم بن اسمعيل ناصر الدين ابو علي الغزنوي وذكر عبد القادر ان اسمه غالب صاحب فنون التفسير والفقه والجدل والاصول الف تفسير القرآن اربع فيه المشارع في الفقه والمنابع شرحه وكانت وفاته سنة ٥٨٢ اثنين وثمانين وخمس مائة قال الجامع ارخ صاحب الكشف وفاته سنة ٥٨٥ هدى وثمانين وخمس مائة ونسب اليه المنابع شرح المشارع ونسب المشارع الى نجم الدين عمر بن محمد النسفي المتوفى سنة ٥٣٧ سبع وثلثين وخمس مائة سود كران اوله الحمد لله الذي اغنى الفقهاء بالامداد من نفائس كنوز الخ عبد الاول بن برهان الدين علي بن عماد الدين بن جلال الدين محمد بن نور الدين عبد الرحيم بن عماد الدين بن صاحب الهداية علي بن ابي بكر فقيه متقن محدث مفسر جامع بين اشتات العلوم تفقه على السيد جلال الدين الكرلاني وروى عنه الهداية سمعنا الى جزء الاضاحي من الهداية واخذ عنه شمس الدين الغزنوي وكتب له اجازة سنة ٦٠٠ قال الجامع يأتي ذكر جده صاحب الهداية واولاده وحفاده في هذا الحرف انشاء الله تعالى عبد الجبار بن عبد الكريم الخواري بضم الخاء المعجمة وفتح الواو وبعد الالف خاء مهملة نسبة الى خوار الري تفقه باصبهان على علي بن عبد الله الخطيبي وورد بغداد فتفقه على ولي الله عبد الله الدامغاني الكبير وكان صالحا عفيفا فاضلا عبد الحليم بن علي كان من بلدة قسطمونية نشأ بها واشتغل بالعلم ثم وصل الى علاء الدين العربي وبعده

ارتحل الى الشام ومصر فقرأ على علمائها وحج ثم ذهب الى بلاد العجم وقرأ على علمائها ثم عاد الى بلاد الروم وجعله السلطان سليمان اماما لنفسه وصاحبه قرأه متقنا في الفنون مات سنة ٩٣٢ اثنين وعشرين وتسعمائة بدمشق عبد الحميد بن عبد العزيز القاضي ابو خازم آخذ عن عيسى بن ابان عن محمد وعن بكير بن محمد العمي عن محمد بن سماعة عن محمد وتفقه عليه الطحاوي وابو طاهر الدباس قال الجامع ارخ القاري وفاته سنة ٣٠٢ اثنين وتسعين ومائتين وقال تفقه عليه الطحاوي ولقيه ابو الحسن الكرخي وحضر مجلسه وله كتاب المحاضر والسجلات وكتاب ادب القاضي وكتاب الفرائض انتهى ثم ذكر بعض اتجاره في القضاء وتشدده على الامراء وذكر ايضا ان كنيته ابو خازم بالخاء المعجمة وكذا ارخ ابن الاثير في الكامل وقال كان موته ببغداد وكان من افاضل القضاة وذكر ابن الاثير في جامع الاصول في ترجمة الطحاوي ان كنيته عبد الحميد ابو جازم بالجاء المهملة والزاي والله اعلم وفي غاية البيان كان قاضيا حنفيا اصله من البصرة وسكن بغداد وكان ثقة وعالما بالفنون الحساب والفرائض جاز قاضي عمل الجامر والسجلات وقد كان اخذ العلم عن هلال بن يحيى البصري وولي القضاء بالكوفة وغيرها وتوفي في الجمادى الاولى سنة ٢٩٣ ثلاث وتسعين ومائتين انتهى قلت عبد الرحمن بن احمد بن محمد المشتهر بنور الدين الجامي ولد بجام سنة سبع عشرة وثمان مائة واشتغل اولا بالمعقول والمنقول وبرع فيهما ثم عرض له داعية الطلب فصحب مشائخ الصوفية وتعلق من سعد الدين الكاشغري عن المولى نظام الدين خاموش عن خواجه علاء الدين احطار عن خواجه بهاء الدين النقشبند وبلغ رتبة الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرها عبد الغفور اللاري في تذييل نفحات الانس منها نفحات الانس وقد الفصوص واشعة اللمعات وشرح فصوص الحكم واللوامع شرح بعض ابيات التائية الفارضية وشرح حديث ابي رزين العقيلي وشرح بيتي المثنوي للرومي وشرح رباعيات اللوايح وشرح بيت خسرو الدهلوي ورسالة في الوجود ورسالة مناسك الحج ورسالة العروض ورسالة القافية والفوائد الضيائية شرح الكافية وغير ذلك مات بهراة سنة ثمان وتسعين وثمان مائة قال الجامع طالعت من تصانيفه الفوائد الضيائية ونفحات الانس وغير ذلك وقد بسط في ترجمته العارف باسد علاء الدين الواعظ الكاشفي الشهير بالمولى الصفي في كتابه الذي الفه في مناقب السادات النقشبندية بالفارسية وسماه بشجرات عين الحيات فقال ما معربا ان الجامي كان من نسل الامام محمد وكان في الثالث والعشرين من شعبان سنة سبع عشرة وثمان مائة وان والده شمس الدين احمد كان من مشاهير العلماء والصوفي وكان قد انتقل من اصفهان وهو وطنه المالوف الى الجام بوقوع حوادث الايام ثم انتقل الى هراة واقام بالمدرسة النظامية وحضر نور الدين الجامي هناك بدرس مولانا جند الاصولي وكانت الطلبة يقرؤن شرح المفتاح عنده وهو يفهم مع انه كان اذ ذاك صغير السن ثم حضر درس خواجه علي السمرقندي تلميذ السيد الشريف ثم حضر درس مولانا شهاب الدين محمد تلميذ التفتازاني وبرع في المعقول والمنقول ثم انتقل الى سمرقند وحضر درس القاضي موسى الرومي شارح تلخيص الهيئة وباحث معه في اوائل الملاقاة فغلب عليه وحكى مولانا فتح الله التبريزي صدر الصدور من حضرة الخ بيك ان القاضي الرومي كان يمدح الجامي ويقول الهيات في سمرقند قام بناؤه مثل عبد الرحمن الجامي في جودة الطبع وحكى مولانا ابو يوسف السمرقندي تلميذ القاضي الرومي انه لما جاء الجامي بسمرقند اشتغل بحضرة القاضي الرومي بشرح التذكرة فكان يباحث معه ويناقش كثيرا في حاشية الرومي على شرح التذكرة تعليقات متفرقة وكان الرومي يصلحها وعرض الرومي شرحه للملخص الهيئة على الجامي فنقض فيه تصرفات لم يصل اليها ذهن الرومي وحين ما كان الجامي بهراة باحث يوما مع ملا علي القوشجي شارح التجريد فغلب عليه فقال القوشجي لطلبته علمت ان النفس القدسي موجود في هذا العالم ولما حصل له الفراغ من العلوم رأى في المنام بعض الاكابر يقول له اتجه حيثما يسهل عليك فلما يقظ حصل له التأثر فانتقل من سمرقند الى خراسان وقصد خواجه عبيد الله النقشبندي وصار بركة صحبته من اعيان الصوفية ولقي كثيرا من المشايخ باعتنام وحج ثم سنة سبع وسبعين وثمان مائة وطاف دمشق وحلب وغيرها من بلاد الشام فورد هراة وكانت وفاته يوم الجمعة الثامن عشر من المحرم سنة ثمان وتسعين وثمان مائة انتهى وذكر عبد الغفور بن علي اللاري تلميذ الجامي في آخر حواشيه على نفحات الانس بعد ما مدحه بكلمات رشيقة واورد كثيرا من اشاراته اللطيفة وذكر اساتذته ومشايخه ان له تصانيف كثيرة فرغ من اكثرها في مدة يسيرة منها نفحات الانس وتفسير آية فاينما تولوا فثم وجه الله وشواهد النبوة ونقد النصوص واشعة اللمعات وشرح فصوص الحكم وشرح بعض ابيات ابن الفارض ورسالة طريقة السادات النقشبندية وشرح رباعيات اللوايح وشرح رباعيات خسرو الدهلوي وشرح حديث ابي رزين العقيلي وشرح كلمات خواجه محمد پارسا ومناقب مولانا رومي مولف المثنوي ومناقب خواجه عبد الله الانصاري وتحقيق مذهب الصوفية ورسالة في الوجود ورسالة في مناسك الحج ورسالة في كلمة لا اله الا الله ورسالة في العروض ورسالة في الموسيقى والفوائد الضيائية وغير ذلك من الدواوين المنظومة والمنثورة انتهى عبد الرحمن بن الحسن بن الفضل ابو الفرج البغدادي آخذ عن ابيه ابي الغنائم شجاع مدرس مشهد الامام ابي حنيفة وكان اماما جليلا فاضلا مستديما مولده سنة ٣٣٩ تسع وثلثين وخمس مائة في ذي الحجة ووفاته سنة تسع وست مائة عبد الرحمن بن علي بن عبد الرحمن بن علي القاساني التفتي قال الحافظ ابن حجر لازم الاشتغال فمهر في الفقه والعربية والمعاني واشتهر اسمه وناب في الحكم ثم ولي التدريس بمصر ثم القضاء ات مات سنة ٨٣٠ ثلاثين وثمان مائة كذا ذكره السيوطي في حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة قال الجامع ذكر السخاوي في الضوء اللامع عبد الرحمن بن علي بن عبد الرحمن [illegible] الزين ابو هريرة التفتي ثم القاهري الحنفي ولد سنة ٧٤٤ اربع وسبعين وسبع مائة

بتقديم المثناة والفاء وسكون الهاء بعدها نون قرية من اسفل الارض من قرى بيهاط مات ابوه وكان على اناوه وصغير فقدم مع امه القاهرة وكان اخوه بها فنزل بعنايته
في مكتب الايتام بمدرسة منشية ثم ترقى الى ان اخذ عن بعض ائمة تلك المحلة ونزل في ملبسه وحفظ العقدوري وغيره ولازم الاشتغال ودار على الشيوخ ومن شيوخه زين الدين
العينتابي امام الشيخونية والبدر محمود الكلستاني فمهر في الفقه واصوله والتفسير واصول الدين والعربية والمعاني والمنطق وغيرها وتصدى للتدريس والافتاء سنين وناب في الحكم عن الامين
الطرابلسي ثم عن الكمال بن الحديم وصار من افاضل طلبة الشيخونية حين كان الكمال شيخها ولم يلبث ان نزل بعنايته بمدرسة الامير منشية بعد ان تنازع فيها هو والشرف البناني وكان ممن
اذن بحث مع الجلال البناني والد الشرف هذا في درس الفقه بها فانتصب من فحول جهته منكسر الخاطر فرحا الله ان يوليه التدريس فحصل لذلك بل وامر اليه لذلك ثم لما استقر شمس بن
الديري في مشيخة المؤيدية استقر هذا عوضه فباشر مباشرة حسنة الى ان صرف العيني سنة تسع وعشرين وثمان مائة وقرر في مشيخة الشيخونية بعد السراج قارئ الهداية ثم اعيد في سنة
ثلث وثلثين والتفصل عن الشيخونية بالصدر ابن العجمي واستمر حاضرا الى ان مات في شوال سنة ثمان وثلثين وثمان مائة قال شيخنا كان حسن العشرة كثير الحياء لا ضحا
عارفا بامور الدنيا وقد انتهت اليه رياسة اهل بلده فقلت وجلالة كتفيفه وقد اخذ عنه العجم الغفير من شيوخنا فمن دونهم كابن الهمام وتلميذه وسيف الدين وكلهم يذكرون من اوصافه والا العيني
فانه قال ذو تحامل انتهى الحاصل ان عبد الرحمن بن علي بن موسى الاسكوتاري الشهير بمويد زاده ولد بماسية سنة ستين وثمان مائة وصحب في شبابه السلطان بايزيد خان فسعد الحاسدون
وشى المفسدون الى ابنه محمد خان فاخرجه بايزيد خان تغيظا الى البلاد العجمية فاقام منها الى بلاد العجم وتصل عند جلال الدين الدواني بشيراز وتلمذ له مدة واستفاد منه المعقولية والمنقولية
وقرأ البعض على صدر الدين الشيرازي ولما جلس السلطان بايزيد خان على السرير عاد الى بلاد الروم وفوض مناصب التدريس والقضاء وغير ذلك في عهده وفي عهد سليم خان ومات
في شعبان سنة اثنين وعشرين وتسع مائة وله رسالة اورد فيها مواضع مشكلة من الكلام ورسالة في حال الشبهة العامة الورود وغير ذلك من الرسائل التي وقفت في المسودة في
الجامع نسبة الى الاستدينة بكسر التاء بلد بالروم ذكره احمد الدمشقي في اخبار الاول عبد الرحمن بن الفضل ابو محمد الخيرآخري النسبة الى حاجر بفتح الحاء المهملة ثم الياء المثناة
التحتية والساكنة ثم الراء المهملة المفتوحة ثم الالف ساكنة ثم الخاء المعجمة بقرية من قرى بخارا كذا ضبطه ابن الشحنة في شرح منظومة ابن بيبان الكبير فيما نقله متوع الاتحاد عن ابي بكر محمد بن
الفضل عن عبد الله بن محمد موسى عن ابي حفص الصغير عن ابيه عن محمد قال الجامع سماه السمعاني في الانساب على ما مر عبارته في ترجمة ابنه احمد بن عبد الله بن الفضل السروجي الخاص شرح المد
والاستقاني في النهاية وغيرهم بعبد الله بن الفضل وعليه اعتمد القاري وغيره فلعل تسمية بعبد الرحمن كما رأيت في نسخة الكفوي هنا من زيادة قلم النساخ فلم اطلع في نسخة اخرى
عبد الرحمن بن محمد بن امير وبن امير وبن محمد ركن الاسلام والدين ابو الفضل الكرماني هو شيخ الكبير وعديم النظير الامام الجليل فريد الشيخ انتهت اليه رياسة المذهب بخراسان وذكر بكرمان في شوال
سنة سبع وخمسين واربع مائة وقدم هراة فقهه على فخر القضاة محمد بن الحسين الاسبذعي عن ابي منصور المستظهري عن ابي علي النسفي عن ابي بكر بن الفضل عن السيد ابو نصر
يرتفع حال الاشتغال بالعلم وانشره والافادة تدريسا وتصنيفا وانتشر اصحابه في الآفاق وظهرت تصانيفه منها التجريد في الفقه وشرحه ثلث مجلدات سماه الايضاح وشرح الجامع الكبير للشيباني
والاشارات وغير ذلك مات بمرو سنة ثلث واربعين وخمس مائة وممن تفقه عليه عبد الغفور بن لقمان الكدري وابو الفتح محمد بن يوسف السمرقندي وبدر الدين عمر بن عبد الكريم الورسكي
البخاري وغيرهم قال الجامع ذكر السمعاني ان الكرماني بكسر الكاف وقيل بفتحها وسكون الراء المهملة وفي آخره نون نسبة الى بلدان شتى يقال لجمعها كرمان بفتح الكاف وهو الصحيح عزاه الشهرزوري
الاسبذعي والى الفتح عبيد الله بن محمد الهاشمي مات في ذي القعدة سنة اربع واربعين وخمس مائة بمرو وكانت ولادته سنة سبع وخمسين واربع مائة انتهى وذكر علي القاري عبد الرحمن
بن محمد بن امير وبه الكرماني مات سنة ثلث واربعين وخمس مائة بمرو ومن تصانيفه الجامع الكبير والتجريد في الفقه في مجلد وشرحه في ثلث مجلدات وشرح التجريد ايضا تلميذه عبد الغفور
وزاد على ابوابه في ثلث مجلدات سماه المفيد والمزيد في شرح التجريد انتهى ومثله في كشف الظنون ان التجريد لركن الدين عبد الرحمن بن محمد المعروف بابن امير وبه الكرماني الحنفي المتوفى
سنة ثلث واربعين وخمس مائة وشرحه وسماه الايضاح وفيه عند ذكر شروح الجامع الكبير شرح الامام ركن الدين ابي الفضل عبد الرحمن بن محمد الكرماني المتوفى سنة ثلث واربعين
وخمس مائة ومثله عند ذكر الفتاوى وقد خبط صاحب تيسير العلوم في اسمه وتاريخ ولادته حيث قال عند ذكر كتب الفقه ومنها فتاوى ابي الفضل الكرماني وهو عبد الله بن محمد ركن الدين

وآخر بكربان سنة سبع وتسعين وخمسمائة وتفقه وبرع حتى صار امام الحنفية بخراسان وشرح الجامع الكبير والمجرد شرحه المسمى بالايضاح وتوفي بهراة ثالث عشر ذي القعدة ثلث وعشرين وخمسمائة
وانتمى عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله النيسابوري الحرقي نسبة الى حرق بفتح الحاء المهملة ثم الراء المهملة المفتوحة ثم قاف قرية من قرى مرو كان فقيها وعفا حسن الاخلاق
خرج الى بخارا واقام بها مدة واخذ عن الجمال ابي نصر احمد بن عبد الرحمن الريغموني عن ابي زيد الدبوسي عن ابي جعفر الاستروشني عن محمد بن الفضل عن السبذموني عن ابي حنيفة
عن ابيه عن محمد وفات سنة ثلث وخمسين وخمس مائة وولادته سنة اربع وسبعين واربع مائة قال الجامع كذا ذكر السمعاني في ضبط الحرقي انه بفتح الحاء والراء المهملة الى حرق قرية
على ثلث فراسخ من مرو ثم ذكر ان الحرقي بكسر الحاء وفتح الراء المهملة الى بيع الثياب والحرق تنسب الى القاسم عمر بن الحسين بن عبد الله الحرقي من اهل بغداد صاحب المختصر في الفقه
على مذهب احمد انتهى ملخصا وبه يظهر سخافة كلام صاحب الكشف حيث قال عند ذكر التبصرة في الهداية هو ابو بكر محمد بن احمد بن ابي البشر الدوري المعروف بالحرقي بكسر الحاء المهملة
وفتح الراء المهملة وبعدها قاف منسوب الى حرق قرية من قرى مرو المتوفى بها سنة انتهى عبد الرحمن بن محمد الكاتب الحاكم كان عالما فقيها جامعا للعلوم اخذ عن ابي بكر
محمد بن الفضل عن السبذموني وكان يرحل اليه في الواقعات والنوازل عبد الرحيم بن محمد بن اسمعيل سيف الدين الكرميني نسبة الى كرمينية بفتح الكاف ثم الراء المهملة واسكان
ثم الميم المكسورة ثم الياء المثناة التحتية الساكنة ثم النون بلدة بين بخارا وسمرقند عبد الرحيم ابو الفتح زين الدين ابن ابي بكر عماد الدين بن صاحب الهداية مولف
الفصول العمادية تفقه على ابيه وعلى حسام الدين العباباوي تلميذ مجد الدين محمد الاستروشني لصاحب الفصول الاستروشنية وفرغ من تاليف الفصول العمادية في شعبان
سنة احدى وخمسين وستمائة بسمرقند قال الجامع قد طالعت الفصول العمادية فوجدته مجموعا نفيسا شاملا للاحكام منفردة ومضمنا على فوائد ملتقطة وكثيرا ما يذكر صاحب
الهداية بلفظ جدي برهان الدين المرغيناني وابنه عمر بلفظ سمي نظام الدين لكن الذي رايته في آخره هذه العبارة يقول جالب هذه الخصائل النفيسة وكاتب هذه المسائل الانيسة
ابو الفتح بن ابي بكر بن عبد الجليل بن خليل المرغيناني منسوبا والسمرقندي منصبا الخ فعلى هذا يكون هو اخا لصاحب الهداية لانه ذكر في آخر صاحب الهداية علي بن ابي بكر
بن عبد الجليل المرغيناني كما سياتي في ترجمته وترجمة ابنائه واحفاده والظن انه سقط شئ من العبارة او يكون المراد ابي بكر هو عماد الدين ابن صاحب الهداية لا ابوه ويكون نسبته الى
عبد الجليل نسبة الى ابي جده عبد الرشيد بن ابي حنيفة بن عبد الرزاق ابو الفتح ظهير الدين ابو الوجي بفتح الواو وسكون الجيم ثم الواو المفتوحة ثم الف ثم لام مكسورة
ثم ياء نسبة الى ولوالج مدينة ببدخشان امام فاضل نظار كامل الفقه بلغ على ابي بكر الفرار محمد بن علي وعلى ابن الحسن البرهان البلخي وكانت ولادته بولوالج سنة سبع وسبعين وخمسمائة
ومات بها في شعبان سنة احدى وعشرين وستمائة وله الفتاوى المسعودية نسبة الى ولوالجية قال الجامع قال صاحب الكشف الفتاوى الولوالجية لظهير الدين ابي المكارم اسحق بن ابي بكر الحنفي المتوفى
سنة عشرة وسبعمائة اولها الحمد لله الذي جعل العلم حجة الاسلام الخ ذكر فيها ان الشيخ الامام حسام الشهيد كان اشد الناس اهتماما بتحرير علم الاحكام فقصر مسافة الطالبين
الى علم الدين بالخص من جهالته لاسيما كتابه الجامع لنوازل الاحكام فالتفق لبعض اولاده المذكور لزاما التزم ان يفصل ما اورده في كتابه ويضم اليه ما سواه من الواقعات المهمة والمسائل
عليه كتب الامام محمد حمالا بن مسعود نالاهل الفتوى ليكون كتابا جامعا للفقه وقواعده انتهى وفيه خطا ظاهر من وجوه عديدة عبد الرشيد بن الحسين البخاري جد صاحب
الخلاصة كان اماما فاضلا وشيخا كبير الفقيه حافظا احد المتبحرين في علوم الدين اصولا وفروعا وتفقه عليه ابنه برهان الدين احمد بعبد العزيز بن احمد بن محمد علاء الدين البخاري
تفقه على عمه محمد المايمرغي تلميذ شمس الائمة محمد الكردري واخذ ايضا عن حافظ الدين الكبير محمد البخاري عن الكردري عن صاحب الهداية عن نجم الدين عمر النسفي عن ابي اليسر محمد
البزدوي عن اسمعيل بن عبد الصادق عن عبد الكريم البزدوي عن ابي منصور الماتريدي عن ابي بكر الجوزجاني عن محمد وله تصانيف مقبولة منها شرح اصول البزدوي المسمى
بكشف الاسرار وشرح المنتخب الحسامي في مجلدين كتبا على الهداية بسوال امام الدين الكاكي ووصل الى النكاح فاخترمته المنية وتفقه عليه قوام الدين محمد الكاكي وجلال الدين عمر بن
محمد البخاري وغيرهما قال الجامع قد طالعت شرح اصول البزدوي اولا للحبر المدقق صدر الشريعة في غالب كتب الاحكام الخ ذكر صاحب الكشف انه اعظم الشروح واكثرها افادة وبيانا
وسماه كشف الاسرار وهو كما قال فانه مشتمل لفوائد قد خلت عنها الدراية الا وهو متضمن لتحقيقات وتفريعات لا توجد في الشروح الملتقطة وله طالعت ايضا شرح المنتخب الحسامي وسماه
التحقيق وله الحمد الذي مهد مباني الاسلام الخ وسنفه بعد الفراغ عن الكشف فهما كتابان معتبران عند الاصوليين وعليهما اعتماد اكثر المتاخرين وارخ صاحب الكشف
وفاته عند ذكر شروح المنتخب سنة ثلثين وسبعمائة عبد العزيز بن احمد بن نصر بن صالح شمس الائمة الحلواني البخاري ضبطه عبد القادر بفتح الحاء المهملة
وسكون اللام بعدها واو ثم الف ساكنة في آخرها نون منسوب الى عمل الحلوا في القاموس الحلوا عند المرعى كرضى دعا حلاوة وحلوا وحلوانا بالضم والحلواء بالمد معروف والحلوان
بلدة وقريتان ونسب الى الحلاوة شمس الائمة الحلواني ويقال بحر نهال النهى تفقه على الحسين ابي علي النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السبذموني عن ابي حنيفة
الصغير عن ابيه عن محمد وحدث شرح معاني الآثار عن ابي بكر محمد بن عمر بن حمدان عن ابي ابراهيم محمد بن سعيد اليزدي عن الطحاوي وتفقه عليه شمس الائمة بكر الزرنجري ابو محمد بن

على وشمس الائمة محمد السرخسي ومن تصانيفه المبسوط قال الجامع مات القاري وفاته سنة ثمان وأربعين وأربع مائة وقال حدث عن أبي شعيب صالح بن محمد بن صالح بن شعيب ومن تصانيفه المبسوط وكذا كتاب النوادر نقل من فتاوى الصغرى انتهى وفي الاكمال في اسماء الرجال للحافظ علي بن هبة الله بن ماكولا الحلاوي بالحاء المهملة هو ابو احمد عبد العزيز بن احمد الحلاوي امام اهل الرأي في وقته بخارا وآخر امره خرج الى كش في آخر عمره فمات بها وأعيد الى بخارا ودفن بها حدث عن الجازي والي سهل احمد بن محمد بن مكي الاناطي وغيرهم وسمع منه جماعة وفي انساب السمعاني الحلواني بفتح الحاء المهملة الى عمل الحلوا وبيعه والمشهور بهذه النسبة ابو محمد عبد العزيز بن احمد بن نصر الملقب بشمس الائمة تفقه على القاضي الحسين بن خضر النسفي وروى عنه اصحابه مثل ابي بكر محمد بن احمد بن ابي سهل السرخسي وابي بكر محمد بن الحسين بن منصور النسفي وابي الفضل بكر بن محمد بن علي الزرنجري وهو آخر من روى عنه وكوفي سنة ثمان واربعين وخمس مائة ودفن بكلاباذ وزرت قبره وذكره ابو محمد عبد العزيز بن محمد النخشبي الحافظ في معجم شيوخه فقال ومنهم شمس الائمة ابو محمد الحلواني شيخ عالم بانواع العلوم معظم للحديث اه لم يذكر انه صاحب حديث في الباطن انتهى وقد تعالى عن تعظيمه للحديث غير انه قضى على مذهب الكوفيين سمع ابا اسحق الرازي واسمعيل بن محمد الزاهد وعبد الله بن محمد الكلاباذي وجماعة ومات بكش في شعبان سنة اثنين وخمسين واربع مائة غير انه يساهل في الرواية كان اخرج الى امواله وكان من جملته ما دفع الى امالي لخطا القاضي ابي علي النسفي فيها اسماعه فاما ان اخرج اليه منها وقد سمعت امالية كلها فالله مت ان لا اخرج اليه منها الا ان ارى سماعه فيها او يكون مكتوبا عن شيوخه انتهى الخصاوي وفي سير اعلام النبلاء للذهبي الشيخ الامام العلامة رئيس الحنفية شمس الائمة الاكبر ابو محمد عبد العزيز بن احمد بن نصر بن صالح البخاري الحلواني بفتح الحاء وبالمد امام اهل الرأي بتلك الديار تفقه على ابي علي الحسين بن خضر النسفي وحدث عن عبد الله بن الحسين الكتاب ابي سهل احمد بن محمد بن مكي الاناطي ومحمد بن احمد بن غالب الحافظ وجماعة وصنف التصانيف وخرج بالاعلام أخذ عنه شمس الائمة السرخسي وفخر الاسلام علي بن محمد بن الحسين البزدوي واخوه صدر الاسلام ابو اليسر محمد بن محمد والقاضي جمال الدين ابو نصر احمد بن عبد الرحمن وشمس الائمة ابو بكر محمد بن علي الزرنجري وآخرون هاهم ابو العلاء وقال مات ببخارا في شعبان سنة ست وخمسين واربع مائة انتهى وفي تعليم المتعلم لبرهان الاسلام الزرنوجي كان احمد بن نصر بن صالح والد الشيخ الاجل شمس الائمة الحلواني فقيرا يبيع الحلوا وكان يعطي الفقهاء من الحلوا ويقول ادعوا لاجي فبركة جوده واعتقاده وتفقهه وتضرعه بالله تعالى ابنه بالمال انتهى عبد العزيز بن عبد الرزاق المرغيناني كان راست بنين كلهم يصلح للفتوى والتدريس فاذا خرج مع اولاده تقول الناس خرج السبعة المفتيون من دار واحدة مات سنة سبع وسبعين واربع مائة واشهر ابنائه ابو الحسن ظهير الدين علي بن عبد العزيز وشمس الائمة محمود الاذرجندي قال الجامع يأتي ذكر ابنه علي عقيب ابنه محمد الاذرجندي جد قاضيخان حسن بن منصور بن محمود في حرف الميم انشاء الله تعالى عبد العزيز بن عبد السيد بن عبد العزيز بن محمود ابو عليفة الخوارزمي ذكره ابو العلاء في معجمه ولد سنة سبع وعشرين وست مائة ومات بالقدس سنة سبع وسبعين وست مائة وكان ابو الرجاء مختار بن محمود الزاهد معاصره ركان مثنى عليه قال الجامع ارخ القاري وفاته سنة اربع وثمانين وست مائة عبد العزيز بن عثمان بن ابراهيم بن محمد بن ابي بكر محمد بن الفضل بن جعفر بن حمار القاضي النسفي امام الدنيا في وقته بخارا تفقه على برهان الدين الكبير عبد العزيز عن الحسني عن الحلواني ومات سنة ثلث وستين وخمس مائة وله تصانيف منها كتاب المنقذ من الزلل في مسائل الجدل والفصول في الاصول والفصول في الفتاوى وتعليق الخلاف قال الجامع آخر القاري وفاته سنة ثلث وثلثين وخمس مائة وقال انه من اهل الكوفة وكذا ارخه صاحب الكشف حيث قال تعليقه في الخلاف للقاضي عبد العزيز بن عثمان الاسدي النسفي المتوفى سنة ثلث وثلثين وخمس مائة وهو كتاب كبير في اربع مجلدات وكذا ارخه عند ذكر المنقذ من الزلل وكفاية الفحول ومرتبطه النسفي عند ذكر الحسين بن خضر عبد العزيز بن علي بن عثمان المارديني الزكماني كان عالما فاضلا اخذ عن ابيه ودرس وسمع وحدث وكتب بخطه الكثير مات سنة تسع واربعين وسبع مائة في حيوة ابيه قال الجامع ومنه السيوطي في حسن المحاضرة بقوله كان فقيها فاضلا درس بحصنة اماكن ومات في الطاعون سنة تسع واربعين وسبع مائة عبد العزيز بن عمر بن مازه برهان الائمة وبرهان الدين الكبير ابو محمد آخذ العلم عن السرخسي عن الحلواني وتفقه عليه وعلى اخيه الصدر السعيد تاج الدين احمد والصدر الشهيد حسام الدين عمر وظهير الدين الكبير علي بن عبد العزيز المرغيناني وغيرهم عبد الغفور بن لقمان بن محمد شرف القضاة تاج الدين ابو المفاخر الكردري نسبة الى كردر على وزن جعفر قرية بخوارزم امام الحنفية ولقب شمس الائمة تفقه على ابي الفضل عبد الرحمن بن محمد الكرماني وتولى قضاء حلب لنور الدين محمود بن زنكي ومات بها سنة اثنين وستين وخمس مائة وله التصنيف في اصول الفقه وشرح الجامع الصغير وشرح الجامع الكبير والزيادات وكتاب جمع الفقه جمع فيه المسائل التي تتغير في حلها العلماء قال الجامع سماه القاري بتبع الصاحب الجواهر المضيئة عبد الغفار حيث قال عبد الغفار بن لقمان الكردري وكردر قرية بخوارزم مات سنة اثنين وستين وخمس مائة

وله تصنيف في اصول الفقه وكتاب سماه المفيد والمزيد شرح التجريد شرحه ابو الفضل الكرماني وله شرح الجامع الصغير سماه بحر الفوائد شرح فيه الجامع الكبير ذكر فيه كل باب بالاصلاح ثم خرج عليه مسائل جامعة وكتاب في بيان الالفاظ جرى على اسلوب الجوامع يشكل فون بها اللطيف الفصيل انتهى وسماه صاحب الكشف عند ذكر شراح التجريد عبد الغفار وراخ وفاته نحو عامر وكذا عند ذكر شراح الجامع وسماه قاسم بن قطلوبغا تاج التراجم عبد الغفور وقال صنف شرحا على الاسبيجابي وشرحا التجريد سماه المفيد والمزيد وشرح الجامع الصغير فكان على غاية من الزيد انتهى وتعقبه الكفوي بان الاسبيجابي هو ابو بكر احمد بن محمد بن ابي بكر الملقب بجمال الدين قاضي خان توفي سنة احدى عشرة وستمائة وهات سنة سبعين وستمائة ذكره عبد القادر في باب احمد ومحمد بن محمد ابو عبد الله الحسام صاحب المختصر المعروف في الاصول هات يوم الاثنين الثاني والعشرين من ذي القعدة سنة اربع وخمسين وستمائة ذكره ابن قطلوبغا فالايكاد ان يصح ان الصنف ابو المعاخر على الاسبيجابي شرحا على تقدير صحة التواريخ عبد القادر بن محمد بن محمد بن نصر الله بن سالم ابو محمد القرشي كان عالما فاضلا باسما للعلوم ولد سنة ست وسبعين وستمائة واخذ العلم عن جماعة منهم علاء الدين علي بن عثمان الزكماني ووالده عثمان الزكماني وبهاء الدين الاسنائي وتسمع وحدث وافتى ودرس وصنف العناية في تخريج احاديث الهداية وشرح معاني الآثار للطحاوي والرد على ابن ابي شيبة عن ابي حنيفة وترتيب مسند الامام الاعظم وترتيب تهذيب الاسماء واللغات والبستان في فضائل النعمان والجواهر المضيئة في طبقات الحنفية وغير ذلك مات سنة خمس وسبعين وسبعمائة قال السيوطي في حسن المحاضرة عبد القادر بن محمد بن محمد بن نصر الله بن سالم محي الدين ابو محمد القرشي درس وافتى وصنف شرح معاني الآثار وطبقات الحنفية وشرح الخلاصة وتخريج احاديث الهداية وغير ذلك توفي سنة خمس وسبعين وستمائة انتهى وفي الجمع الموسس للمعجم المفهرس للحافظ احمد بن علي الشهير بابن حجر العسقلاني عبد القادر بن محمد بن محمد بن نصر الله بن سالم محي الدين القرشي ولد سنة ٦٩٦ وكان ملازما للاشتغال وشرح الهداية وخرج احاديثها وصنف مناقب ابي حنيفة وطبقات الحنفية ومات في الربيع الاول سنة ٧٧٥ بعد ان تغير دماغه انتهى وفي طبقات الحنفية وقع في كتاب الهداية اوهام كثيرة قد تعقبها العلامة الفهامة الشيخ عبد القادر القرشي الحنفي في كتابه المسمى بالعناية في تخريج احاديث الهداية وكذا كتاب تهذيب الاسماء واللغات وكذا الخلاصة وكتاب في مناقب النعمان والطرق والوسائل في تخريج احاديث غلاصة الدلائل وكتاب في المولفة قلوبهم وشرح غلاصة الدلائل والاعتماد في شرح الاعتقاد وهو شرح عمدة النسفي وكتاب اوهام الهداية والجواهر المضيئة انتهى عبد القادر الشهير بقادري حلبي كان عالما فاضلا صاحب وقار وفطنة اشتغل على سيدي الحميدي وركن الدين بركلي محمد وبلغ رتبة الفضل والكمال وصحبه السلطان سليمان خان علما وقال منصب القضاء بالعسكر المنصور بولاية اناطولي وهات سنة ٩٧٣ وله تسع وخمسون تسعمائة وله تعليقات ورسائل الا انها لم تظهر لابتلائه بسوء المزاج واختلاف العقل في آخر عمره عبد الكريم بن ابي العباس بن المظفر الاندقي نسبة الى اندق بفتح الالف وسكون النون ثم الدال المهملة المفتوحة بعدها قاف قرية بقرب بخارا كان فقيها فاضلا افقه على شمس الائمة الحلواني وهات سنة ٤٤٨ احدى وثمانين واربعمائة قال السمعاني وقال كان اماما فاضلا زاهدا ورعا حسن السيرة متواضعا تفقه على ابي محمد عبد العزيز بن احمد الحلواني وسمع منه الحديث ومن ابي طاهر محمد بن علي بن احمد الاسميذني وابي نصر احمد بن علي بن منصور النسفي وروى لنا عنه ابو سعد عثمان بن علي البيكندي ولم يحدثنا عنه سواه وكذا بعد اربعمائة وتوفي في شعبان سنة ٤٨٣ احدى وثمانين واربعمائة انتهى تفقه ابو نصر احمد بن علي بن منصور النسفي وروى لنا عنه ابو سعد عثمان البيكندي وابو المظفر عبد الرحيم بن عبد الكريم بن عبد النور بن منير بن عبد الكريم بن علي بن عبد الحق الحلبي اخذ عن شمس الدين محمود بن ابي بكر الكلاباذي الفرضي وسمع الكثير وحدث وجمع الكتب وكان سمحا بعارية الكتب ولد في سادس عشر رجب سنة ٦٢٣ ثلث وستين وستمائة ومات سلخ رجب سنة ٦٥٣ خمس وثلثين وسبعمائة عبد الكريم بن محمد بن موسى ابو محمد النسفي نسبة الى منسف قرية من قرى بخارا عن السمعاني انه كان اماما زاهدا ورعا عفيفا لم يكن متثلما اخذ الفقه عن الاستاذ عبد العزيز الحلواني عن ابي حفص الصغير عن ابيه عن محمد ومات سنة ٤٨٠ ثمانين واربعمائة عبد الكريم بن محمد بن الامام صنف طلبة الطلبة في الفقه على مذهب الاسلام محمد بن محمد البزدوي قال الجامع هو كتاب في اللغة على الفاظ كتب الاصحاب الحنفية نسبه صاحب الكشف الى الشيخ نجم الدين عمر بن محمد النسفي ثم قال وذكر صاحب الجواهر المضيئة الكتبي في ترجمة ابي اليسر البزدوي انه اذكر ان الامام عبد الكريم بن محمد بن احمد المدني انتهى عبد الكريم بن موسى بن عيسى البزدوي نسبة الى بزدة قلعة حصينة على ستة فراسخ من نسف عبد فخر الاسلام البزدوي اخذ عن الامام الهدى ابي منصور الماتريدي عن ابي بكر الجوزجاني عن ابي سليمان عن محمد ومات سنة ٤٣٠ تسعين وثلثمائة عبد الكريم بن ابي يوسف بن محمد بن عباس ابو نصر علاء الدين الديناري في الجواهر المضيئة ولد سنة سبع عشرة وخمسمائة ومات سنة ٥٩٣ تسعين وخمسمائة وعن ابن الخلد فقيه حنفي عمر حتى ادرك بناه وسمع منه اصحابنا ولم يتفق لنا لقاؤه ولا الفتاوى المعروفة والد ديناز بكسر الدال قرية بالقرب من استراباذ منها عبد الكريم هذا وابو الفتح عبد الجبار بن احمد كانت ولادته سنة ٣٥٩ تسع وخمسين وثلثمائة وهو كان يميل الى مذهب ابي حنيفة ونحو نحو الاعتزال عبد الكريم الرومي قرأ على العوسي وسنان باشا وصار مدرسا باحدى المدارس الثمان وداوم على التطويح مات في سلطنة بايزيد خان قال الجامع راخ صاحب الكشف وفاته في حدود سنة ٩٠٠ عبد الله بن احمد بن محمود ابو البركات حافظ الدين النسفي نسبة الى نسف بالفتحتين من بلاد السغد ما وراء النهر وقيل بكسر السين وفي النسبة تفتح كان اماما كاملا عديم النظير في زمانه ربانيا في الفقه والاصول بارعا في الحديث وعالمه تفقه على شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري

وعلى حميد الدين الضرير وبدر الدين خواهرزاده وله تصانيف معتبرة منها الوافي متن لطيف في الفروع وشرحه الكافي وكنز الدقائق متن مشهور في الفقه والمصفى شرح المنظومة المسماة
والمستصفى شرح الفقه النافع والمنار متن في الاصول وشرحه كشف الاسرار والاعتماد شرح العمدة ودخل بغداد سنة عشر وسبع مائة وتوفي في هذه السنة قال الجامع قد تتبعت من
تصانيفه الوافي والكافي والمستصفى وهو الذي قد يسمى بالمنافع والمنار وشرحه للكشف وغير ذلك وكل تصانيفه نافعة معتبرة عند الفضلاء معتنى بالاقبال عليها وقد اتفق القاضي
وفاته سنة احدى وسبع مائة وذكر ان من تصانيفه المدارك في التفسير وشرحان على المنتخب للاسبيكثي وشرحان على المنار احدهما الكشف الثاني الطف منه انتهى وقال تاسم بن قطلوبغا
في رسالته الاصل في بيان الوصل والفصل ان موت النسفي بعد العشرين وسبع مائة انتهى وفي الجواهر المضيئة حافظ الدين لقب اثنين احدهما احمد بن محمد بن نصر البخاري سمع منه ابو البقاء والآخر
عبد الله بن احمد بن محمود ابو البركات صاحب التصانيف المفيدة في الفقه سمع منه بسغناق وكلاهما تفقها على شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري انتهى وفيه ايضا في حرف العين
عبد الله بن احمد حافظ الدين النسفي تفقه على الكردري وروى الزيادات عن احمد بن محمد العتابي انتهى وتبعه في هذا القاري وقال الكنوي في ترجمة العتابي قد نقض في
الجواهر ان العتابي مات سنة ست وثمانين وخمس مائة وانى تصح رواية شخص مات سنة عشر وسبع مائة عن شخص مات سنة ست وثمانين وخمس مائة انتهى وفي كشف الظنون
عند ذكر الهداية وهو اشهر شروح الهداية الامام حافظ الدين ابو البركات عبد الله بن احمد النسفي المتوفى سنة وفي طبقات تقي الدين من خط ابن الشحنة ما لا يعرف له شرح على
الهداية وفي هوامش الجواهر انه دخل بغداد وشرح الهداية سنة وفيه عند ذكر الوافي ذكر الاتقاني في غاية البيان ان النسفي لما نوى ان يشرح الهداية سمع به تاج الشريعة وهو من
اكابر عصره فقال لا يليق بشانه فخرج عما نواه وشرع في ان يصنف كتابا مثل الهداية فالف الوافي ثم شرحه وسماه بالكافي فكانه شرح الهداية وهو اتم كامل فاضل محرر دقيق
انتهى عبد الله بن جعفر ابو علي الرازي من اصحاب محمد بن سماعة عبد الله بن الحسين ابو محمد الناصحي وناصح اسم بعض اجداده كان اماما كبيرا له مجلس التدريس والفتوى
وولي قضاء القضاة للسلطان محمود بن سكتگين بنجارا اخذ الفقه عن القاضي عتبة بن ابي الهيثم عن قاضي الحرمين وتفقه عليه ابنه محمد الناصحي مات سنة سبع واربعين واربعمائة ومن تصانيفه تهذيب
ادب القضاء للخصاف قال الجامع رأيت في ذكر ابنه محمد في اليمن وابنه الآخر يحيى في اليمن ايضا عبد الله بن علي بن عثمان قاضي القضاة جمال الدين التركماني الماردني كان
والده علاء الدين البشير ابن التركماني وجده فخر الدين عثمان وعمه تاج الدين احمد بن عثمان وابن عمه محمد بن احمد بن عثمان كلهم فضلاء دهره اخذ العلم عن ابيه وحدث وصنف
وافتى ومات صباح الجمعة حادي عشر شعبان سنة تسع وتسعين وسبع مائة قال الجامع ارخ السيوطي ولادته سنة وقال ولي قضاء الديار المصرية بعد ابيه ودرس بالكاملية وافتى وصنف عبد الله
بن علي ابو عبد الله تاج الدين المعروف بالقاضي منصور قدم بسمستان سنة ونظم المختار في الفقه والسراجية في الفرائض والبحر الجاري في الفتاوى جمع فيه المذاهب الاربعة
ابي حنيفة ومالك والشافعي واحمد مات سنة ثمان مائة قال الجامع ذكر صاحب الكشف ان البحر الجاري في الفتاوى لتاج الدين عبد الله بن علي البخاري المتوفى سنة انتهى
عبد الله بن المبارك ابو عبد الرحمن المروزي ولد سنة ثمان عشرة ومائة وهو مولى لرجل من حنظلة وامه خوارزمية وابوه كان تركيا صاحب ابا حنيفة واخذ عنه علما
نظر اليه ابو حنيفة وسأله عن بدر امره فقال كنت جالسا مع اخواني في البستان فاكلنا وشربنا الى الليل وكنت مولعا بضرب العود والطنبور وكنت سحرا فرأيت في منامي طيرا
فوق راسي على شجرة يقول الهيان الذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق قلت بلى ما تبت وكسرت عودي وحرقت ما كان عندي فكان هذا اول
زهدي وفي الجواهر المضيئة تبع جماعة من اصحاب ابن المبارك مثل الفضل بن موسى ومحمد بن الحسن محمد بن المنذر فقالوا حتى نعد خصال ابن المبارك فقالوا جمع العلم والفقه والادب
والنحو واللغة والشعر والزهد والفصاحة والورع وقيام الليل والعبادة والسداد في الرواية وقلة الكلام في الا لما ينفيه وقلة الخلاف على اصحابه روى له الجماعة وكان ثقة حجة مات
بهيت منصرفه من الغزو سنة احدى وثمانين ومائة وصنف الكتب الكثيرة قال الجامع قد وصفه الائمة فقال ابو اسامة ما رأيت اطلب للعلم من ابن المبارك وقال ابن مهدي الامة
اربعة الثوري وحماد بن زيد وابن المبارك ومالك قال شعبة بن حجاج ما اشتهي من عمري كله ان اكون سنة واحدة من ابن المبارك فما احد ران اكون ولا ثلثة ايام وقال شعيب
بن حرب ما لقي ابن المبارك رجلا الا وهو افضل منه وقال احمد لم يكن في زمانه اطلب للعلم منه جمع اسرا عظيما وكان رجلا صاحب حديث حافظا وكان يحدث من كتاب وقال شعبة ما قدم علينا مثله
وقال ابن عيينة نظرت في امر الصحابة فما رأيت لهم فضلا على ابن المبارك لاصحبته وغزوهم مع النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم وقال ابن ابي حاتم عن اسحق بن محمد بن ابراهيم المروزي قال
لقيني ابن المبارك الى سفيان بن عيينة فقال لقد كان فقيها عالما عابدا زاهدا شجاعا عاشا راوقال فضيل بن عياض لم يخلف بعده مثله وقال ابن اسحق الفزاري ابن
المبارك امام المسلمين وقال سلام بن ابي مطيع ما خلف بالمشرق مثله وقال الدوري لم يكن ابن مهدي يقدم عليه ولا على مالك احدا في الحديث وقال العباس بن مصعب جمع
الحديث والفقه والعربية والشجاعة والتجارة والسخاوة والحج وقال ابن المديني عن ابن معين كان كيسا ثقة وكان عالما صحيح الحديث وكانت كتبه التي حدث بها عشرين
الفا او احدى وعشرين الفا وقال اسمعيل بن عياش ما على الارض مثل ابن المبارك لا اعلم ان الله خلق خصلة من خصال الخير الا جعلها الله فيه وقال احمد بن حنبل وغيره ولد سنة

وقال ابن سعد ذلت بهيبته مصر فما من الغزو واستطاب العلم وروى رواية كثيرة وصنف الكتب في ابواب السنة وكان ثقة مأمونا حجة كثير الحديث وقال الحاكم هو امام عصره في الآفاق
واولاهم بذلك علما وزهدا وشجاعة وسخاء وقيل لابن معين اتجالس عبد الله بن المبارك او عبد الرزاق فقال كان عبد الله بشرا وقال ابن جريج ما رأيت عراقيا افصح منه وقال ابو
مسهر عبد الله بن هبيرة الاعلى فقال ذاك سلكان مدعولي فوعا فرد الله عليه بصره وانا انظر وقال الحسن بن عيسى كان عجاب الدعوة وقال العجلي ثقة ثبت في الحديث رجل صالح وقال ابن حبان
في الثقات كان فقيها عالما مجتمعا في اهد من اهل العلم في زمانه والى الارض كلها وقال يحيى الاندلسي كنا في مجلس مالك فاستوذن لابن المبارك فاذن فرأينا مالكا
تبرز في مجلسه ثم قعد له على باب داره يخرج لاحد في مجلسه غيره كذا في تهذيب التهذيب للحافظ ابن حجر العسقلاني وفيه تفصيل آخر لم اذكره خوفا من التطويل من شاء فليراجع الى
وفي انساب السمعاني عند ذكر الحفظ هو بفتح الحاء وسكون النون وفتح الظاء المعجمة هذه النسبة الى بني حنظلة وهم جماعة من بني مخلفان فاما الامام ابو عبد الرحمن عبد الله بن المبارك
الحنظلي هو مولى بني حنظلة من اهل مرو يروي عن اسمعيل بن خالد وحميد الطويل وعاصم الاحول وروى عنه اهل البلاد وكان مولده بهاسنة ١١٨ ومات في شهر رمضان منصرفا من سوس
الاقصى وقبره بهيت مدينة على الفرات مشهور يزار والاخبار في مناقب ابن المبارك وشمائله اشهر واكثر من ان يحتاج الى الاغراق في ذكرها انتهى وقد بسط الكلام في
بعض حكاياته وفضائله اليافعي في مرآة الجنان وابن خلكان والقاري وغيرهم وذكرت نبذا من ذلك في رسالتي هداية الدراية لمعدة من الهداية وبالجملة فجلالته وثقاته
متفق عليها فلا حاجة الى التطويل في ذلك وفي الفقنا كفاية عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحارث الاستاذ السبذموني عن السمعاني انه كان كثير الحديث وكان معروفا
بالاستاذ ولد سنة ثمان وخمسين ومائتين ومات في شوال سنة اربعين وثلثمائة اخذ عن ابي عبد الله بن ابي حفص الكبير عن ابيه عن محمد وله كشف الآثار الشريفة في مناقب ابي حنيفة
قال الجامع ذكره السمعاني في ذكر السبذموني بعد ما ذكر انه نسبة الى سبذموين بضم السين وفتحها وفتح الباء وسكون الذال المعجمة وضم الميم في آخره نون قرية من قرى بخارا على
نصف فرسخ وقال المشهور منها ابو محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحارث بن الخليل الكلاباذي الفقيه الحارثي السبذموني المعروف بالاستاذ كان شيخا كثير السماع الحديث غير انه
كان ضعيف الرواية غير موثوق به في ما نقله من الرواية رحل الى خراسان والعراق والحجاز وادرك الشيوخ حدث عن محمد بن الفضل البلخي والفضل بن محمد والحسين بن الفضل البلخي
ومحمد بن يزيد الكلاباذي وعبد الله بن واصل وسهل بن المتوكل وعلي بن سهل بن جنيد الرازي وموسى بن هارون الحافظ وغيرهم وذكره ابو بكر الخطيب الحافظ وقال عبد الله الاستاذ
صاحب عجائب وغرائب ومناكير وليس بموضع الحجة وقال ابو زرعة ضعيف وقال الحاكم صاحب عجائب وافرد عن الثقات سكتوا عنه وكانت ولادته في الربيع الآخر سنة ٢٥٣ ومات
في شوال سنة ٣٤٨ وذكر القاري انه قد روى عنه ابن مندة واكثر عنه وانه صنف مسندا لابي حنيفة ولما الى مناقب ابي حنيفة كان يستملي عليه اربعمائة مستملي عبد الله بن محمد
قاضي القضاة شمس الدين الاذرعي كان اماما فاضلا عزيز العلم كثير المحل له مشاركة تامة في اكثر الفنون تولى القضاء بدمشق وحدث ودرس وافتى واخذ عنه بدر الدين
يوسف قال الجامع ذكره الياضي في مرآة الجنان في حوادث سنة ثلث وسبعين وستمائة حيث قال فيها تولى قاضي القضاة شمس الدين عبد الله بن محمد الاذرعي الحنفي
المشار اليه في عصره مع الدين والتواضع والصيانة والعفة انتهى وسياتي ذكره ولده والاذرعي بفتح الهمزة واسكان الذال المعجمة واسكانه ثم الراء المهملة المفتوحة نسبة الى اذرعات
بكسر الراء مدينة بالشام ذكره السيوطي في لب اللباب في تحرير الانساب عبد الله بن محمود بن مودود بن محمود ابو الفضل مجد الدين الموصلي ولد بالموصل سنة ٥٩٩ تسع وتسعين
وخمسمائة وتحصل عند ابيه ابي الثناء محمود وبباني العلوم ورحل الى دمشق فاخذ عن جمال الدين الحصيري وتولى القضاء بها بالكوفة ثم عزل ودخل بغداد وتوفي بالمدرسة المشهد ابي حنيفة
ولم يزل يفتي ويدرس الى ان مات يوم السبت التاسع عشر من المحرم سنة ٦٨٣ ثلث وثمانين وستمائة وكان من افراد الدهر في الفروع والاصول وكانت مشاهير الفتاوى على
حفظه ومن تصانيفه المختار الفذ في عنفوان شبابه ثم صنف شرحا له وسماه بالاختيار وكانت له ثلثة اخوة عبد الدائم وعبد العزيز وعبد الكريم اشتغلوا بالعلوم اما عبد الدائم فسمع
وحدث بالموصل وتفقه بدمشق على الحصيري ومات سنة ثمانين وستمائة وعبد العزيز وعبد الكريم كانا فقيهين مدرسين بالموصل فمات ابو هم بالموصل سنة ٦٣٣ ثلث وثلثين وستمائة
قال الجامع الموصلي نسبة الى الموصل بفتح الميم وسكون الواو وكسر الصاد المهملة في آخره اللام من بلاد الجزيرة اي جزيرة ابن عمر ذكره السمعاني وقد طالعت المختار والاختيار وهما
كتابان معتبران عند الفقهاء وقد كثر اعتماد المتاخرين على الكتب الاربعة وهو المتون الاربعة المختار والكنز والوقاية ومجمع البحرين ومنهم من يعتمد دون على الثلثة الوقاية والكنز
ومختصر القدوري وقد ذكرت تراجم مولفيها مع ذكر الكتب المعتمدة وغير المعتمدة وطبقات الفقهاء وغير ذلك من الفوائد النفيسة في رسالتي النافع الكبير لمن يطالع الجامع الصغير
فاطلع عبد الله بن المظفر بن محمد بن ابراهيم رضي الدين اخذ العلم عن مختار بن محمود الزاهدي عن عبد الكريم السرخسي عن ابي المكارم الكاساني عن نجم الدين عن ابي اليسر الزندوي
عن ابي يعقوب السياري عن الحاكم النوقدي عن الهندواني عن ابي القاسم الصفار عن نصير بن يحيى عن محمد وكان اماما عالما كاملا فقيها نحويا اديبا طويلا في الانشاء وله
تصانيف كثيرة وديوان شعر وكتاب انشاء وخطب اخذ عنه نجم الدين محمد بن ابي الثناء البغدادي وبدر الدين محمود بن الحسن بن علي العيني الشهير كندي عبد اللطيف

بن عبد العزيز الشهير بابن ملك كان احد المشهورين بالحفظ الوافر من اكثر العلوم واحد المبرزين في عويصات العلوم وله القبول التام عند الخاص والعام وصنف تصانيف كثيرة الفوائد منها مباحث الانوار شرح مشارق الانوار في الحديث شرح نافع وله شرح كتاب المنار في الاصول وقال في الشقائق رأيت له رسالة لطيفة في علم التصوف تدل على ان له حظا عظيما من معارف الصوفية وأخذ عنه ابنه محمد بن عبد اللطيف شارح الوقاية وهو شرح لطيف جامع لمهمات المسائل وموضحات الدلائل كتبها عند سماع ولده جعفر بن محمد بن عبد اللطيف منه الوقاية وللمولى عبد اللطيف شرح مجمع البحرين ايضا قال الجامع هذا يدل على ان شرح الوقاية لمحمد بن عبد اللطيف لا لعبد اللطيف كما ذكره صاحب الكشف ان له شرحا على الوقاية ذكر في خزانة شرحه بعين قرأ ابنه جعفر لكنه بقي في المسودة فبيضا بنته محمد وقال في الديباجة كان ابو البقاء شرحا للوقاية لكن لما ضاعت بالنسخ التي قبضها قبل الانتشار وخفت ضياع التصنيف بالكلية كتبت من مسودة تمامي بعض الالحاقات شرحا آخر الخ وكذلك ترى شرحين للوقاية منسوبين الى ابن ملك قال شرح ابنه محمد الذي جعل العلم اربع المتابر الخ انتهى وقد طالعت من تصانيفه شرح مجمع البحرين شرح مشارق الانوار وشرح المنار وكلها مفيدة وقد ذكر السخاوي ايضا ان له شرحا على الوقاية لكن لم اقف على ترجمته حيث قال في الضوء اللامع عبد اللطيف بن عبد العزيز بن امين الدين بن فرشتا الحنفي وفرشتا هو الملك وله كان يكتب ابن ملك متأخر لم اقف له على ترجمة وله تصانيف منها شرح المشارق للصغاني وشرح مجمع وشرح المنار والوقاية انتهى عبيد الله بن ابراهيم بن احمد بن عبد الملك بن عمر بن عبد العزيز بن محمد ينتهي نسبه الى عبادة بن الصامت رضي الله عنه جمال الدين المحبوبي العبادي ولد في خامس الجمادى الاولى سنة ست واربعين وخمس مائة واخذ العلم عن العلامة محمد بن ابي بكر صاحب عقائد الاسلام وشمس الائمة عماد الدين عمر بن بكر الزرنجري وهما عن شمس الائمة بكر الزرنجري عن السرخسي عن الحلواني وكان اماما كاملا معدوم النظير في زمانه فريدا وانتهت في موقته المدينة والخلافة اليه وتفقه ايضا على قاضيخان الاوزجندي توفي ببخارا في الجمادى الاولى عن اربع وثمانين سنة انتهى وسيأتي ذكر نسبه الى عبادة رض عند ذكر عبيد الله بن مسعود بن محمود عن قريب ان شاء الله تعالى ويظهر بذلك ان نسبة العبادي بضم العين نسبة الى عبادة والمحبوبي نسبة الى محبوب احد اجداده عبيد الله بن الحسين ابو الحسن الكرخي اخذ الفقه عن ابي سعيد البردعي عن اسمعيل بن حماد بن ابي حنيفة عن ابيه عن جده وانتهت اليه رياسة الحنفية بعد ابي خازم وكان له طبقة عالية تعدوه من المجتهدين في المسائل وله المختصر وشرح الجامع الصغير وشرح الجامع الكبير وكان مولده سنة ستين ومائتين وتوفي سنة اربعين وثلثمائة ليلة النصف من شعبان وممن تفقه عليه ابو بكر الرازي احمد الجصاص وابو علي احمد بن محمد الشاشي الفقيه وابو حامد احمد الاسفرايني وابو القاسم علي التنوخي وغيرهم قال الجامع ذكر السمعاني ان الكرخي نسبة الى كرخ قرية بنواحي الري منها ابو الحسن عبيد الله بن الحسين بن دلهم الفقيه الكرخي سكن بغداد وحدث بها عن اسمعيل بن اسحق القاضي ومحمد بن عبد الله الحضرمي وروى عنه ابو حفص بن شاهين وغيره انتهى وفي طبقات القاري عبيد الله بن الحسين بن دلال بن دلهم ابو الحسن الكرخي تكرر ذكره في الهداية انتهت اليه رياسة الحنفية بعد ابي خازم وابي سعيد البردعي وانتشرت اصحابه وعنه اخذ ابو بكر الرازي وعلي التنوخي وابو علي الشاشي وابو عبد الله الاسفرائني وابو الحسن القدوري وكان كثير الصوم والصلوة ولما اصابه الفالج آخر عمره كتب اصحابه الى سيف الدولة بن حمدان بما تفوق عليه فعلم ذلك فبكى وقال اللهم لا تجعل رزقي الا من حيث عودتني فمات قبل ان تصل اليه صلة سيف الدولة وهي عشرة آلاف درهم انتهى وفي مرآة الجنان في وقائع سنة ٣٤٠ فيها توفي ابو الحسن الكرخي شيخ الحنفية بالعراق وانتهت اليه رياسة المذهب تخرج له اصحاب ائمة وكان اماما قانعا متعففا عابدا صواما كبير القدر انتهى عبيد الله بن عمر بن عيسى القاضي ابو زيد الدبوسي نسبة الى دبوسية قرية بسمرقند تفقه على ابي حفص الاستروشني عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله بن مسرور وهو اول من وضع علم الخلاف واجل تصانيفه الاسرار والنظم في الفتاوى وكتاب تقويم الادلة قال الجامع ذكر السمعاني انه كان يضرب به المثل في النظر واستخراج الحجج وكان له بسمرقند مناظرات مع الفحول توفي ببخارا سنة ٤٣٠ ثلثين كما ربع مائة انتهى وفي تاريخ ابن خلكان ابو زيد عبد الله الفقيه الحنفي كان من اكابر اصحاب ابي حنيفة وممن يضرب به المثل وهو اول من وضع علم الخلاف وابرزه الى الوجود وروى انه ناظر بعض الفقهاء فكان كلما ارسله ابو زيد تبسم وضحك فلما رشد ابو زيد سأل الاذن في الزمته حجته فقال بنى بالضحك والقهقهة فان كان ضحك المرء من فقهه * فالديك في الصحراء افقه منه * وكانت وفاته ببخارا سنة ٤٣٠ عبيد الله بن مسعود صدر الشريعة الاصغر بن تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة احمد بن جمال الدين عبيد الله المحبوبي صاحب شرح الوقاية المعروف بين الطلبة بصدر الشريعة هو العلامة المتفق عليه والامام المختلف اليه حافظ قوانين الشريعة ملخص مشكلات الاصول

ذكر ابن ملك في شرح المنار ان له شرحا على الوقاية وقد ذكر السخاوي ايضا ان له شرحا على الوقاية لكن لم اقف على ترجمته حيث قال في الضوء اللامع عبد اللطيف بن عبد العزيز بن امين الدين بن فرشتا الحنفي وفرشتا هو الملك وله كان يكتب ابن ملك متأخر لم اقف له على ترجمة وله تصانيف منها شرح المشارق للصغاني وشرح مجمع وشرح المنار والوقاية انتهى

٤٥ قال الجامع هذا يدل على ان شرح الوقاية لمحمد بن عبد اللطيف لا لعبد اللطيف كما ذكره صاحب الكشف ان له شرحا على الوقاية ذكر في خزانة شرحه بعين قرأ ابنه جعفر لكنه بقي في المسودة فبيضا بنته محمد وقال في الديباجة كان ابو البقاء شرحا للوقاية لكن لما ضاعت بالنسخ التي قبضها قبل الانتشار وخفت ضياع التصنيف بالكلية كتبت من مسودة تمامي بعض الالحاقات شرحا آخر الخ وكذلك ترى شرحين للوقاية منسوبين الى ابن ملك قال شرح ابنه محمد الذي جعل العلم اربع المتابر الخ انتهى وقد طالعت من تصانيفه شرح مجمع البحرين شرح مشارق الانوار وشرح المنار وكلها مفيدة وقد ذكر السخاوي ايضا ان له شرحا على الوقاية لكن لم اقف على ترجمته حيث قال في الضوء اللامع عبد اللطيف بن عبد العزيز بن امين الدين بن فرشتا الحنفي وفرشتا هو الملك وله كان يكتب ابن ملك متأخر لم اقف له على ترجمة وله تصانيف منها شرح المشارق للصغاني وشرح مجمع وشرح المنار والوقاية انتهى

والفقه شرح الفروع والاصول علم المعقول والمنقول جمع اصولي حنفي محدث مفسر نحوي اديب نظار متكلم منطقي عظيم القدر جليل المحل قدوة العلماء والادباء وارث المجد عن
ابيه عن جده العلماء عن جده الامام تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة عن ابيه صدر الشريعة عن ابيه جمال الدين المحبوبي عن شيخ الامام المفتي امام زاده عن عماد الدين عن ابيه شمس الائمة
الزرعجري عن السرخسي عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن محمد بن الفضل عن اسعد مهني عن ابي عبد الله بن ابي حفص الكبير عن ابيه عن محمد وكان في عناية بتقييد فضائل جده وجمع فوائد
شرح كتاب الوقاية من تصانيف جده تاج الشريعة وهو احسن شروحه مختصر الوقاية وسماه نقاية وألف في الاصول متونا لطيفا سماه التنقيح ثم صنف شرحا نفيسا سماه التوضيح والمقدمات
الاربعة وتعديل العلوم وغيرها والمحاضرات عشرة سبع والاربعين وسبعمائة ومرقده والده واولاده واحفاده ووالده كلس في شرخ آباد بخارا واما مجده ابو ابيه تاج
الشريعة هو ابو والدته برهان الدين خانها ما في الاكران ودفنا هناك كذا ذكره عبد الباقي الخطيب بالمدينة المنورة الذي يرفع نسبه الى خانخان قال الجامع ارخ علي القاري
وفاته سنة سبع وثمانين وستمائة والعبارة من تاسخ فلتراجع نسخة اخرى وارخ صاحب كشف الظنون عند ذكر تعديل العلوم سنة سبع واربعين وسبعمائة وعند ذكر الوشاح
والوقاية والنقاية سنة خمس واربعين وسبعمائة وقد ساق نسبه الى عبادة بن الصامت الصحابي رضي المولى عبد المولى الدمياطي تلميذ السيد احمد الطحطاوي في تعاليق الانوار على
الدر المختار فقال رأيت في مسلسلات شيخنا السيد مرتضى الحسيني ذكر نسب صدر الشريعة وانه عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة محمود بن عبيد الله صدر الشريعة الاكبر احمد بن جمال الدين
ابي المكارم عبيد الله بن ابراهيم بن احمد بن عبد الملك بن عمير بن عبد العزيز بن محمد بن جعفر بن خلف بن مارون بن محمد بن محبوب بن الوليد بن عبادة بن الصامت رضي الله عنه الانصاري
المحبوبي قال شيخنا كذا رأيت بياض تسبة في تاريخ بخارا وهو اخذ عن جده محمود عن والده احمد عن والده جمال الدين عبيد الله بن ابراهيم المحبوبي واحمد بن ابراهيم هو صاحب الفروق
المسمى بالتنقيح انتهى كلامه وهذا مع امر من الكفوي وامر منه ومن القاري والذهبي في ترجمة جمال الدين عبيد الله وامر من الكفوي في ترجمة صدر الشريعة الاكبر احمد بن
عبيد الله بن ابراهيم قد علم منه ان تاج الشريعة جد من جانب الاب لصاحب شرح الوقاية صدر الشريعة الاصغر وان اسم تاج الشريعة محمود وان صدر الشريعة الاكبر لقب والد تاج
الشريعة وهو احمد بن عبيد الله وان جمال الدين عبيد الله جد لتاج الشريعة فهو جد جد صدر الشريعة الاصغر وان جد صدر الشريعة الاكبر الذي هو والد جمال الدين اسمه ابراهيم
وبه ظهر خطأ صاحب مدينة العلوم حيث قال ومن شرح الهداية نهاية الكفاية لتاج الشريعة وهو محمود بن عبيد الله بن محمود المحبوبي كان عالما فاضلا كاملا وله مختصر الهداية المسمى
بالوقاية انتهى وقال ايضا التنقيح والتوضيح كلاهما للعالم الفاضل صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود بن محمود بن عبيد الله بن محمود المحبوبي عالم محقق حرر دقق له تصانيف مفيدة غير مثل شرح الوقاية ومختصر الوقاية ومثل الوشاح في علم المعاني وتعديل العلوم في اقسام العلوم العقلية انتهى ووجه الخطأ من وجهين احدهما انه جعل عبيد الله والد تاج الشريعة وحذف صدر الشريعة
الاكبر احمد من بينهما وثانيهما انه سمى والد عبيد الله محمودا وكل منهما مخالف لما دلت عليه كلمات الثقات وتعليل فيه زلة عن قلم الناسخ فلتراجع نسخة اخرى وكذا ظهر خطأ
القهستاني في شرح النقاية حيث ذكر في نسب صدر الشريعة الاصغر صاحب النقاية انه عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة عمر بن صدر الشريعة عبيد الله بن محمود بن محمد المحبوبي
وذكر في نسب صاحب الوقاية محمود بن صدر الشريعة عبيد الله بن محمود بن محمد المحبوبي ووجه الخطأ من وجوه احدها انه سمى تاج الشريعة بعمر مع ان كلام الثقات يدل على
ان اسمه محمود والثاني انه جعل تاج الشريعة ابنا لعبيد الله مع انه ابن لاحمد بن عبيد الله والثالث انه جعل صدر الشريعة لقبا لعبيد الله مع انه لقب لابنه احمد والد تاج الشريعة محمود والرابع
انه سمى والد عبيد الله محمودا مع انه سمى ابراهيم والخامس انه سمى جد عبيد الله محمدا مع ان اسمه احمد بن عبد الملك وكذا ظهر خطأ صاحب كشف الظنون في قوله وقاية الرواية
للامام برهان الشريعة محمود بن صدر الشريعة الاول عبيد الله المحبوبي الحنفي صنفه لابن بنته صدر الشريعة الثاني اولا حمدا من جعل العلم اجل المواهب الخ وهو من مشهور اقتفى بشأنه
العلماء بالقرائة والتدريس والحفظ انتهى ووجه الخطأ من وجوه احدها انه جعل صدر الشريعة لقبا لعبيد الله مع انه لقب لابنه احمد بن عبيد الله والثاني انه جعل والد محمود برهان
الشريعة عبيد الله مع ان والده احمد بن عبيد الله والثالث انه جعل محمودا اسم جد صدر الشريعة الاصغر من جانب الام وكلام من مر ذكره يدل على انه اسم لتاج الشريعة جده من
قبل الاب ثم ههنا اختلاف آخر وهو ان كلام الكفوي في ترجمة جمال الدين عبيد الله وفي ترجمة صدر الشريعة الاصغر عبيد الله بن مسعود يدل على ان مصنف
الوقاية هو تاج الشريعة محمود بعد صدر الشريعة الاصغر شارح الوقاية من جهة الاب باستاذه كما مر ذكره وكذا كلامه في ترجمة الياس بن يحيى الرومي كما مر يدل على ان تاج
الشريعة محمودا استاذ شارح الوقاية وكذا كلامه في ترجمة خواجه پارسا محمد بن محمد صاحب فصل الخطاب وفي ترجمة تاج الشريعة محمود بن احمد بن عبيد الله على ما سياتي ذكرها
ان شاء الله تعالى يدل على ذلك كذا كلامه في ترجمة حافظ الدين الطاهري محمد بن محمد على ما سياتي وكلامه في ترجمة محمود بن احمد بن عبيد الله كما سياتي نص على ان
تاج الشريعة محمودا هو المصنف الوقاية صنفها لابن ابنه صدر الشريعة الاصغر وانه المصنف للواقعات والفتاوى وشرح الهداية وقد وافقه كلام صاحب مدينة العلوم
في ان مصنف الوقاية هو تاج الشريعة محمود وانه شارح الهداية واما كلام القهستاني فيدل على ان مصنف الوقاية محمود بن عبيد الله وهو اخ لتاج الشريعة عمر بن

عبيد الله وان صاحب الوقاية جد فاسد لصدر الشريعة الاصغر وتاج الشريعة بن مسعود وان لقب مولف الوقاية برهان الشريعة وهو الاستاذ لصدر الشريعة الاصغر تاج الشريعة
وقد وافقه كلام صاحب الكشف الذي كرره وكلامه عند ذكر شرح الهداية ومن الشروح شرح الشيخ الامام تاج الشريعة عمر بن صدر الشريعة الاول عبيد الله المحبوبي الحنفي وسماه بـ
نهاية الكفاية في دراية الهداية اوله الفضل من الصدر وفتح قريب هو المحمود وصل شاذ الخ قال في آخر كتاب الايمان ثم تحرر كتاب فوائد الايمان ابو عبيد الله عمر بن صدر الشريعة في
شعبان سنة ثلث وسبعين وستمائة انتهى وهذه العبارة التي نقلها من آخر كتاب الايمان من شرح الهداية لعبيد الغزنوي في ان صاحب الوقاية برهان الشريعة محمود بن صدر
الفاسد لصدر الشريعة فانه صرح في ان مولف شرح الهداية عمر بن صدر الشريعة وقد اتفق المورخون وشراح الهداية على ان شرح الهداية تاج الشريعة فعلم ان اسم تاج
الشريعة عمر وقد اتفقوا ايضا على ان تاج الشريعة جد صحيح لصدر الشريعة وان صاحب الوقاية اسمه محمود فيكون هو غير شارح الهداية جدا فاسدا لا وفي الكشف ايضا ومن
شروح الهداية الكفاية اوله الحمد لله الذي اسس على قواعد الكتاب والسنة مباني الخ وقيل ان الكفاية لمحمود بن عبيد الله بن مسعود تاج الشريعة مولف الوقاية فلينظر
في محله انتهى وفيه خطاء من وجهين احدهما انه جعل جد تاج الشريعة ابا له والثاني انه سمى والد عبيد الله محمود مع انه سمى تاج الشريعة بمحمود في السابقة بعد وامّا
بالقول الذي حكاه ان الكفاية لتاج الشريعة فليس بصحيح بل هو لجلال الدين المالاني كما مر منا تفصيلا في ترجمته في حرف الجيم وبالجملة فهذا المقام حامت فيه اقدام
الاعلام واختلفت فيه اقلام الاكابر وسل القدر الذي فصلته عالم اطلع عليه اكثر العلماء وقد طالعت من تصانيف صدر الشريعة صاحب الترجمة النقاية مع شروحها للقهستاني
والبرجندي وابي المكارم ومحمود بن الياس الاردبيلي وعلي القاري والشمني والتوضيح شرح التنقيح مع حاشيته المسماة بالتلويح لسعد الدين التفتازاني مع حواشي الشيخ حسن
چلبي ابن المولى محمد بن فرامرز والبيب عبد الله بن عبد الحكيم السيالكوتي وشيخ الاسلام حفيد التفتازاني ووجيه الدين العلوي وشرح الوقاية مع حواشيه ليوسف بن جنيد
الشهير باتي چلبي وعصام الدين الاسفرائيني ووجيه الدين العلوي وشيخ الاسلام المذكور والسيد مهدي ولالطف الله وعبد الله بن صديق الهروي والوالد
المرحوم مولانا عبد الحليم ابن استاذه مولانا محمد يوسف اللكنوي وغيرهم وكل تصانيف صدر الشريعة مقبولة عند العلماء معتبرة عند الفقهاء وانى لفضل الله وتوفيقه شرعت
في تاليف شرح لشرح الوقاية مبسوط بسيط متضمن لتحقيق المسائل وتدقيق الدلائل مع ذكر المذاهب المختلفة وذكر ادلتها الشرعية مع انها وما عليها وجعلت له مقدمة
تشتمل على فصول فيها نسب صاحب الوقاية وشرح الوقاية وتراجم شراح الوقاية والنقاية ومحشي شرح الوقاية ومن ذكر اسمه في شرح الوقاية مع فوائد لطيفة وفرائد نفيسة وارجو من الله تعالى
الذي وفق لتاليف هذا الشرح العظيم ان ييسر لنا اتمامه ويجعله خالصا لوجهه الكريم عبد المجيد بن اسمعيل بن محمد ابو سعد القيسي الهروي قاضي بلاد الروم تفقه بماوراء النهر على جماعة منهم
فخر الاسلام علي البزدوي ودرس ببغداد والبصرة وهمدان وبلاد الروم وقدم دمشق سنة اربع وثلثين وخمس مائة وتوفي بقيسارية سنة سبع وثلثين وخمس مائة وله مصنفات
في الفروع والاصول اخذ عنه ولداه اسمعيل واحمد وعبد الملك بن ابراهيم الهداني صاحب طبقات الحنفية والشافعية اخذ العلم عن ابراهيم بن محمد الدهستاني عن علي العندلي
عن الحسين الصيمري عن ابي بكر محمد الخوارزمي عن ابي بكر احمد الجصاص الرازي عن ابي الحسن الكرخي عن البزدوي عن موسى بن نصر الرازي عن محمد قال الجامع محمد
بن محمد الدهستاني كما صرح في ان عبد الملك هذا هو المصنف للطبقات لكن قال علي القاري عبد الملك بن ابراهيم الهداني والد محمد صاحب طبقات الحنفية والشافعية انتهى
وفي كامل ابن الاثير في حوادث سنة ٥٣٢ فيها في شوال توفي محمد بن عبد الملك بن ابراهيم بن احمد ابو الحسن بن ابي الفضل الهداني الفرضي صاحب التاريخ انتهى وفي الكشف
طبقات الفقهاء لمحمد بن عبد الملك الهداني المتوفى سنة احدى وعشرين وخمس مائة انتهى عبد الواحد بن علي بن برهان الدين ابو القاسم العكبري الفقيه النحوي المتكلم اخذ الفقه
عن احمد القدوري عن ابي عبد الله محمد بن يحيى الجرجاني عن احمد الجصاص عن الحسين الكرخي عن البزدوي عن موسى الرازي عن محمد وكان في اول زمانه منجما ثم صار نحويا
وكان حنبليا فصار حنفيا مات يوم الاربعاء سنة خمسين واربع مائة قال الجامع نسبه السيوطي في بغية الوعاة بانه عبد الواحد بن علي بن عمر بن اسحق بن ابراهيم بن برهان الشيخ
البارع ابو القاسم الاسدي العكبري وقال صاحب العربية واللغة والتواريخ وايام العرب تمر اعلى عبد السلام البصري وابي الحسن السمسمي في كان اول امره منجما فصار نحويا وكان حنبليا
فصار حنفيا وسمع من ابن البطة وغيره ولم يكن يلبس السراويل والاعلى راسه غطاء وكان متعصبا لابي حنيفة محترقا بين اصحابه مات في الجمادى الآخرة سنة ست وخمسين واربع مائة
انتهى والعكبري نسبة الى عكبر بضم العين وسكون الكاف وفتح الباء الموحدة هو الصحيح وقيل بفتح العين بعدها راء مهملة بعدها الف بلدة على الدجلة فوق بغداد بعشرة
فراسخ من الشرق ذكره السمعاني عبد الواحد بن محمد البصري كان احد المتحيرين اصله من بلاد العجم اشتغل هناك وبلغ رتبة الكمال ثم الى بلاد الروم وباحث العلماء وناظر الفضلاء
فشهد والد الفاضل عند السلطان فاعطاه مدرسة ببلدة كوناهية واشتهرت الواحدية وشرح فيها النقاية في الفقه فرغ من تصنيفه سنة وكان شرحا لطيفا وتصنيفا نفيسا الى غير
بهمات المسائل وحل معضلاتها ومنح الدلائل وصنف كتابا منظوما في الاسطرلاب للاجل محمد شاه بن شمس الدين محمد الفناري قال الجامع اختلف في هذه النقاية التي شرحها

عبد الواحد تقتيل بي نقاية صدر الشريعة وقتيل بي النقاية في علم المداية تقا منيخان كذا في الكشف عبد الواحد الشيباني كان من كبار فقهاء ما وراء النهر وكان رجع اليه في اكثر الوقائع والنوازل عبد الوهاب بن احمد بن مهبان قاضي القضاة امين الدولة ابو محمد الدمشقي وقتيل الثلثين وسبع مائة واخذ الفقه عن فخر الدين احمد بن علي بن التفيص عن محسن السنناني عن حافظ الدين الكبير محمد البخاري عن شمس الائمة محمد الكردري عن صاحب الهداية واخذ عن علماء الشام وبلغ رتبة الكمال قال محمد بن طي محمد بن الشحنة في شرح منظومته ابن مهبان قال شيخنا ابن حجر اشتغل وتمهر وبرع في العربية والفقه والقرآن والادب وولي قضاء حماة وكان مشكور السيرة اماما في العربية مصنف قصيدة في الفقه وشرحها وشرح درة البحار وقد اشار الى ذلك في المنظومة وماتت قبل موت محمد بن يوسف القونوي صاحب درة البحار سنة ثمان وسبعين وسبع مائة قال الجامع هذا الذي نقله ابن الشحنة عن الحافظ ابن حجر قد قاله في الدرر الكامنة في اعيان المائة الثامنة وتمام عبارته هذا عبد الوهاب بن احمد بن مهبان الدمشقي الحنفي اشتغل وتمهر وتميز في الفقه والعربية والقراآت والادب ودرس وولي قضاء حماة سنة ستين الى ان مات في ذي الحجة سنة ثلثين فكان عزل في سنة ثمانين ثم اعيد في اثناء ثلث وكان مشكور السيرة ماهرا في الفقه والادب ونظم قصيدة على قافية الراء من البحر الطويل الفت بيت منها غرائب المسائل في مذهب الحنفية وشرحها في مجلد بن وهو نظم جيد متمكن انتهى وفي نزهة اعيان العصر ب لسائل المشرب لحسن المكرم للاي الشيخ العالم البحر الامام قاضي القضاة امين الدين ابو محمد عبد الوهاب بن احمد بن مهبان الدمشقي الحنفي ولد قبل الثلثين وسبع مائة وتوفي في ذي الحجة سنة وهو من ابناء الاربعين وكان ماهرا في الفقه والعربية والقراءة والادب درس وولي قضاء حماة وكان مشكور السيرة حكيما امينا عالما مكينا فقيها نبيلا صوفيا بالسيرة الحسنة آخذ عن علماء الشام ثم انتقل الى مباشرة الحكم بحماة سنة ستين وشرح درر البحار ومات قبل مصنفا انتهى وقد ترجمه السيوطي في بغية الوعاة في طبقات النحاة لكنه لم يزد على نقل كلام ابن حجر في الدرر عقبة بن خشينة بن محارب ابو الهيثم النيسابوري استاذ القضاة والفقهاء وعديم النظير في الفقه واسمه يونس القنوي قدم بخارى وسمع بخراسان قاضي على مذهب الكوفيين لا وهو منتهى السند اخذ عن قاضي الحرمين احمد بن محمد النيسابوري عن محمد بن محمد بن ابي طاهر الدباس عن ابي حازم عبد الحميد عن عيسى بن ابان عن محمد وتفقه عليه جماعة منهم عماد الاسلام صاعد بن محمد بن احمد والهيثم بن ابي الهيثم عثمان بن ابراهيم بن مصطفى بن سليمان فخر الدين الماردني النحوي المفسر المحدث الاديب البليغ حدث وافتى ودرس وشرح الجامع الكبير مات بالقاهرة سنة ٧٣٣ احدى وثلثين وسبع مائة اخذ العلم عنه ولده قاضي القضاة علي بن عثمان الماردني وتاج الدين ابو العباس احمد بن عثمان وصاحب الجواهر المضيئة محي الدين عبد القادر القرشي وغيرهم قال الجامع وصفه السيوطي في حسن المحاضرة بقوله شيخ الاصحاب وقته انتهت اليه رياسة الحنفية بالديار المصرية وتخرج به خلق كثير شرح الجامع الكبير والجامع الصغير ودرس بالمنصورية بالقاهرة وتوفي رجب سنة ٧٤٣ احدى وثلثين وسبع مائة عن احدى وثمانين سنة عثمان بن علي بن محمد بن علي ابو عمر والبيكندي البخاري قال السمعاني كان اماما فاضلا ورعا زاهدا عفيفا كثير العبادة وكان آخر من بقي ممن تفقه على الشيخ محمد بن ابي سهل السرخسي مات سنة ٥٣٢ اثنين وخمسين وخمس مائة وكانت ولادته سنة ٤٥٥ خمس وخمسين واربع مائة وهو من شيخ صاحب الهداية قال الجامع البيكندي ذكر السمعاني انه نسبة الى بيكند من بلاد ما وراء النهر على رحلة من من بخارا وكانت بلدة حسنة كثيرة العلماء خربت الساعة وسمعت انه كان بها ثمانية آلاف رباط للغرباء وقد رأيت بها آثارا انتهى وضبط السيوطي في لب اللباب بكسر الباء وفتح الكاف وسكون النون ثم دال مهملة عثمان بن علي بن محجن ابو محمد فخر الدين الزيلعي كان مشهورا بمعرفة الفقه والنحو والفرائض قدم القاهرة سنة خمس وخمسين وخمس مائة وافتى ودرس ونشر الفقه وانتفع به الناس مات سنة ٧٤٣ في رمضان ودفن بالقرافة وذكر صاحب الكشف ان له شرحا على الجامع الكبير والزيلعي نسبة الى زيلع بفتح الزاء المعجمة وسكون الياء المثناة التحتية ثم اللام المفتوحة ثم العين المهملة بلدة بساحل بحر الحبشة كذا في لب اللباب عز الدين الكندي المفتي بسمرقند استاذ اختيار الدين طاهر صاحب الخلاصة عصام بن يوسف بن ميمون بن قدامة ابو عصمة البلخي اخو ابراهيم بن يوسف كان شيخي بلخ في زمانهما بغير مدافع لهما قال الجامع ذكر السمعاني عند ذكر نسبة البلخي المشهور وهذه النسبة عصام بن يوسف بن ميمون بن قدامة البلخي اخو ابراهيم بن يوسف يروي عن ابن المبارك وروى عنه اهل بلده وكان صاحب حديث نجتبا في الرواية وربما اخطأ وكنيته ابو عصمة وكان يرفع يديه عند الركوع وعند رفع الرأس منه واخوه ابراهيم كان لا يرفع ومات عصام سنة عشر ومائتين وذكر جماعة ابو حاتم بن حبان في كتاب الثقات انتهى وفي طبقات القاري عصام بن يوسف روى عن ابن المبارك والثوري وشعبة وكان صاحب حديث يرفع يديه عند الركوع وعند رفع الرأس منه انتهى قلت لعلم منه بطلان رواية مكحول عن ابي حنيفة ان من رفع يديه في الصلوة فسدت صلاته التي اخترامير كاتب الاتقاني بها كما مر في ترجمته فان عصام بن يوسف كان من تلامذي ابي يوسف وكان يرفع فلو كان ذلك الرواية اصل لعلم بها ابو يوسف وعصام وسيأتي التفصيل في بطلان تلك الرواية

في ترجمة يحيى ان شاء الله تعالى ويعلم ايضا ان الحنفي لو ترك في مسألة مذهب امامه لقوة دليل خلافه لا يخرج به عن ربقة التقليد بل هو على التقليد في صورة ترك التقليد قلت الا ترى
الى ان عصام بن يوسف ترك مذهب ابي حنيفة في عدم الرفع ومع ذلك هو معدود في الحنفية وتؤيده ما حكاه اصحاب الفتاوى المعتمدة من اصحابنا من تقليد ابي يوسف
ايها شاء في طهارة القلتين والى الله المشتكى من جهلة زماننا حيث يطعنون على من ترك تقليد امامه في مسألة واحدة لقوة دليلها ويخرجونه عن مقلديه فلا عجب منهم فانهم
من العوام انما العجب ممن يتشبه بالعلماء ويمشي مشيهم كالانعام ابو عصمة بن ابي البيت البخاري من اقران القاضي اسحق الحكيم السمرقندي اخذ عن ابي منصور الماتريدي عطاء
بن حمزة السغدي كان فاضلا عارفا بالمذهب بحرا متبحرا اماما في الفروع والاصول ترد الفتاوى عليه من اقطار الارض اخذ عنه جماعة منهم نجم الدين عمر النسفي علاء الدين
الاسود المشتهر بقروخواجه اشتغل في بلاده ثم ارتحل الى بلاد العجم وقرأ على علمائها وبلغ رتبة الفضل والكمال وفاق على الاشال ثم اتى الروم في سلطنة اورخان بن عثمان الغازي
وجعل يدرس افنشر العلم وحسن التصنيف وناظر الائمة والعلماء ودرس الفقهاء وصنف في اثناء تدريسه مدة ما تنيق شرح الوقاية وهو كتاب حافل كافل بحل مشكلات الوقاية وقرأ
عليه ولده حسن باشا وشمس الدين محمد الفناري ثم ارتحل بعده الى مدينة بروسة السلسلة قال الجامع ذكر صاحب الكشف ان اسم شرحه الوقاية اتمه
وانه مات سنة ثمان مائة وذكر عند ذكر شراح المغني ان اسمه علي بن عمر وان له شرحا كبيرا على المغني فرغ منه سنة علي بن احمد بن عبد الواحد بن عبد المنعم بن عبد الصمد قاضي
القضاة عماد الدين الطرسوسي والد صاحب الفتاوى الطرسوسية نجم الدين ابراهيم الطرسوسي اخذ عن ابي العلاء محمد العرمني وبهاء الدين ابي عبد الله ايوب بن النحاس الحلبي
وتولى القضاء بدمشق سنة سبع وعشرين وسبع مائة ثم ترك لولده وكان يقرأ القرآن في اقل مدة حتى انه صلى التراويح بنى ثلث ساعات وثلثي ساعة بحضور من الاعيان ذكره
عبد القادر ودرس بعدة مدارس قال الجامع ذكر القاري انه مات سنة اثنتين وثلثين وسبع مائة وحكى الحكاية المذكورة في سرعة قراءته وهذا القدر من السرعة
كرامة من الكرامة وقد اتصف بها جمع كثير ولا ينكره الا من انكر صدور الخوارق وهو اجماع الجمهور خارق وقد اورد ت حكايات سرعة القراءة وحققت ما يجوز منها وما لا يجوز
في رسالتي اقامة الحجة على ان الاكثار في التعبد ليس ببدعة فلتطالع فانها نافعة جدا لمن نظر فيها بالعين البصيرة لا بالعين الحسود والكدورة علي بن احمد بن علي بن يوسف
كمال الدين المعروف بقاضي الحصن بالولاية القضاء بحصن الاكراد سنة ثمان وعشرين وستمائة ومات سنة اثنتين وسبع مائة علي بن احمد بن محمد علاء الدين الجمالي
كان فقيها اصوليا اديبا نحويا مفسرا محدثا متبحرا في الفنون العقلية والنقلية مجتهدا مطلعا على دقائق الشرع عابدا زاهدا اقرأ اني صغره على حمزة اقرا اني ثم اتى القسطنطينية
وقرأ على المولى خسرو محمد بن فراموز وصار مدرسا بجامع ارس بادرنة وبروسا وقيصاريا في عهد السلطان محمد خان وابنه بايزيد خان وكان صاحب كرامات سنة اثنتين و
ثلثين وتسع مائة وعن تلامذته سعد الافاضل يوسف وقطب الدين المرشد الفنوني وغيرهما علي بن احمد بن مكي حسام الدين الرازي فقيه فاضل له تصانيف منها خلاصة الدلائل
وتنقيح المسائل وهو كتاب في صنعة شرحا لمختصر القدوري وعن ابن عساكر قدم حسام الدين بدمشق وسكنها وكان يدرس ويفتي على مذهب ابي حنيفة توفي في ذي الحجة ثمان وتسعين
خمس مائة قال الجامع ذكر القاري ان الصلوة الهموم جمعوا قدرات اولد وقال وضع كتابا نفيسا على مختصر القدوري سماه خلاصة الدلائل قال صاحب الجواهر المضية
الشيخ عبد القادر القرشي هو كتابي الذي حفظته في الفقه وخرجت احاديثه في مجلد ضخم ووضعت عليه شرحا وصلت فيه الى كتاب الشركة بعين كتابتي لهذه الترجمة في يوم الجمعة
سنة تسع وخمسين وسبع مائة علي بن بلبان بن عبد الله علاء الدين الفارسي الفقيه النحوي ابو الحسن كان من اوحد المتبحرين اصولا وفروعا عديم النظير فقيد النيل
ولد سنة خمس وسبعين وستمائة واخذ عن شمس الدين ابي العباس احمد السروجي عن صدر الدين سليمان بن ابي العز وصدر الدين محمد بن عباد الحلاطي وبهاء عن جمال الدين
محمود الحصيري تلميذ حسن بن منصور اوزجندي وذكر السيوطي في حسن المحاضرة انه سمع من الديماطي وبرع في المذهب واصوله وشرح تلخيص الجامع الكبير للخلاطي شرح الجامع الكبير وترتيب صحيح ابن حبان
على الابواب ومعجم الطبراني على الابواب سنة احدى وثلثين وسبع مائة وذكر قاسم بن قطلوبغا في تراجمه انه سمع الديماطي ومحمد بن علي بن عساكر وابن عساكر وطبقتهم
وبرع في المذهب وشرح تلخيص الجامع شرحا مطولا سماه تحفة الحريص توفي في سابع شوال سنة تسع وثلثين وسبع مائة قال الجامع كذا ارخه السيوطي في بغية الوعاة فانه قال علي بن
بلبان الفارسي الامير علاء الدين النحوي الحنفي قال الصفدي ولد سنة وقرأ النحو على ابي حيان والاصول على العلاء القونوي والفقه على الفخر ابن البخاري والسروجي واتقن النحو وتقدم
في المذهب والاصول وشرح الجامع الكبير وترتيب صحيح ابن حبان وسمع الديماطي وغيره وكان حسن المذاكرة ذا نظم سنة تسع وثلثين وسبع مائة انتهى وهذا اختلاف لا ارضه هو في حسن
المحاضرة لكنه موافق لما رأيته الذهبي في المعجم المختص فانه قال فيه علي بن بلبان الامير علاء الدين الفارسي الحنفي المصري سمع البقراوي من السهارنبوري عساكر وكان تركيا عالما وقورا
رتب صحيح ابن حبان ثم رتب معجم الطبراني الكبير وكان بناظر ويقرر وتعصب لمذهبه توفي في سنة تسع وثلثين وسبع مائة عن بضع وستين وسمع من الديماطي انتهى وكذا ارخه صاحب الكشف
وعلي القاري وذكر القاري ان من تصانيفه سيرة لطيفة للنبي صلى الله عليه وسلم وكتابا في المناسك جامعا للفروع كثيرة علي بن بندار قاضي القضاة ابو القاسم الميرو

نسبة الى يزد بفتح الياء المثناة التحتية ثم الزاء المعجمة الساكنة ثم الدال المهملة من اعمال اصطخر فارس من اصفهان كرمان اخذ عن ابي جعفر القاضي علي النسفي عن العباس احمد الازدي
عن ابي الحسن المكي وله شرح الجامع الصغير الذي رتبه الحسين بن احمد الزعفراني وابو القاسم هذا احد والد جمال الدين اليزدي صاحب التهذيب شرح الجامع الصغير قال الجامع
سيأتي ذكر صاحب التهذيب وهو المطهر في حرف الميم ان شاء الله تعالى علي بن المعبد بن عبيد ابو الحسن الجوهري كان من اصحاب ابي يوسف ولد سنة ثلاث وثلثين ومائة
ورأى الامام ابا حنيفة وحضر جنازته ومات سنة اثنين وثلثين ومائتين روى عنه البخاري وابو داود وقال الجامع هو بغدادي مولى بني هاشم روى عن جرير بن عثمان
وشعبة والثوري ومالك وابن ابي ذئب ومعروف بن واصل وشيبان بن عبد الرحمن ومحمد بن جويرية وعبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان وقيس بن الربيع ويزيد بن عبد العزيز التميمي
وابي اسحق الفزاري ومحمد بن اسحاق المكي وابن المبارك بن فضالة وحنظلة البخاري وابو داود وقد يحيى بن معين وابو بكر بن ابي شيبة وابو قلابة وزياد بن ايوب وخلف بن سالم واسحق
بن ابي اسرائيل وابو زرعة ويعقوب بن شيبة وموسى بن هارون وصالح بن محمد الاسدي وابن ابي الدنيا وابراهيم الحربي وابو يعلى وابو القاسم عبيد الله بن محمد البغوي وآخرون
كذا في تهذيب الكمال في اسماء الرجال وفيه ايضا قال عبدوس ما علمت الى ان فارقت حفظه منه قال المحاملي فقلت له كان يتهم بالجهم فقال قد قيل هذا ولم يكن كما قالوا الا ان ابنه
الحسن كان على القضاء ببغداد وكان يقول بقولهم وقال العقيلي قلت لعبد الله بن احمد لم تكتب عن علي بن المعبد فقال تهاني ابي وكان يلزم عفان ما يأتينا وكان من
الصحابة وقال ابن معين ثقة صدوق وقال جعفر الطيالسي عن ابن معين علي بن المعبد ثبت البغداديين في شعبة وقال ابو زرعة كان صدوقا في الحديث وقال
ابو حاتم كان متقنا صدوقا ولم ار من المحدثين من يحفظ ويأتي الحديث على لفظ واحد لا يغيره سوى قبيصة وابي نعيم في حديث الثوري ويحيى الحماني في حديث شريك
وعلي بن المعبد في حديثه وقال صالح بن محمد ثقة وقال النسائي صدوق انتهى الخصاوي في تهذيب التهذيب لابن حجر قال ابن قانع ثقة ثبت وقال مطين ثقة وقال ابن عدي ما ارى بحديثه
باسا ولم ار في رواياته اذا حدث عن ثقة حديثا منكرا وله في البخاري مع شدة استقصائه يروي عنه في صحاحه انتهى الخصاوي في الهدى الساري مقدمة فتح الباري لابن حجر
هو احد الحفاظ قال يحيى بن معين ما روى عن شعبة من البغداديين ثبت منه قال رجل ولا ابو نصر قال ولا ابو عمرو وقال ابو حاتم لم ار من المحدثين من يحدث بالحديث على لفظ واحد لا يغيره
سوى علي بن المعبد وثقه آخرون وتكلم فيه احمد من اجل وقوفه في القرآن قلت روى عنه البخاري من حديثه عن شعبة فقط احاديث يسيرة وروى عنه ابو داود انتهى
علي بن الحسن بن علي ابو الحسن النيسابوري كان اماما عالما قرأ على الحسين بن علي الصيمري عن ابي بكر محمد الخوارزمي عن العباس عن الدبري عن موسى بن نصر عن محمد وله
تفسير القرآن مات سنة اربع وثمانين واربعمائة قال الجامع ذكر علي القاري ان له دقائق الكلام على مذهب المعتزلة وله التفسير وكان يحفظ على عبارة اهل خراسان
وورد مع السلطان طغرل الى بغداد وتماجر الى نيسابور انقطع وتزهد فلم يدخل على السلاطين فقال له السلطان ملك شاه في جامع نيسابور لم لا تجئ عندي فقال
اردت ان تكون خير الملوك حيث تزور العلماء ولا اكون من شر العلماء حيث ازور الملوك وكان مستعمل السنة في ملابسه ويسير ماشيا الى الجمعة ويسلم على كل من اجتاز به وكان بينه
وبين شيخ ابي محمد الجويني وابن ابي المعالي مخالفة في الفروع والاصول ولكل واحد منهما طائفة ومات سنة ثلاث انتهى الخصاوي وذكر القاري ايضا عدة حكايات مناظرته فلتطالع
لم اورد ها خوفا عن التطويل علي بن الحسن بن محمد بن ابي جعفر ابو الحسن المعروف بالبوان البلخي الامام جليل القدر كثير العلم الاسم المشهور والفقيه المذكور والاسكندر بكسر السين
المهملة بلدة بنواحي طخارستان من نواحي بلخ وتفقه ببخارا على برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه حتى برع في الفقه وبرع في الاصول والفقه ورد دمشق ودرس
بها مات في شعبان سنة ثمان وثمانين خمس مائة وممن تفقه عليه عبد الرشيد الوليجي ومحمد بن يوسف بن علي العقيلي والبدر الارضوني يوسف وغيرهم علي بن الحسين بن الاسلام
ابو الحسن القاضي السغدي نسبة الى سغد بضم السين المهملة وسكون الغين المعجمة بعدها دال مهملة ناحية من نواحي سمرقند كان اماما فاضلا فقيها مناظرا سكن بخارا وتصدر
للافتاء وولي القضاء انتهت اليه رياسة الحنفية ورحل اليه في النوازل والواقعات تكرر ذكره في فتاوى قاضيخان وسائر مشاهير الفتاوى اخذ الفقه عن شمس الائمة الاسبيجابي وروى
عنه شرح السير الكبير قال الجامع كانت وفاته سنة احدى وستين واربع مائة بخارا كذا قال السمعاني وقال كان اماما فاضلا مناظرا جمع جماعة انتهى ومن تصانيفه التحفة في الفقه
وشرح الجامع الكبير ذكره القاري وغيره علي بن داود ابو الحسن نجم الدين القهستاني كان اماما فاضلا اصوليا نحويا اخذ العلم عن اعوان الاخيار وكان والد القاضي عماد الدين
داود بن يحيى بن كامل بن يحيى بن جبان بن عبد الملك ينتهي نسبه الى الزبير بن العوام اماما فاضلا محققا مات سنة اربع وثمانين وست مائة قال الجامع وما وقفت
نجم الدين فكانت في رابع عشر رجب سنة خمس وسبعين وست مائة وولادته في الحادي الاولى سنة ثمان وستين وست مائة كما ذكره السيوطي في بغية الوعاة وذكر في نسبه منسبته على
بن داود بن يحيى بن كامل بن يحيى نجم الدين ابو الحسن القهستاني الزبيدي القرشي الاسدي وقال قال الصفدي شيخ اهل دمشق في عصره خصوصا في العربية وقرأ النحو على العلامة
بن المطرزي والفقه على الشمس الحريري والاصول على البدر بن جماعة والعربية على المجد التونسي وسمع الحديث على النجم الشقراوي وقال لم اصنف شيئا للمواخذين على المصنفين

فكرهت ان اهمل نفسي عرضا لمن يأخذ غيري فجمعت منكاليج وانظم ذنبا انتهى علي بن نجبر المعروف بابن السباك البغدادي الفقيه على ظهير الدين محمد بن عمر البخاري
وكان نحويا فاضلا له مشاركة في العلوم شرح الجامع الكبير ولم يكمل قرأ وأجوزة في الفقه وحكى عنه قال ولدت في شعبان سنة ٦٢١ احدى وستين وخمس مائة وأخذ عنه مظفر الدين
احمد صاحب مجمع البحرين قال الجامع ذكر صاحب الكشف انه توفي سنة سبع مائة او سنة ٦١١ احدى وستين وست مائة علي بن عبد العزيز بن عبد الرزاق ظهير الدين
الكبير المرغيناني الفقيه على ابيه عبد العزيز وعلى السيد ابي شجاع محمد بن احمد بن حمزة وعلى برهان الدين الكبير عبد العزيز وغيرهم وهو صاحب الخلاصة من جهة الامام والفقيه عليه
ابنه ابو المحاسن ظهير الدين الحسن بن علي وقوام الدين احمد بن عبد الرشيد والد صاحب الخلاصة طاهر بن احمد وفي الجواهر المضيئة هكذا استاذ فخر الدين قاضيخان وهو احد الاربعة
المفضلا له قلت استاذ قاضيخان ظهير الدين الحسن بن علي بن عبد العزيز المرغيناني لا ابوه ظهير الدين الكبير قال الجامع اخ القاري وفاته سنة ٥٩٨ ست وخمس مائة وقال
هو استاذ فخر الدين قاضيخان وصاحب الفتاوى الظهيرية واما الفوائد الظهيرية فلظهير الدين محمد بن احمد بن عمر والمختفية فتاوى اخرى تسمى الظهيرية الولوالجية تاليف ظهير الدين
اسحق الولوالجي انتهى وفيه خدشة من وجوه احدها في جعله صاحب الترجمة استاذ قاضيخان مع ان استاذه ابنه الحسن الذي مر ذكره في حرف الحاء كما مر به الكفوي وصاحب
مدينة العلوم وغيرهما وثانيها في نسبة الفتاوى الظهيرية الى صاحب الترجمة مع انه للظهير محمد بن احمد بن عمر البخاري كما قال في مدينة العلوم من كتب الفقه فتاوى ظهير الدين
وهو محمد بن احمد بن عمر ظهير الدين البخاري المتوفى سنة ٦١٩ تسع عشرة وست مائة قيل وله فوائد على الجامع الصغير الحساري وقيل انه لظهير الدين الحسن بن علي بن عبد العزيز المرغيناني استاذ
قاضيخان وانه توفي سنة ست وخمس مائة انتهى وثالثها في ذكر وفات صاحب الترجمة سنة ست وخمس مائة مع ان صاحب مدينة العلوم جعل تاريخ وفاته لابنه الحسن بن علي
لكن يحتمل انهم اتفقوا على ان صاحب الفوائد الظهيرية احمد بن محمد بن عمر تلميذ الحسن بن علي وتوفي سنة تسع عشرة وست مائة وسمر في ترجمة الحسن ان آخر المتفقهين عليه ظهير
صاحب الخلاصة وانه توفي سنة ثنتين واربعين وخمس مائة فان كانت وفات الحسن كما ذكره صاحب المدينة يلزم ان يكون عمر صاحب الفتاوى الظهيرية احمد بن محمد بن عمر
اكثر من مائة سنة بكثير فالظاهر ان هذا تاريخ وفات علي بن عبد العزيز كما ذكره القاري وهو الموافق لما ذكره صاحب الكشف حيث قال في حرف الالف اقتفيته الرسول الشيخ الامام
ظهير الدين علي بن عبد العزيز بن عبد الرزاق المرغيناني الحنفي المتوفى سنة ست وخمس مائة انتهى وجعل صاحب الفتاوى الظهيرية غير صاحب الفوائد الظهيرية مع
انه هو كما قال في الكشف الفتاوى الظهيرية لظهير الدين ابي بكر محمد بن احمد القاضي المحتسب بخارا البخاري الحنفي المتوفى سنة ٥٩٨ اولها الحمد لله المتفرد بالعلاء المتوحد بالبقاء ٥١
الخ انتهى وقال ايضا الفوائد الظهيرية لظهير الدين ابي بكر محمد بن احمد بن عمر المتوفى سنة ٦١٩ جمع فيها فوائد الجامع الصغير الحساري والتمتاشي ذي الحجة سنة ٦١٨ ثمان عشرة وست مائة
وهي غير الفتاوى الظهيرية التي سبق ذكرها اولها حامدا لله على بلوغ نعمائه الخ انتهى وقد رأيت في الفتاوى الظهيرية ان صاحبها كثيرا ما ينقل المسائل والفوائد عن ظهير الدين
المرغيناني وربما صرح باسم الاستاذ الاجل ومن المعلوم ان الظهير المرغيناني لقب لصاحب الترجمة على ولابنه الحسن ويفرق بينهما بتوصيف الاول بالظهير الكبير والثاني بالظهير
ان والد صاحب الترجمة عبد العزيز ايضا لقب بظهير الدين فكيف يصح ان يكون الفتاوى الظهيرية لصاحب الترجمة وقد مر في ترجمة الحسن بن علي ان من تلامذته ابو بكر
محمد بن احمد صاحب الفوائد الظهيرية فيصح كون الفتاوى الظهيرية لمحمد بن احمد لا لصاحب الترجمة وثالثها مسامحة في نسبة الولوالجية الى اسحق مع ان عبد الرشيد بن عبد الرزاق الولوالجي كما مر في حرف
العين وههنا امر آخر وهو ان صاحب الجواهر المضيئة ظن ان ظهير التمرتاشي احمد بن اسمعيل الذي مرت ترجمته في حرف الالف عين صاحب الفتاوى الظهيرية حيث قال
في الالقاب ظهير التمرتاشي ذكره في القنية ويقال له ظهير الدين شرح الجامع الصغير وظنه محمد بن احمد صاحب الفوائد المعروفة بالفتاوى الظهيرية انتهى وتعقبه الكفوي بانه خطأ
فان الامام التمرتاشي على ما هو المسموع المشهور في كتب اصحابنا خوارزمي واما صاحب الفوائد والفتاوى الظهيرية فهو بخاري **علي بن عبد الله بن عمر** ابن نخر
المشايخ العمراني كان شيخا فقيها ورعا آخذ عن جار الله محمود الزمخشري قال الجامع انما ظهر ان نسبة العمراني لبكسر العين نسبة الى اسم جده **علي بن عبد الله** ابو الحسن
الاسطيبي من اهل ماوراء النهر وكانوا يعدونه في طبقة ابي عبد الله محمد بن علي الدامغاني الكبير اخذ عن شمس الائمة عبد العزيز الحلواني وعن ابي محمد عبد الله الناصحي وورد بخارى
فتولى القضاء بها ومات في طريق المدينة بالجحفة سنة ٥٦٥ خمس وستين وخمس مائة **علي بن عثمان** بن ابراهيم الماردني علاء الدين الشهير بابن التركماني كان اماما عالما شيخا بارعا كاملا محققا
مدققا متبحرا للفنون العقلية والنقلية له اليد الطولى في الحديث والتفسير والباع الممتد في الفرائض والحساب والشعر والتواريخ وله تصانيف كثيرة منها بغية الاعاريب
بما في القرآن من الغريب والمنتخب في الحديث والمؤتلف والمختلف وكتاب الضعفاء والمتروكين والجوهر النقي في الرد على البيهقي ومختصر المحصل في الكلام والمعين في
اصول الفقه ومختصر رسالة القشيري وغير ذلك مات يوم عاشوراء سنة خمسين وسبع مائة وقال صاحب الجواهر عبد القادر قرأت على ابن التركماني علي بن عثمان الماردني قطعة
من الهداية ولازمته في الحديث واختصر كتاب الهداية بكتاب سماه الكفاية وشرحها ولم يكمله واختصره ولده قاضي القضاة كمال الدين عبد الله بن حبيب انتهى والده **قال الجامع**

ارخ السيوطي وفاته سنة ٥٤٠ وولادته سنة ٤٦٠ ثلث وثمانين وست مائة وقال كان اماما في الفقه والاصول والحديث ملازما للاشتغال والافادة له تصانيف بديعة منها مختصر الهداية ومختصر علوم الحديث لابن الصلاح والرد على البيهقي ولي قضاء الديار المصرية انتهى وقد مر ذكر ولديه عبد الله بن علي وعبد العزيز بن علي وذكر ابن حجر في المعجم الموسس حفيده الراقم احمد بن عبد الرحيم بن علي بن عثمان بن ابراهيم بن مصطفى المارديني الحنفي حميد الدين بن جمال الدين بن قاضي القضاة علاء الدين ولد سنة ٧٣٥ واجازله الذهبي ومن كان في ذلك العصر ولازم السماع حتى سمع معنا على شيوخنا ونسخ بخطه الكثير وسمعت منه من شعر القيراطي وكان شديد المحبة للحديث واهله ومات في الطاعون سنة ٧٩٩ انتهى **للخصاف علي بن محمد** بن احمد ابو القاسم السمناني كان اماما فاضلا افقه على قاضي القضاة ابو عبد الله محمد بن علي الدامغاني الكبير قرأ الاصول والكلام على ابي علي محمد بن احمد بن الوليد وله تصانيف في الفقه والشروط والتواريخ وكتاب في ادب القضاء سماه روضة القضاة وهو تصنيف لطيف فرغ منه سنة ٤٧٨ ثمان وسبعين واربع مائة وتوفي سنة ٤٩٠ تسع وتسعين واربع مائة **قال الجامع** وارخ القادري وفاته سنة ٤٨٣ وقال له كتاب روضة القضاة وطريق النجاة انتهى ونسب صاحب الكشف روضة القضاة وطريق النجاة الى فخر الدين الزيلعي وذكر ان اوله الحمد لله الذي امر الخلق باتباع دينه وتصديق رسوله الخ وهي في مجلد كبير في فروع الحنفية اكثر باسكوك وهي كثيرة الفصول جدا اورد لكل مسألة فصلا وذكر في اخرها نبذة من التواريخ والحكايات انتهى **والظاهر** ان هذا الانتساب خطا فليحرر **والسمناني** نسبة الى سمنان بكسر السين المهملة وفتح الميم ثم نون ثم الف ثم نون بلدة من بلاد قومس بين الدامغان وخوار الري وقرية من قرى نسا ذكره السمعاني **علي بن محمد** بن اسمعيل بن علي بن احمد بن محمد بن اسحق المعروف بشيخ الاسلام السمرقندي الاسبيجابي النسبة الى اسبيجاب بكسر الهمزة وسكون السين المهملة وكسر الباء الفارسية وسكون الياء المثناة التحتية وفتح الجيم بعدها الف بعدها باء موحدة بين تاشكند وسيرام كذا ضبطه الصفي امين الدين الكاشغري علي بن الحسين كواعظ في الترجمات ولد في الجمادى الاولى سنة ٤٥٤ اربع وخمسين واربع مائة وسكن سمرقند ولم يكن احد يحفظ مذهب ابي حنيفة ويعرفه مثله في عصره عمر العمر الطويل في نشر العلوم ومات بسمرقند سنة ٥٣٥ خمس وثلثين وخمس مائة وتفقه عليه جماعة منهم صاحب الهداية علي بن ابي بكر الفرغاني وله شرح مختصر الطحاوي والمبسوط **علي بن محمد** بن الحسن القاروسي الملقب بالركابي كان مدرسا بالقاهرة وله تعليقات على الهداية ويقال له القاروسي لطول تكوير عمامته وتلقيبه بالركابي لانه كان عند ركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مات سنة ثمان وسبع مائة **علي بن محمد** بن عبد الكريم بن موسى البزدوي الامام الكبير الجامع بين شتات العلوم امام الدنيا في الفروع والاصول له تصانيف كثيرة معتبرة منها المبسوط احد عشر مجلدا وشرح الجامع الكبير وشرح الجامع الصغير وكتاب كبير في اصول الفقه مشهور باصول البزدوي معتبر معتمد وكتاب في تفسير القرآن يقال انه ثلثمائة وخمسون جزءا كل جزء في فخم مصحف وغاية الفقهاء في الفقه وله في حدود سنة ٤٠٠ اربع مائة ومات في خامس رجب سنة ٤٨٢ اثنين وثمانين واربع مائة وحمل تابوته الى سمرقند **قال الجامع** قد طالعت اصوله مع شرحه كشف البخاري وشرح الهداية للفقيه وهو كتاب نفيس معتمد عند الاجلة ثم كلام الكفوي ههنا وكلامه في ترجمة احمد بن ابي اليسر محمد بن محمد وكلامه في ترجمة عبد الكريم بن موسى على ما مر كل ذلك نص على ان عبد الكريم جد فخر الاسلام وانتسابه الى اليسر جد الاسلام وهو مخالف لما ساق غيره ممن يعتمد عليه مما يدل على انه جد ابو الد فخر الاسلام **قال السمعاني** المشهور بالانتساب اليها اي الى بزدة ابو الحسن علي بن محمد بن الحسين بن عبد الكريم بن موسى بن عيسى البزدوي فقيه ماوراء النهر وشيخ الائمة وصاحب الطريقة على مذهب ابي حنيفة واخوه ابو اليسر محمد بن محمد بن الحسين المعروف بالقاضي الصدر وكان من فحول المناظرين انتهى **وفي** الطبقة الخامسة والعشرين من سير النبلاء للذهبي شيخ الحنفية علامة ماوراء النهر ابو الحسن علي بن محمد بن الحسين بن عبد الكريم البزدوي صاحب الطريقة قال السمعاني ما رأيت مثله سوى صاحبه ابي المعالي محمد بن نصر الخطيب قال كان امام الاصحاب بماوراء النهر وله التصانيف الجليلة درس بسمرقند ومات بكش في رجب سنة ٤٨٢ اثنتين وثمانين واربع مائة وكان احد من يضرب به المثل في حفظ المذهب قلت ولد في حدود سنة ٤٠٠ اربع مائة انتهى **وفيه** ايضا العلامة شيخ الحنفية بعد اخيه الكبير ابو اليسر محمد بن محمد بن الحسين بن عبد الكريم الحدث بن موسى بن مجاهد النسفي قال عمر بن محمد في القند كان امام الائمة على الاطلاق والموفود اليه من الآفاق ملأ الكون بتصانيفه في الاصول والفروع وولي قضاء سمرقند واملى الحديث توفي بنجارا في تاسع رجب سنة ٤٩٣ ثلث وتسعين ومولده سنة ٤٢١ احدى وعشرين انتهى **وفي** طبقات القاري علي بن محمد بن الحسين ابو الحسن المعروف بفخر الاسلام وهو ابو اليسر اخو ابي اليسر البزدوي الفقيه الكبير ماوراء النهر انتهى **علي بن محمد** بن علي نجم العلماء حميد الدين الضرير الرامشي البخاري كان اماما كبيرا فقيها اصوليا محدثا مفسرا جدليا كلاميا حافظا متقنا انتهت اليه رياسة العلم ماوراء النهر وطبق الارض صيت جلالته في الدنيا تفقه على شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري وسمع من جمال الدين عبيد الله المحبوبي وتفقه عليه حافظ الدين عبد الله بن احمد النسفي صاحب الكنز وابو المعالي محمود بن احمد البخاري صاحب المحاقق شرح المنظومة وجلال الدين محمد بن احمد الصاعدي وغيرهم وله تصانيف كثيرة منها حاشية الهداية المسماة بالفوائد علقها على مواضع مشكلة وشرح المنظومة النسفية وشرح المنافع وشرح الجامع الكبير وغير ذلك **قال الجامع** ارخ صاحب الكشف وفاته سنة ٦٥٦ ستة وخمسين وستمائة وقال قيل هو اول من شرح الهداية

وقد

وذكر السيد علي في طبقات النحاة ان اول من شرحه السنفاقي انتهى علي بن محمد بن علي المعروف بالسيد الشريف والسيد السند الجرجاني عالم تحرير قد حاز قصبات السبق في التحرير فصيح العبارة دقيق الاشارة بحار فارس في البحث والجدل ولد في جرجان في ثمان بقين من شعبان سنة ثمان وثلاثين وسبع مائة وصرف سنا نحو العربية في ابيه ووصل الى اقصى ما تمنى قيل انه علق على الكافية في ابيه ثم صنف كتابا في النحو بالفارسية ثم رحل الى العلوم بالعقلية والنقلية وحكى انه حضر مجلس قطب الدين محمد الرازي بهراة بالبقر علته ثم للرسالة الشمسية وشرح المطالع وآخر الرازي لكن يحول في المنطق كصفو والبارق والتلويح وشاهد من نفسه انه قد قوي الضعف في قواه فارسل الى المولى يعقوب شاه المنطقي وكان تلميذه ومولاه ماهرا في فنون المنطق وكان توطنا بهراة فتوجه السيد الشريف الى خدمته يعقوب شاه وجمع شهرة جمال الدين محمد بن محمد الاقسرائي شارح الموجز في الطب فارتحل الى بلاد قرمان ولما قرب منه رأى شرحه للايضاح للخطيب القزويني فلم يعجبه وقال انه لم يقرر عليه فيه باب ووجه ان الايضاح كتاب مبسوط مفصل فلما يحتاج الى الحل وكان جمال الدين يكتب المتن بتمامه ثم بعقبه بكلا ممدودة ان يضرب على المتن بالمداد الاحمر فكان الشرح كالذباب على لحم البقر ولما قال الشريف هكذا قال البعض الطالبين اذهب اليه فانظر الى تقريره تجده احسن من تحريره فقصده وقصد موت جمال الدين مخدوما في البلد فلقي الشريف هناك المولى شمس الدين محمد الفناري وارتحلا الى مصر فقرآ على كمال الدين محمد بن محمود البابرتي صاحب العناية حاشية الهداية واخذ عنه الفنون الشرعية وكان من شركاء محمود افندي بن اسرائيل الشهير بابن قاضي سماوه والحاج باشا صاحب التسهيل ايضا كانا من شركاء السيد عند قراءة شرحي الرسالة والمطالع على يعقوب شاه فبلغ الشريف رتبة الكمال وفاق الاقران والامثال حتى ارتفع شانه وقوي سلطانه ثم توطن شيراز ولازم الدرس والاشتغال وتصدى للتدريس تيمور الاعرج وقدم شيراز وامر بالنهب والاغارة فعطى السيد اللان بسبب عرض وزيره وقد علم انه فر بالليل هربا فالتمس منه ان يرحل الى اوراد الهم فاقام السيد بسمرقند مدة ولازم الدرس والافادة وكان سعد الدين التفتازاني صدر صدور مجالس تيمور وكان جرا غواصا في بحار المعارف وبحرا مواجا يخدمه في المصاف وكان يحب تيمور السيد وكان يقول في حقه انهما سيان في الاصل والعرفان فلما شرح السيد شرف الدين صدر السيد واقدم على افحام التفتازاني وجرى بينهما بحث في اجتماع الاستعارة التصريحية والتمثيلية في كلام صاحب الكشاف في قوله تعالى اولئك على هدى من ربهم وكان الحكم بينهما غياث الدين الخوارزمي المعتزلي فرجح راي السيد فاشتهر عند الخواص والعوام غلبة السيد بالافحام فاغتم لذلك التفتازاني فلم يعش بعد هذه الواقعة الا قليلا ومات بسمرقند يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة اثنين وتسعين وسبع مائة ونقل الى خرجرد وكانت وفاته البحث سنة احدى وتسعين فمن تصانيف السيد حاشية على اوائل الكشاف وحاشية على المطول وحاشية على شرح المطالع وحاشية على شرح حكمة العين وحاشية على شرح

الطوالع وحاشيته على شرح الشمسية وشرح الفرائض السراجية وغير ذلك من التعليقات والرسائل وله رسالة في الوجود على اصل الصوفية وكان قد اخذ علم الصوفية عن خواجه
علاء الدين العطار البخاري وهو من اعزة خلفاء الشيخ بهاء الدين نقشبند وكانت وفات السيد شيراز يوم الاربعاء السادس من الربيع الاول سنة ٨٠٠ ومن تلامذته فخر الدين العجم
وسيد علي العجمي وفتح الله الشرواني وغيرهم قال الجامع قد طالعت من تصانيفه جملة في فنون عديدة وكلها مقبولة متداولة يتنادى على شدة ذكائه واصابة رأيه منها رسالة
في الصرف بالفارسية مشتهرة بصرف ميرومنها رسالة في النحو بالفارسية مشهورة بنحو ميرومنها رسالة صغرى واخرى كبرى كلاهما في المنطق بالفارسية ومنها شرح مختصر الابهري المشهور
بايساغوجي ومنها حاشية شرح الشمسية للقطب الرازي قدس سره وعلى سعد الدين التفتازاني بكلمات سخيفة ومنها حاشية شرح المطالع لذكر الكنوي في ترجمة علاء الدين علي المرغيناني
اذ قال قال لي المولى الكنوراني يوما انت عندي بمنزلة السيد الشريف عند مبارك شاه المنطقي وذلك ان السيد لما قرأ شرح المطالع ست عشر مرات قال في نفسه لابد ان اقرأ
على مولانا فذهب اليه وهو بهراة والتمس منه ان يقرأ شرح المطالع وكان الشارح عند ذلك قد بلغ من العمر مائة وعشرين سنة وسقط حاجباه على عينيه من الكبر فرفع حاجبيه بيديه
عن عينيه ونظر الى السيد وهو في سن الشباب فقال انت رجل شاب وانا شيخ ضعيف لا اقدر للدرس لك فان اردت ان تسمع شرح المطالع مني فاذهب الى مبارك شاه وهو يقرؤه
كما سمع مني وكان مبارك شاه في ذلك الوقت مدرسا بمصر وكان هو وغلام الشارح رفاه وهو صغير في حجره وعلقه جميع امله فذهب السيد من هراة الى مصر ومعه كتاب الشارح الى مبارك شاه فلما قرأ كتاب
الشارح قبله وقال نعم الا انه ليس لك درس مستقل وليس لك قراءة صلاة ولا اذان لك في المكلم بل تقنع بحضور الدرس الشريف فكنت تحضر الدرس المذكور مع اولاد الاكابر بمصر فحضر
الشريف المدرسة ومعه وكان بيت مبارك شاه متصلا بالمدرسة ولرباب الميامن ذات ليلة الى صحن المدرسة يدعو ربها اذ سمع في حجرة صوتا فاستمع فاذا الشريف يقول قال الشارح
كذا وقال الاستاذ كذا وانا اقول كذلك فتركت كلمات لطيفة اعجبها مبارك شاه حتى رقص من شدة طربه فاذن للسيد ان يقرأ ويتكلم بما يريد وستود الشريف حاشية شرح المطالع هناك
انتهى ومنها حاشية شرح تجريد العوسي للاصفهاني ومنها حاشية المطول قد تعقب فيها كثيرا على التفتازاني ومنها حاشية الهداية ومنها شرح الملخص الخبيصي ومنها شرح
الفرائض السراجية ومنها حاشية شرح مختصر ابن الحاجب للعضد ومنها حاشية شرح حكمة العين ومنها الشريفية شرح الكافية بالفارسية ومنها رسالة في المناظرة مشتهرة بالشريفية
ومنها شرح المواقف ومنها رسالة في تعريفات الاسرار ومنها شرح تذكرة الطوسي في الهيئة ومنها حاشية الشكوة وهي خلاصة حاشية الطيبي عليها مع بعض زيادات قليلة وقد
انكر على القاري ان يكون له حاشية على المشكوة حيث قال في المرقاة شرح المشكوة في شرح حديث خرج رسول الله صلعم على حلقة فقال ما اجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله قال آلله ما اجلسكم الا هذا
الحديث قال السيد جمال الدين قوله آلله بالجر لقول المحقق الشريف في حاشية همزة الاستفهام وقعت بدلا عن حرف القسم ويجب الجر معها انتهى وهو شيء بارد خلافا لله الطيبي حاشية
من المحقق الشريف الجرجاني على المشكوة كما هو المشهور بين الناس وهو بعيد جدا اما اولا فلانه غير مذكور في اسامي مولفاته واما ثانيا فلانه مع جلالة قدره كيف يختصر كلام الطيبي
اختصارا مجردا لا يكون معه تصرف منسقا كما لا يخفى انتهى كلام القاري قلت فيه نظر فقد نبهنا اليه جماعة منهم صاحب كشف الظنون ومنهم السخاوي نقلا عن ابن سبط السيد الشريف
حيث قال في الضوء اللامع علي بن محمد بن علي السيد الرئيس ابو الحسن الحسيني الجرجاني الحنفي عالم الشرق ويعرف بالسيد الشريف وقال ابن سبطه عين اخذ عني بمكة سنة ست و
ثمانين وثمان مائة انه علي بن علي بن حسين والاول اعرف اشتغل ببلاده واخذ المفتاح عن شارحه النور الطاوسي وبعض الشرح وبعض الرسالة واوين من الكشاف مع الكشف للراج
واخذ شرح المفتاح للقطب عن مؤلفه مجالس الدين وقد مر القاهرة واخذ بها عن الكمل الدين صاحب العناية واقام الى اربع سنين ثم لحق بلاد الروم ثم بلاد العجم ووصفه العفيف
الجزري في مشيخته بالعلامة فريد عصره ووحيد دهره سلطان العلماء العالمين افتخارا عالم المفسرين ذي الخلق والتواضع مع الفقراء وقال غيره ان شيوخها القاهرة العلامة سباط
قرأ عليه المواقف لشيخه العضد وقال العيني في حقه كان عالم الشرق علامة دهره وكانت بينه وبين التفتازاني مباحث ومحاورات في مجلس تيمر لنك تكدر استظهار السيد فيها وله تصانيف
مفيدة على الخمسين قلت يمن الى ابن سبطه منها غير ما ذكر من شروح شرح الفرائض السراجية والمواقف والمفتاح والتذكرة للطوسي والخبيصي في الهيئة والكافية
وحواشي كل من تفسير البيضاوي والكشوة والخلاصة للطيبي في اصول الحديث والتعارف والهداية للخفيفة والتجريد للطوسي وحل مشكلات المطالع شرح الشمسية والمطول والمختصر وشرح
المطوالع وشرح هداية الحكمة وشرح حكمة العين وشرح حكمة الاشراق والتحفة والرقمي وشرح فقره كالكافية والمتوسط والجيبي والصوال الجرجانية ورسالة الوضع وشرح مشكلات الاشارات
للطوسي والتلويح والتنقيح والتصحيح والانصاب في لغة العجم وحل اشكال التاسيس وشرح العضد للمختصر وتحرير التقليد للطوسي وقصيدة كعب بن هبيرة له مقدمة في الصرف بالعجمية واجوبة مسائله
اسكندر سلطان تبريز ورسالة في الوجود واخرى في المعدوم بحسب القسمة العقلية واخرى في الحرف واخرى في الصوت واخرى الصغرى والكبرى في المنطق بالعجمية وشرح
ابنية النحو واخرى في مناقب خواجه نقشبند واخرى في الوجود والعدم واخرى في الآفاق والانفس ولغزي في علم الاوفاق وفي بعض ما تقدم الميل وبالجملة انه الذي حرر المتن شرح
الحاجبية وكان بيته مجمع كثيرة يقصدون للاقراء والافتاء وتخرج به جماعات كما قال العفيف الجزري وابو الفتوح الطاوسي يوم الاربعاء سادس الربيع الآخر سنة ست عشرة وثمان مائة

بشيراز وقاله العيني ومن قبله بسكته والاول اصح انتهى كلام السخاوي قلت ابن سبط الذي اخبر به صاحبنا فقد ذكره السخاوي بنفسه في الميم حيث قال محمد بن حسن بن علي بن عبد الله بن علي بن هبة الله بن هاشم بن عرب شاه بن زيد السيد شمس الدين ابو عبد الله بن الجلال بن التاج بن الاصيل الحسني البوجاني الشيرازي المولد والدار الحنفي وابوه سبط السيد الشريف البوجاني العيني بكسر سنة وسكون ثانية فنون ثم مثناة تحتانية نسبة الى بوجان قرية على نحو ثلاثين فرسخا من شيراز وكتب الاجازة انتهى فهذا ابن سبط البوجاني اجاز حاشيته على الشكوة فكيف يصح قول القاري تبعا لغيره مذكورة في تصانيفه وقد اخبر ايضا ان لحاشيته على خلاصة الطيبي في اصول الحديث والهداية قبل قول من زعم ان السيد لم يكن له دخل في الفقه والحديث وغيره واما ما اخبر به برهان الحاشية على التجريد ففيه مسامحة فان حاشيته على شرح تجريد الطوسي للاصفهاني لا على تجريد الطوسي كما لا يخفى على من طالعه وبه يظهر مسامحة العيني حيث عد اياه في تاريخه من تصانيفه شرح التجريد كما قال السيوطي في بغية الوعاة علي بن محمد بن علي الحسني الشريف البوجاني قال العيني في تاريخه عالم بلاد الشرق كان علامة دهره وكانت بينه وبين الشيخ سعد الدين التفتازاني مباحثات في مجلس تمرلنك له تصانيف مفيدة منها شرح المواقف وشرح التجريد ويقال ان مصنفاته زادت على خمسين بلغت ثلاثة اربع عشرة وثمان مائة هذا ما ذكره العيني ومن مصنفاته شرح القسم الثالث من المفتاح وحاشية الكشاف لم تتم ورسالة في تحقيق معاني الحروف واقاويل صاحبنا الموبخ شمس الدين ان مولد الشريف بجرجان سنة اربعين وسبع مائة وانه توفي بشيراز سنة ست عشرة وثمان مائة انتهى واما ما ذكران لحاشيته على المطالع ففيه ايضا مسامحة فان حاشيته على شرح المطالع للقطب الرازي لا على المطالع وفي حبيب السير في اخبار افراد البشر لغياث الدين عند ذكر علماء عصر السلطان تمرلنگ ان السيد الشريف المذكور سنة اربعين وسبع مائة بفرح طاهر من اعمال استراباد وفرغ من التحصيل في مدة وجيزة كما كان شاه شجاع الدين بن مظفر مقيما بقصر زرد سنة سبعين وسبع مائة اراد السيد ان يتشرف بملازمته فلبس لباس اهل العسكر وقال السعد الدين مسعود التفتازاني وكان يذهب الى السلطان شجاع الى محل غريب باهري الرى ارجوان التقى في حتى عند السلطان للتيسير للملاقات فركب السعد ومشى السيد معه حتى وصلا الى باب القصر فاوقفه السعد على الباب ودخل على السلطان وذكر اهانة فطلبه السلطان وقال له ارني كما لك في الرى فاخرج السيد جزوة فيه اعتراضات على المصنفين من نتائج طبعه واعطاه السلطان وقال هذه سماوي وهذه مصنفتي فاطلع السلطان على مرتبته وعظمه واحترمه وذهب به معه الى شيراز وفوض اليه تدريس دار الشفا فاقام السيد هناك عشر سنين يفيد ويدرس فلما فتح الامير تيمور سنة نيف وثمانين وسبع مائة بلدة شيراز امر السيدان يذهب الى سمرقند فاقام هناك مدة الى ان اتاه تيمور فرجع السيد الى شيراز وبات هناك سنة ست عشرة وثمان مائة انتهى معربا ملخصا واعلم انهم اتفقوا على كون السيد على المشرب حنفيا واما من ذكره من الشافعية واختلفوا في وصف معاصره وخصمه سعد الدين التفتازاني فطائفة جعلوه حنفيا اغترارا بتصانيفه في الفقه الحنفي منهم صاحب البحر الشيخ زين بن نجيم المصري ذكره في ديباجة فتح الغفار شرح المنار وتقدم السيد احمد الطحطاوي في اواخر حواشيه على الدر المختار واطراه حيث قال التفتازاني نسبة الى التفتازان بلد بخراسان ولد فيها في صفر سنة اثنتين وعشرين وسبع مائة وتوفي يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة اثنتين وتسعين وسبع مائة بسمرقند ونقل الى مرخس فكان حنفيا كما ذكره صاحب البحر في ديباجة شرح المنار وانتهت اليه رياسة الحنفية في زمانه حتى دفن في قصاء الحنفية وكتاباه شرح الهداية للسروجي وفتاوى الحنفية وشرح تلخيص الجامع الكبير والتلويح حاشية التوضيح لصدر الشريعة وانتهت اليه مسعود والقبه سعد الدين انتهى وختم على القاري حيث ذكره في طبقات الحنفية لكنه قلب فجعل اسم ابيه احمد واسم اسم ابيه فقال في حرف العين عمر بن مسعود سعد الدين التفتازاني الذي الف الدلائل على مزيد فطنته وذكائه وبزيد فهمه وارتفاعه منها الشرحان الكبير والصغير على تلخيص المفتاح ومنها التلويح شرح التنقيح كلاهما بالصدر الشريعة وله حواشي على الكشاف ولم تتم وشرح العقائد في اصول الدين وشرح التعريف للجرجاني وهو اول تآليفه الغرا بنى له شرحا للشمسية وشرح خطبة الهداية ايرادات بديعة في شرحها لم يكمله وله المختصر شرح تلخيص الجامع للطيبي مسعود انتهى وطائفة جعلوه شافعيا منهم صاحب كشف الظنون في مواضع وتنمم حسن چلپي فانه ذكر في بحث متعلقات الفصل من حاشيته على المطول شرح تلخيص المفتاح ان الشارح شافعي وتنمم الكفوي حيث قال في ترجمة السيد الشريف كان التفتازاني من كبار علماء الشافعية ومع ذلك له آثار جليلة في اصول الحنفية وكان من محاسن ايران لم تر العيون مثله في الاعلام والاعيان وهو الاستاذ على الاطلاق والمشار اليه بالاشتقاق والمشهور في طهور الآفاق المذكور في بطون الاوراق اشتهرت تصانيفه في الارض وانت بالطول والعرض حتى ان السيد الشريف في بساط التاليف وانشاء التصنيف كان يخوض في بحار تحقيقه وتحريره ويلتقط الدرر من نزقيقه وتسطيره ويعترف برفعة شانه وجلالته وتقدم فضله وعلو مقامه الا انه لما وقع بينهما المشاجرة والمنافرة بسبب ما سبق في مجلس تيمور من المباحثة والمناظرة والمجادلة والمكابرة لم يسق الوفاق والتنم بينهما كل ما قال كلا منهما من الفضلاء في الورى يضرب بهما الامثال انتهى وتنمم السيوطي حيث قال في بغية الوعاة مسعود بن عمر بن عبد الله الشيخ سعد الدين التفتازاني الامام العلامة عالم بالنحو والتصريف والمعاني والبيان والاصلين والمنطق وغيرها شافعي قال ابن حجر اخذ عن القطب والعضد وتقدم في الفنون واشتهر بذلك وطارت به الناس تصانيفه وانتشر في شرح العضد وشرح المختصر وشرح تلخيص المفتاح وشرح التنقيح على التلويح في اصول الفقه وشرح المقاصد في الكلام وشرح الشمسية في المنطق وشرح تصريف العزي في الصرف

وقال الشارح في النحو حاشية الكشاف لم تتم وغير ذلك وكان في لسانه لكنة وانتهت اليه رياسة العلوم بالشرق مات بسمرقند سنة احدى وتسعين وسبعمائة انتهى وذكر ابن الطيب القاسم الرودي في روض الاخبار المستخرجة من ربيع الابرار والكفوي وغيرهما ان التفتازاني ولد سنة اثنتين وعشرين وسبعمائة وفرغ من تصنيف شرح الزنجاني حين بلغ عمره ست عشرة سنة في شعبان سنة ثلاث وثمانين وشرح التلخيص المطول في صفر سنة اثنتين وثمانين بهراة ومن شرح المقاصد سنة ثمان وسبعين بخجاردون ومن شرح الرسالة الشمسية في الجاذي الاخرى سنة ثمان بمزار جام ومن التلويح في ذي القعدة سنة ثلاث بگلستان وتركستان ومن شرح عقائد النسفي في شعبان سنة ثلاث ومن حاشية شرح مختصر الاصول سنة ثلاث وثمانين بخوارزم ومن مقاصد الكلام وشرحه في ذي القعدة بسمرقند سنة ثلاث وثمانين ومن تهذيب المنطق والكلام في رجب سنة ثلاث ومن شرح المفتاح في شوال من السنة المذكورة كلها بسمرقند وشرع في تاليف الفتاوى الحنفية يوم الاحد التاسع من ذي القعدة سنة ثلاث بهراة وفي تاليف مفتاح الفقه سنة ثلاث وفي شرح تلخيص الجامع الكبير سنة ثلاث كلها بسمرقند وفي شرح الكشاف في الثامن من ربيع الآخر سنة ثلاث وتوفي يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة احدى وتسعين بسمرقند ونقل الى سرخس يوم الاربعاء التاسع من الجمادي الاولى وقيل في حقه سه فرق الدهر وحصل آلا * والعمر مضى ولم تنل آمالا * لا تنفك القياس والعكس ولا * المنطق تحصل افضلا لا * انتهى علي بن محمد نور الدين الحاصري كان فقيها اصوليا فرضيا قرأ على الشيخ شمس الدين محمود ودرس وافتى مات سنة تسع وتسعين وسبعمائة وسمع بالقاهرة سنة ثمان وثمانين وستمائة علي بن محمد الوسطي من اصحاب ابي عبد الله البصري اخذ عنه عن ابي الحسن الكرخي عن البردعي وعن الصيمري كان عالما فقيها مقبولا عند الموافق والمخالف وكان ابو عبد الله الحسين بن علي الصيمري قد اخذ عنه ورد ي

علي بن محمد ابو القاسم التنوخي من اصحاب الكرخي عن الصيمري انه كان مقدما في الشعر والعربية عارفا بمذهب ابي حنيفة مات سنة اثنتين وثلاثين وثلثمائة **قال الجامع** ذكره الباخرزي في دمية القصر وعصر اهله وقال كان من اذكياء العالم عارفا بالكلام والنحو وله ديوان شعر وقال انه حفظ ستمائة بيت في يوم وليلة انتهى **وفي** بغية الوعاة علي بن محمد بن داود بن ابراهيم التنوخي ابو القاسم القاضي قال في الموتت كان في النحو وعلم العربية والعروض مقدوة وكان يحفظ من النحو واللغة شيئا عظيما ويحفظ للطائيين ثلاثمائة قصيدة سوى ما يحفظ لغيرهم من الجاهليين والمخضرمين والمحدثين وكان من اهل العلم والادب بصيرا بعلم النجوم تقلد قضاء اهواز ووا سط وكوفة وحمص وكان حنفيا انتهى لخصا **والتنوخي** ذكر السمعاني انه بفتح التاء وضم النون المخففة في آخرها الخاء المعجمة اسم لعدة قبائل اجتمعوا بالبحرين **علي بن معبد** بن شداد كان من اصحاب محمد روى عنه الجامع الكبير والصغير ذكره المزي في تهذيب الكمال ومن روى عنه مات سنة ثمان وعشرين ومائتين **قال الجامع** هو ابو الحسن ويقال ابو محمد الرقي نزيل مصر ذكره المزي وقال روى عن عبد الله بن عمرو الرقي وعتاب بن بشير ومالك والليث وابن عيينة وعباد بن عباد وابن المبارك وابن وهب وعبد الوهاب الثقفي وجرير ومعمر واسمعيل بن عياش وابي الاحوص الكوفي وعيسى بن يونس والشافعي ومحمد بن الحسن الفقيه وموسى بن اعين وهشيم ووكيع وخلق كثير وروى عنه اسحق بن منصور وخشيش بن اصرم وعبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الحكم وعبد العزيز بن يحيى المدني ويحيى بن معين وهو من اقرانه ويونس بن عبد الاعلى ومحمد بن اسحق ومحمد بن عبد الملك بن زنجويه ويحيى بن سليمان الجعفي ويعقوب بن سفيان وحيم وابو عبيد القاسم بن سلام وبحر بن نصر وعلي بن معبد بن نوح الصغير واسمعيل سموية والمقدام بن داود وهارون بن كامل المصري وآخرون وقال ابو حاتم ثقة وقال ابن يونس مروزي الاصل قدم مصر مع ابيه وكان يذهب مذهب ابي حنيفة وروى عن محمد الجامع الكبير والجامع الصغير وحدث بمصر وتوفي بها عشر بقين من رمضان سنة ثلاث انتهى ورأد الحافظ ابن حجر في تهذيب التهذيب ذكره ابن حبان في الثقات وقال مستقيم الحديث وقال الحاكم هو شيخ من اهله المحدثين انتهى **وفي** الكاشف للذهبي علي بن معبد الرقي ابو محمد وابو الحسن عن الليث ومالك وعنه ابو حاتم ومقدام بن داود وعدة وثق ومات سنة ثلاث انتهى قلت فهذا الذي ذكره المزي والذهبي انه مات سنة ثمان عشرة هو المعتمد لما ذكره الكفوي **علي بن مودود** بن الحسين بن الحسن بن محمد بن ابراهيم الكشاني كان اماما فاضلا فقيها مناظرا كثير المحفوظ تفقه على محمد بن مسعود بن الحسين صاحب المختصر المسعودي بخارا وعلى عبد العزيز بن عمر بن مازه ثم سمع وعلى القاضي محمد بن الحسين الارسابندي عن القاضي علي الروزي عن الدبوسي عن الاسترو شني عن ابي بكر محمد بن الفضل عن السندموني عن ابي حفص الصغير عن ابيه عن محمد وكان يعظم عطاؤه سبع وخمسين وخمسمائة وتوفي سنة ثمان وثمانين واربعمائة **قال الجامع** بقي ذكر محمد مسعود وذكر ابن محمد بن مسعود في حرف الميم ان شاء الله تعالى وبقي ان يقال ان الكشاني نسبة الى كشانية بلدة بنواحي سمرقند وقد ذكرهم السمعاني بعد ما ذكر ان الكشاني بضم الكاف وفتح الشين المعجمة في آخرها النون نسبة الى كشانية بلدة من بلاد السغد بنواحي سمرقند قال ومن المتاخرين ابو المعالي مسعود بن الحسن بن الحسين الكشاني كان اماما فاضلا حسن السيرة جميل الاموال الخطابة بسمرقند مدة وحدث والى دورس كان يروي عن ابي القاسم عبيد الله بن عمر الخطيب وابي نصر محمد بن الحسين البابلي الكشانيين وتوفي سنة اثنتين وخمس مائة سمعت ببرقند ابو الفتح محمود بن مسعود الكشاني ولي القضاء بخارا وكان محمد سيرتي في ولاته سمع ابا ه وابا القاسم علي بن احمد بن اسمعيل الكلاباذي وغيره وتوفي بخارا في الليلة الرابعة من رمضان بعد ان صلى التراويح سنة اثنتين وخمسين وخمس مائة وابو الحسن علي بن مودود بن الحسن الكشاني امام فاضل مناظر

قوال بالحق تتلمذ عمر مسعود وابا بكر محمد بن عبد الله السرخسي وغيرهما وولي تدريس المدرسة الخاقانية ببخارا وسكن مرة بسمرقند ثم بخارا ثم بسمرقند وكتبت عنه شيئا يسيرا بسمرقند وكانت بيني وبينه صداقة اكيدة انتهى علي بن نصر بن عمر نور الدين المشهور بابن السوسي كان مدرسا بالمدرسة الحسامية وجمع كتابا في الفقه وصل فيه الى النكاح مات سنة خمس وسبعين وسبع مائة علي بن يوسف بالي بن شمس الدين محمد الفناري نشأ ببروسا واشتغل العلم ثم ارتحل في عنفوان شبابه الى بلاد العجم وقرأ على علماء هراة وبخارا وسمرقند وبرع في كل العلوم وتعاطى بلاد الروم في اوائل سلطنة محمد خان فاتصفاه مدرسة ببروسا ثم صار قاضيا هناك وكان ماهرا في الرياضيات والكلام والاصول والفقه والبلاغة وغير ذلك وكان جيدا في التدريس حتى ان حكى صاحب الشقائق عن غالب العزيز بن السيد يوسف الحسيني الشهير بعابد چلبي انه قال شرعت عنده المطول فلما قرأت عليه في كل يوم سطرا واحدا او سطرين ومع ذلك بمنعة التدريس من الفجوة الى العصر ولما مضت ستة اشهر قال ان الذي قرأتموه الآن يقال باقراءة الكتاب وبعد هذا اقرؤا الفرض فبعد ذلك قرأنا في كل يوم ورقتين وانتهينا في ستة اشهر ومن تصانيفه شرح الكافية وشرح قسم التنجيس وفات سنة ثلث وتسعمائة ويحكى انه لما سمع محمد ابو الخير في مرض موته ان المولى علي الفناري توجه الى الروم اوصى ان يزوج بنته منه وكان ابو الخير من ابناء شمس الدين محمد بن محمد الجزري صاحب الحصن الحصين وكان قد اخذه الامير تيمور من مدينة برسا وكان مقيما بها واما السيد فقند وبعد تيمور سار الجزري في البلاد ودخل شيراز فمات بها وبقي اولاده واحفاده هناك وصار ابو الخير في بلاد الروم في دولة السلطان محمد خان ودخل المولى الفناري بعد وفات ابي الخير فزوجها ابنته منه فولد منها ولدان فاضلان محمد شاه ومحي الدين چلبي علي بن يونس الزاهد الفقيه كان فقيها وعارفا بالادوكانت اليه الفتوى في وقته يلقب ذكره قاضيخان في عداد ابي مطيع وابي معاذ في بحث معرفة الصلوة علي بن ابي بكر بن عبد الجليل الفرغاني المرغيناني صاحب الهداية كان اماما فقيها حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا نظارا مدققا بارعا فاضلا ماهرا اصوليا ادبيا شاعرا مترسلا عيونا مثلا في العلم والادب قوالد باسطة في المخالف والمباع المكتسب في المذهب تفقه على الامامة المشهورين منهم مفتي الثقلين نجم الدين ابو حفص عمر النسفي وقد صدر صاحب الهداية مشيخته التي جمعها بذكره ثم ذكر بعده ابنه اباالليث احمد بن عمر النسفي واخذ ايضا عن الصدر الشهيد حسام الدين عمر بن عبد العزيز بن عمر بن مازه وعن الصدر السعيد تاج الدين احمد بن عبد العزيز وجماعن الصدر الكبير برهان الدين ابيهما عبد العزيز عن السرخسي عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن السند سوني عن ابي عبد الله عن ابيه عن محمد واخذ ايضا عن ضياء الدين محمد بن الحسين البندنيجي تلميذ صاحب التحفة علاء الدين السمرقندي واخذ ايضا عن ابي عمرو عثمان بن علي البيكندي تلميذ شمس الائمة السرخسي قرأ ايضا عن قوام الدين احمد بن عبد الرشيد البخاري والد صاحب خلاصة الفتاوى واقر له بالفضل والتقدم على اهل عصره كالامام فخر الدين قاضيخان والصدر صاحب المحيط والذخيرة محمود بن احمد بن عبد العزيز والشيخ زين الدين ابو نصر احمد بن محمد بن عمر المتابي والد صاحب الفتاوى الظهيرية ظهير الدين محمد بن احمد البخاري وغيرهم ومن تصانيفه كتاب المنتقى وشرح المذهب والتجنيس والمزيد ومناسك الحج ومختارات النوازل وكتاب في الفرائض قال في اول الهداية قال ابو الحسن علي بن ابي بكر بن عبد الجليل كان بخطر ببالي عند ابتداء حالي ان يكون كتاب في الفقه فيه من كل نوع صغير الحجم كبير الرسم وحيث وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب الى القدوري اجل كتاب في احسن ايجاز واعجاب ورأيت كبار الدهر يرغبون الصغير والكبير في حفظ الجامع الصغير فحسمت ان اجمع بينهما ولا اتجاوز فيه عنهما الا ما دعت الضرورة اليه وسميته بداية المبتدي ولو وفقت لشرحه سميته بكفاية المنتهي ثم اختصره وسماه الهداية وكانت فراغته سنة ثلث وتسعين وخمس مائة وتفقه عليه جم غفير منهم اولاده الاماجد شيخ الاسلام جلال الدين محمد ونظام الدين عمر وشيخ الاسلام عماد الدين بن ابي بكر بن صاحب الهداية ومنهم شمس الائمة الكردري وجلال الدين محمود بن الحسين الاسترشني والد المفتي محمد صاحب الفصول الاسترشنية وغيرهم وقال برهان الاسلام الزرنوجي تلميذ صاحب الهداية في الفصل الثاني من كتابه تعليم المتعلم انشدني الشيخ الامام الاجل الاستاذ صاحب الهداية ٥ فما كبير علم منهتك ٥ وكم صغير جاهل متنسك ٥ هما فتنة في العالمين عظيمة ٥ لمن بهما في دينه يتمسك انتهى وقال في فصل بداية السبق كان استاذنا شيخ الاسلام برهان الدين يقف السبق وبداية على الاربعاء وكان يروي في ذلك حديثا ويقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من شيئ يدرى يوم الاربعاء الا تم وكذا كان يفعل ابو حنيفة انتهى وقال ايضا ينبغي ان لا يكون لطالب العلم فتره فانها آفة قال استاذنا شيخ الاسلام برهان الدين انما فاتت شركائي ان لم تقع لي الفترة في التحصيل انتهى وقال ايضا ينبغي للطالب ان يحصل كتاب الوصية التي كتبها ابو حنيفة ليوسف بن خالد عند احتضاره الى ابله وقد كان

استاذنا برهان الامة علي بن ابي بكر المرغيناني بكتابته عند الرجوع الى بلدي وكتبته انتهى وقال في فصل وقعت التحصيل قال استاذنا شيخ الاسلام برهان الدين في شيخ كبير من شيوخ كبار وكرته وما استحرجته واقول على هذا الفوت هذا البيت ٥ لعمري على فوت الليالي لهفتي ٥ ما كل فائت ومبقى يلهفني ٥ قال الجامع قد طالعت الهداية مع شروحها ومختصراتها النوادر وكل تصانيفه مقبولة معتمدة لا سيما الهداية فانه لم يزل مرجعا للفضلاء ومنظر الفقهاء وقد ذكرت قدرا من ترجمته وصاحب الهداية مع ذكر كثير من عاداته وآدابه وفضائله في مقدمة الهداية فمن جملة ذلك ما يسمى بهذيلة الدراية فليراجع اليها وهو الذي ذكره الزرنوجي انه كان يوقف بداية السبق يوم الاربعاء وقد اقتدى به كثير ممن جاء بعده حتى علماء زماننا فانهم يوقفون بداية السبق الى الاربعاء ويقولون الكتاب الذي يشرع يوم الاربعاء يوفق الله لاتمامه في زمان يسير واما الحديث الذي ذكره فقد ذكر في ترجمة احمد بن عبد الرشيد ان صاحب الهداية روى هذا الحديث عنه بسنده الى رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم وقد تكلم فيه بعض المحدثين فقال شمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوي في المقاصد الحسنة في الاحاديث المشتهرة على الالسنة ما لفظه لم اقف له على اصل ولا على حديث يعارضه حديث جابر مرفوعا يوم الاربعاء يوم نحس مستمر رواه الطبراني في الاوسط وهو ضعيف انتهى وتعقبه علي القاري في رسالته المصنوع في معرفة الموضوع بقوله فيه ان معناه كان يوما نحسا مستمرا على الكفار ومفهومه انه سعد مستقر على الابرار وقد اعتمد من يمننا صاحب الهداية على هذا الحديث وكان يعمل به في ابتداء دروسه وقد قال العسقلاني بلغني عن بعض الصالحين ممن لقيناه انه اشتكت الاربعاء الى الله تعالى فشاوسم الناس بها فمحا الله ما ابتدى بشئ فيها الا تم انتهى كلام القاري قلت وقد استخرجت لذلك اصلا آخر لطيفا وهو ما اخرجه البخاري في الادب المفرد والبزار عن جابر بن عبد الله قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا المسجد مسجد الفتح يوم الاثنين ويوم الثلثاء ويوم الاربعاء فاستجيب له بين الصلاتين اي الظهر والعصر من الاربعاء قال جابر ولم ينزل بي امر مهم الا توخيت تلك الساعة فدعوت الله فيها بين الصلاتين يوم الاربعاء فتلك الساعة الاعرف الاجابة قال جلال الدين السيوطي في رسالته سهام الاصابة في الدعوات المستجابة اسناده جيد انتهى وقال نور الدين علي بن احمد السمهودي في وفاء الوفا باخبار دار المصطفى بعد عزوه الى مسند احمد رجاله ثقات انتهى فاستفيد من هذا الحديثان في الاربعاء ساعة يجاب فيها الدعاء فمن ثم استحبوا ان يبتدأ السبق فيها اذ المبتدي يشئ لا يخلو غالبا عن توفيق الله تعالى وتيسير الاختتام وتحمل الاتمام فيجاب دعاؤه في ذلك اليوم فيتم وكما كان يوم الاربعاء يوما نحسا على الامم الماضية بلاياكم فيها بدليل ما سعد الله فيه هذه الامة حيث اجاب فيه دعاء نبيه صلى الله عليه وسلم وجعل فيه ساعة مباركة وكذلك ابدعت لما اشتهر بين الطلبة من ان الطالب اذا قرب اختتام كتاب درسه وعد اوراقه كم بقيت وقعت موانع من الاختتام وهو امر مجرب عندي ايضا وعند غيري من الاعلام وجها حسنا وهو ان اللائق بشان الطالب ان يفوض كل الامور الى ربه ويرجوه منه الفراغ في مدة قليلة بفضله فاذا تقرب الى الله سبحانه بجاله وحسن ظنه به عاقربه اليه ربه ذراعا واذا عده واراقه بخطه جاله اتمامه في ايام عديدة في يوم او يومين او ثلثة ويقوت الامر التعويق في الجملة فوقع الله سبحانه ما بين ذلك فترة يصيرها العاجل آجلا والكامل ناقصا على الرازي عن الصيمري انه من اقران محمد بن شجاع وكان على مذهب اصحابنا وطعن في مسائل من الاصول في زيد ورع وسخاء اخذ الفقه عن الحسن بن زياد وروى عن محمد وابي يوسف وله كتاب الصلوة وعده صاحب الهداية من اولى طبقات المقلدين وهم اصحاب الترجيح مثل ابي الحسن القدوري وصاحب الهداية وامثالهما دون طبقة اصحاب المجتهدين كالخصاف والطحاوي والكرخي والسرخسي والحلواني وقاضيخان وصاحب الذخيرة وصاحب الخلاصة وتكلم ان المولى شمس الدين احمد بن كمال باشا الحنفي بهم المولى الفاضل ابو السعود العمادي ايضا فان مراتب الرجال بالفضل والكمال لا بتقادم الازمنة والرجال على القاضي علاء الدين المروزي صاحب ابي زيد عبيد الدبوسي اخذ الفقه عنه عن ابي جعفر الاستروشني عن ابي بكر محمد بن الفضل عن السغدي قال الجامع قد مر تحقيق لفظ المروزي في ترجمة ابراهيم بن رستم على علاء الدين السيراقي اخذ العلم عن جلال الدين الكرلاني صاحب الكفاية حاشية الهداية عن الحسن بن علي السغناقي صاحب النهاية وعبد العزيز البخاري صاحب الكشف وهما عن محمد بن محمد حافظ الدين الكبير عن شمس الائمة محمد الكردري عن صاحب الهداية وقرأ عليه الهداية سراج الدين عمر قارئ الهداية استاذ ابن الهمام سنة ثمانية وتسعين وسبعمائة قال الجامع السيراقي نسبة الى سيراف بالسين المهملة المكسورة ثم الياء المثناة التحتية ثم الراء المهملة ثم الالف ثم الفا بلدة من بلاد فارس مما لي احد كرمان ذكره بهذا المعنى ورأيت في بعض الكتب في نسبة صاحب الترجمة السيرامي بالميم موضع الفاء على الشهير بالمولى عز الطوسي كان عالما ذا باع ممتد في التفسير والحديث والخلاف قرأ على علماء عصره في العجم وبلغ رتبة الكمال ثم اتى بلاد الروم فاكرمه السلطان مراد خان واعطاه مدرسة السلطان بروسا ولما فتح محمد خان بن مراد خان قسطنطينية وبنى المدارس الثمان فيها كمين لواحدة منها واتى يوما فيها وامر الطوسي ان يدرس بحضرته فجلس الطوسي والسلطان عن يمينه والوزير محمود باشا قائم وحضر الطلبة فقرؤا عليه حواشي شرح العقد للسيد فانبسط المولى على حل المشكلات والدقائق الا يخفى فطرب السلطان وامر له بعشرة آلاف درهم وخلوة واعطى لكل من الطلبة خمس مائة درهم ثم ان امر المولى الطوسي والمولى خواجه زاده مصلح الدين مصطفى بن يوسف ان يصنفا كتابا بالمحاكمة بين تهافت الفلاسفة للغزالي وبين الحكماء فكتبه خواجه زاده في اربعة اشهر وكتب الطوسي في ستة اشهر وسمى كتابه بالذخيرة فاعطى السلطان لكل منهما عشرة آلاف درهم وزاد خواجه زاده لبغلته فضيته لما ان العلماء

قوله ابو الفرج ... الى ... ابي بكر ... الى ... ابي يوسف ... الى ... الحسن بن زياد ... الى ... ابي حنيفة ... الى ... حماد ... الى ... ابراهيم ... الى ... علقمة ... الى ... عبد الله بن مسعود ... الى ... النبي صلى الله عليه وسلم

فضلوا الكتاب خواجه زاده فتكدر خاطره الطوسي وذهب الى بلاد العجم ولما وصل بتبريز لقي الشيخ عبد الله الآتي ثم ذهب الى ماوراء النهر ووصل الى خدمة خواجه عبيد الله السمرقندي ووصل الى المعارف الدينية والمقامات العلية وحين ما صانيفه حواشي على شرح المواقف للسيد وحواشي على حاشية الكشاف للسيد وحواشي على حاشيتي شرح المطالع للسيد قال الجامع ذكر صاحب الكشف ان وفات الطوسي سنة سبع وثمانين وثمان مائة ووفات خواجه زاده سنة ثلث وتسعين وثمان مائة وآخر عند ذكر حواشي الكشاف وفاته سنة ست عشرة وثمان مائة بسمرقند وآخر نحو اذكره عند ذكر التهافت عند ذكر حواشي شرح المطالع ولعله هو المعتمد وما وقع منه عند ذكر الكشاف تهافت والطوسي نسبة الى طوس بضم الطاء المهملة بلدة بخراسان محتوية على بلدتين احدهما طابران والثانية نوقان ولها اكثر من الف قرية وكان مختفيا في زمن عثمان فخرج في زمن علي ذكره السمعاني على علاء الدين العربي العلوي من حلب فنشأ بها وحصل العلوم ثم رحل الى خدمة اسمعيل الكوراني ببروسا فقرأ عليه مدة ثم وصل الى خضر بيك بن جلال الدين الروي فقرأ عليه وحاز قصب السبق وكان جامعا للعلوم الشرعية والعقلية متبحرا ماهرا في التفسير والاصول والحديث وكان التدريج في حفظ ودرس بمدارس بروسا وانيقسا وقسطنطينية ومات وهو بها سنة ثلث وتسعين وثمان مائة وذكر ابنه مصطفى بن خليل والد صاحب الشقائق وعبد الحليم بن علي القسطموني وغيرهما وممن تصانيفه حواشي شرح العقائد وحواشي على المقدمات الاربعة في التوضيح وهو اول من علق على المقدمات قال الجامع ارخ صاحب الكشف وفاته سنة احدى وتسع مائة وكذا ذكره صاحب الشقائق احمد بن مصطفى ابو علي الرادي كان رفيق الحسن بن ابي مالك في اخذ الفقه عن ابي يوسف وروى عنه ابو عبد الله محمد بن شجاع الثلجي ابو علي الدقاق قرأ على موسى بن نصر الرازي وهو بسماع ابي سعيد البردعي وذكر كتاب الحيض قال الجامع الدقاق بفتح الدال المهملة وتشديد القاف الاولى يقال لمن يبيع الدقيق وبعد ذكره السمعاني عماد الدين شمس الائمة شمس الائمة بن بكر بن محمد بن علي الزرنجري قال ابو العلاء الفرضي هو النعمان الثاني في وقته اخذ عن والده بكر الزرنجري عن الحلواني وتفقه عليه جمال الدين عبيد الله بن ابراهيم المحبوبي وشمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري وكان عالما فاضلا بلغ نحوا من تسعين سنة مات سنة اربع وثمانين وخمس مائة وهو اخر من روى عن والده عماد الدين بن صاحب الهداية علي بن ابي بكر بن عبد الجليل الفرغاني والد صاحب الفصول العمادية تفقه على ابيه وعلى القاضي ظهير الدين البخاري وصار مرجوعا عليه في الفتاوى مثل اخويه وذكر كتاب ادب القاضي عمر بن احمد بن عمر نجم الدين الكاخشتواني وقيل الكخشتواني نسبة الى كخشتوان بضم الكاف والخاء المعجمة وسكون الشين المعجمة وضم التاء فوقها نقطتان والواو وبعدها الف ونون قرية من قرى بخارا حاكم جليل القدر له مشاركة في العلوم كان يحكم كثيرا في الفرائض والحساب والجبر والمقابلة وله هيئة وقرأ الفرائض السراجية على حميد الدين محمد بن علي الهنوقدي وهو قرأ على مولفها ابي طاهر سراج الدين محمد بن محمد بن محمد السجاوندي واخذ عنه ابو العلاء شمس الدين محمد الكلاري الفرضي مات بمجرجانية خوارزم في صفر سنة ثلث وسبعين وستمائة قال الجامع قد نقل تلميذه ابو العلاء الفرضي في شرح السراجية المسمى بضوء السراج كثيرا من فوائده وتحقيقاته تدل على دقة فطنته وغوص فكره عمر ابو القاسم المعروف بابن العديم بن احمد بن هبة الله الحلبي المنتهى نسبه الى ابي جرادة صاحب امير المؤمنين علي وتفقه على البدر الابيض محمد بن يوسف وصنف بغية الطلب في تاريخ حلب مات سنة وابو احمد بن هبة الله عالم فاضل كان قاضي القضاة وجده هبة الله بن محمد تولى قضاء حلب مات سنة وابو جده محمد بن هبة الله بن محمد بن يحيى كان فقيها ماهرا تولى القضاء بحلب سنة ومات سنة وجد جده هبة الله بن احمد بن يحيى بن زهير بن هارون بن موسى بن ابي جرادة اول من تولى القضاء من هذا البيت كان عالما صنف كتابا ذكر فيه الخلاف بين ابي حنيفة وصاحبيه وقرأ الفقه على القاضي ابي جعفر محمد بن احمد العراقي الفقيه المتكلم قال الجامع كذا ذكره في اسم صاحب الترجمة واسم ابيه الماضي حيث قال في حوادث سنة وفيها توفي ابن العديم العلامة المعروف بكمال الدين عمر بن احمد بن العقيلي الحلبي من بيت القضاء والحشمة سمع ببغداد ودمشق والقدس وكان عديم النظير فضلا ونبلا وادبا وذكاء وكتابة وبلاغة وافتى ودرس وجمع تاريخ حلب نحو ثلثين مجلدا انتهى وكذا ذكر الذهبي في ترجمته انه حيث قال في المعجم المختص مجد الدين قاضي القضاة ابو المجد عبد الرحمن بن كمال الدين عمر بن احمد بن هبة الله بن محمد بن ابي جرادة الحلبي الحنفي المعروف بابن العديم ولد سنة وسمع بدمشق وحلب وبغداد والقدس والحرمين والروم وطلب الحديث ومات سنة انتهى وذكر ابن الشحنة في اسم والده عبد العزيز حيث قال في حوادث سنة من كتابه روضة المناظر فيها توفي الصاحب كمال الدين عمر بن عبد العزيز بن ابي جرادة الحنفي المعروف بابن العديم الحلبي تاريخ تحقق بحلب انتهى وكذا ذكره صاحب الكشف عند ذكر التهافت لعلاء الدين عبد العزيز بن احمد بن هبة الله بن محمد بن هبة الله العقيلي الحنفي المتوفى سنة انتهى وذكر الحافظ ابن حجر فيه وقوله ابراهيم بن محمد بن عمر بن عبد العزيز بن محمد بن احمد بن ابي جرادة العقيلي الحلبي القاضي ابن العديم الحنفي ولد في ذي الحجة سنة وولي قضاء حلب وكان دينا كثير المواظبة على صلوة الجماعة مات في ذي الحجة سنة انتهى وذكر ولده في موضع آخر بقوله احمد بن ابراهيم بن محمد بن عمر بن عبد العزيز بن ابي جرادة العقيلي الحلبي المعروف بابن العديم ولي قضاء حلب بقية بحلب سنة وسمعت عليه انتهى وذكر السخاوي في الضوء اللامع حفيده بقوله عبد العزيز بن عبد الرحمن بن ابراهيم ابو البركات العقيلي الحلبي الحنفي المعروف كسلفه بابن العديم ولد سنة بالقاهرة وشاهد واجاز له العراقي

والبرماوي وابن الجزري وتوطن حلب ثم القاهرة وحج وزار بيت المقدس ومات بها سنة انتهى عمر بن اسحق بن احمد ابو حفص سراج الدين الهندي الغزنوي كان اماما علامة نظارا فارسا في المحاضرة عديم النظير له التصانيف التي سارت بها الركبان منها شرح الهداية المسمى بالتوشيح والشامل في الفقه وزبدة الاحكام في اختلاف الائمة الاعلام وشرح بديع الاصول وشرح المنتقى والمعتقى المنيفة في ترجيح مذهب ابي حنيفة وشرح الزيادات وشرح الجامعين ولم يكملا وشرح ثمانية ابن الفارض وكتاب في الخلاف وكتاب في التصوف اخذ الفقه عن الامام الزاهد وجيه الدين العلوي احد الائمة بدبلي اماما فاضلا متبحرا في العلوم وعن شمس الدين الخطيب العولي المتوفى بدول ناحية بين اري وطرستان وعن سراج الدين القفي ملك العلماء بدبلي وركن الدين البداؤني وهم من اجلة تلامذة ابي العاصم المتوفى تلميذ حميد الدين الضرير مات سنة ثلاث وستين وستمائة **قال الجامع** ضبط الغزنوي في ترجمة احمد بن محمد الغزنوي وقد ارخ صاحب كشف الظنون وفاته عند ذكر شرح البديع وشرح التانية وزبدة الاحكام والشامل وشرح الجامع الكبير وشرح الزيادات وشرح الهداية وغيرها انه توفي سنة وكذا ارخه السيوطي حيث قال في حسن المحاضرة سراج الهندي عمر بن اسحق بن احمد الغزنوي قاضي القضاة بالديار المصرية تفقه على الوجيه الرازي والسراج القفي وصنف شرح الهداية والشامل في الفروع وشرح البديع شرح المنتقى وشرح التانية وغير ذلك مات سنة ثلث وسبعين وسبعمائة انتهى **وذكر القاري** من تصانيفه شرح المنار وشرح المختار ولوائح الانوار في الرد على من انكر على العارفين لطائف الاسرار وعمدة الناسك في المناسك وشرح عقيدة الطحاوي واللوامع في شرح جمع الجوامع وغير ذلك وذكر ان مولده تقريبا سنة **عمر بن عبد العزيز** بن عمر بن مازه ابو محمد حسام الدين المعروف بالصدر الشهيد امام الفروع والاصول البرزالي المعقول والمنقول كان من كبار الائمة واعيان الفقهاء آية البسطولي في الخلاف والمذهب تفقه على ابيه برهان الدين الكبير عبد العزيز وتجهد وبالغ الى ان صار واحد زمانه ونادرة اوانه ودرس الفقهاء وفاق الخصوم والفضلاء في حيوة ابيه بخراسان واقر بفضله الموافق والمخالف ثم ارتفع امره الى ماوراء النهر حتى صار السلطان ومن دونه يعظمون ويتلقون اشاراته بالقبول فعاش مدة محترما الى ان استشار اهل بروجرد زرقه الشهادة في صفر سنة ست وثلثين وخمس مائة قتله الكافر الملعون بعد وقعة قطوان بسمرقند ونقل جسده الى بخارا ودفن بها ولادته سنة ثلث وثمانين واربع مائة كذا اقاله قاضي القضاة العلامة السبكي في طبقات الشافعية وقال هو حنفي وتوهم بعض الناس انه شافعي فاورد ترجمته لذلك هنا وذكره صاحب الهداية في معجم شيوخه وقال تلقيت منه علم الخلاف والفقه وكان يكتبني غاية الاكرام ويجلني في خواص تلامذته لكن لم تتفق لي الاجازة منه في الرواية واخبرني عنه غير واحد من المشايخ وقال القاضي الصدر في والكبرى وشرح ادب القضاء للخصاف وشرح الجامع الصغير **قال الجامع** قد طالعت شرحه للجامع الصغير وهو شرح مختصر مفيد **وذكر القاري** ان له ثلثة شروح على الجامع مطول ومتوسط ومتاخر وله الواقعات والمنتقى وهو هنا وصاحب المحيط الرضوي استشهد بسمرقند ونقل الى بخارا انتهى عمر بن عبد الكريم بدر الدين الورسكي البخاري اخذ الفقه عن ابي الفضل عبد الرحمن الكرماني وشرح الجامع الصغير مات ببلخ سنة اربع وتسعين وخمس مائة عمر بن صاحب الهداية علي بن ابي بكر بن عبد الجليل شيخ الاسلام نظام الدين الفرغاني هو كاخيه جلال الدين محمد تفقه على ابيه وصار مرجعا اليه في الفتاوى وله اجابات الفقه والفوائد وغير ذلك عمر بن محمد بن احمد بن اسمعيل بن محمد بن لقمان مفتي الثقلين نجم الدين ابو حفص النسفي كان اماما فاضلا اصوليا متكلما مفسرا محدثا فقيها حافظا نحويا احد الائمة المشهورين بالحفظ الوافر والقبول التام عند الخواص والعوام اخذ الفقه عن صدر الاسلام ابي اليسر محمد البزدوي عن ابي يعقوب يوسف السياري عن ابي سهل الحاكم النوقدي عن احمد واني عن ابي بكر الاعمش وابي بكر الاسكاف وابي القاسم الصفار والاعمش عن ابي بكر الاسكاف عن محمد بن سلمة عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد والصفار عن نصير بن يحيى عن محمد بن سماعة عن ابي يوسف وله التصنيفات جليلة في التفسير والفقه وجل تصنيفاته التيسير في التفسير والمنظومة وهو اول كتاب نظم في الفقه وكتاب الموثقيات وعن السمعاني انه قال فقيه عارف بالمذهب وله اليد في التصانيف في الفقه والحديث ونظم الجامع الصغير وقيل انه صنف قريبا من مائة مصنف وشيوخه كثيرة قد جمع اسماء مشايخه في كتاب سماه تعداد الشيوخ لصدر تفقه عليه ابنه ابو الليث احمد بن عمر المعروف بالمجد النسفي وقرأ عليه بعض تصانيفه صاحب الهداية وابو بكر احمد البلخي المعروف بالظهير ومن تصانيفه ايضا طلبة الطلبة في شرح الفاظ كتب اصحابنا وقيل انه تاليف عبد الكريم تلميذ صدر الاسلام ومات النسفي سنة سبع وثلثين وخمس مائة بسمرقند وولادته بنسف سنة احدى وستين واربع مائة **قال الجامع** ومن تصانيفه الاشعار بالمختار من الاشعار في عشرين مجلدا وكتاب المشارع وقند في علماء سمرقند عشرين مجلدا وتاريخ بخارا وقيل انه كان يحلم الانس والجن لذلك قيل له مفتي الثقلين كذا قال القاري وقال ايضا حكي ان زاد ان يزور جار الله الزمخشري في مكة فلما قدم وصل الى داره ودق الباب ليفتح فقال العلامة الزمخشري من ذا فقال عمر فقال الزمخشري المعرف فقال نجم الدين يا سيدي عمر لا ينصرف فقال الزمخشري اذا انكمر صرف وقال السمعاني صنف التصانيف في الفقه والحديث ونظم الجامع الصغير وطالعت مجموعا منه في الحديث ورايت فيها من الخلط وتغيير الاسناد وسقاط بعضها شيئا كثيرا وكان مزورقا في الجمع والتصنيف وذكر ابن النجار فاطال وقال كان فقيها فاضلا محدثا مفسرا اديبا متقنا قد صنف كتبا في التفسير والحديث والشروط وانتهى القضاء **النسفي** ضبط في ترجمة الحسين بن خضر النسفي **عمر بن محمد بن عبد الله** ضياء الاسلام ابو شجاع

البسطامي استاذ صاحب الهداية وكانت له اجازة عالية ويد باسطة في جميع العلوم قال الجامع ذكر السمعاني ان البسطامي نسبة الى البسطام بالباء الموحدة المفتوحة يكون
بسين المهملة قرية بقومس مشهورة ثم قال عند ذكر المنتسبين اليها شيخنا ابو شجاع عمر بن محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله بن محمد بن منصور البسطامي ثم البلخي جده الاعلى من بسطام سكن بلخ وولد
بها وكان فقيها حافظا محدثا مفسرا اديبا شاعرا كاتبا حسن الاخلاق سمعت منه ببرو وبلخ وبخارا وسمرقند وكانت ولادته في ذي الحجة سنة خمس وسبعين واربعمائة
ايضا عمر بن محمد بن عمر بن محمد بن احمد شرف الدين ابو حفص العقيلي بالفتح نسبة الى عقيل بن ابي طالب كان من اعيان فقهاء الملة الحنفية وله البسيط الباسطة
في المذهب والخلاف وله تصانيف حسنة منها المنهاج اخذ عن الصدر الشهيد عمر بن عبد العزيز عن ابيه واخذ ايضا عن جمال الدين حامد بن محمد الرشيدي عن ابيه محمد
عن ابيه احمد بن عبد الرحمن عن ابي زيد الدبوسي عن الاسترشني عن ابي بكر عن السغدي وتفقه عليه احمد بن محمد العقيلي وشمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري وقدم حاجا
بغداد سنة ثمان وثمانين وخمسمائة وتوفي سنة ٥٩٦ ست وتسعين قال الجامع ارخ القاري وصاحب الكشف فانه سنة ست وتسعين عمر بن محمد بن عمر جلال الدين الجباري
صاحب المنتقى في الاصول كان عالما عابدا زاهدا متنسكا جامع الفروع والاصول اخذ عن علاء الدين عبد العزيز البخاري عن فخر الدين محمد المايمرغي عن شمس الائمة محمد بن
عبد الستار الكردري عن صاحب الهداية وبلغ رتبة الكمال ثم قدم دمشق ودرس وافتى وجمع له شرح الهداية مات سنة ٦٩١ احدى وتسعين وستمائة واخذ عنه ابو العباس احمد بن مسعود
بن عبد الرحمن القونوي ابو العبد الطويل وداود الرومي المنطقي وبهاء الدين احمد الكرستاني قال الجامع ارخ صاحب الكشف فانه سنة احدى وسبعين حيث قال
المنتقى في اصول الفقه للشيخ جلال الدين عمر بن محمد الجباري الخجندي الحنفي المتوفى سنة احدى وسبعين وستمائة عمر بن محمود بن عبد القاهر سراج الدين والد مجد المعروف
بابن السراج اخذ العلم عن ابيه شهاب الدين محمود عن جمال الدين محمود الحصيري عن قاضيخان وكان عالما فاضلا جامعا للعلوم ودرس بالاشرفية والعادلية وانتقل
القضاء بمصر ومات ثالث رمضان سنة سبع عشرة وسبعمائة بالقاهرة قال الجامع يأتي ذكر ابيه وابنه في الميم ان شاء الله عمر بن مهير والد الخصاف ابي بكر احمد تفقه على الحسن
بن زياد وعلى محمد قال الجامع الذي في كشف الفنون في تسمية عمر ولفظ العين وزيادة الواو وكذا في سير النبلاء في ترجمة احمد الخصاف عيسى بن ابان بن صدقة
القاضي ابو موسى تفقه على محمد بن الحسن وعن الطحاوي سمعت بكار بن قتيبة يقول سمعت هلال بن يحيى يقول ما في الاسلام قاض افقه من عيسى وله كتاب الحج وتفقه عليه ابو حازم
القاضي عبد الحميد استاذ الطحاوي قال الجامع ذكره السمعاني عند ذكر القاضي وقال استخلفه القاضي يحيى بن اكثم على قضاء العسكر وقت خروجه مع المامون الى ثم فلم يزل
على عمله الى ان رجع يحيى ثم تولى القضاء بالبصرة فلم يزل عليه حتى مات وسند الحديث عن اسمعيل بن جعفر وهاشم بن بشير ويحيى بن زكريا بن ابي زائدة ومحمد بن الحسن وغيرهم
وقال محمد بن سماعة كان عيسى بن ابان احسن الوجه وكان يصلي معنا وكنا ندعوه الى محمد بن الحسن فيقول هؤلاء قوم يخالفون الحديث وكان عيسى حسن الحفظ للحديث فصلى
معنا يوما الصبح وكان يوم مجلس محمد فلم افارقه حتى جلس في المجلس فلما فرغ محمد قلت هذا ابن اخيك ابان بن صدقة وهو ذكاء ومعرفة بالحديث وانا ادعوه اليك فيابى
ويقول انا نخالف الحديث فاقبل عليه وقال يا بني الذي رأيتنا نخالفه من الحديث فسأله عن خمسة وعشرين بابا من الحديث فجلس محمد يحيبه عنها فيما سمع منه ويأتي
بالشواهد والدلائل فلزمه عيسى محمد بن الحسن لزوما شديدا وقال ابو خازم القاضي ما رأيت لاهل بغداد اكثر حديثا من عيسى وبشر بن الوليد ومات بالبصرة في المحرم سنة عيسى
بن سيف الدين الملك العادل ابي بكر بن ايوب ولد بالقاهرة سنة ست وسبعين وخمسمائة وملك دمشق ثمان سنين وثمانية اشهر ومات سنة اربع وعشرين وستمائة وكان بارعا
في الفقه والادب وتفقه على جمال الدين محمود الحصيري وشرح الجامع الكبير وصنف في العروض ولم يكن في بني ايوب حنفي سواه وتبعه ولده داود قال الجامع قد ذكر ابن
الاثير الجزري وفاته في الكامل في حوادث سنة ٦٢٤ وقال كان عالما بعدة علوم فاضلا فيها منها الفقه على مذهب ابي حنيفة فانه كان قد اشتغل بكثير واصار من المتميزين فيه
ومنها علم النحو فانه اشتغل به ايضا اشتغالا زائدا وصار فيه فاضلا وكذلك اللغة وغيرها وكان قد امر ان يجمع له كتاب في اللغة جامع كبير فجمع كتاب الصحاح ويضاف اليه ما فات الصحاح
من التهذيب للازهري والجمهرة لابن دريد وغيرهما وكذلك امر ان يرتب مسند الامام احمد على الابواب يريد كل حديث الى الباب الذي يقتضيه معناه وقصده العلماء من الآفاق
فاكرمهم واجرى عليهم الجرايات الوافرة وكان يجالسهم ويستفيد منهم ويفيدهم انتهى ملخصا وفي تاريخ ابن خلكان الملك المعظم شرف الدين عيسى بن الملك العادل سيف الدين
ابي بكر بن ايوب صاحب دمشق كان عالي الهمة حازما شجاعا سيوسبا فاضلا جامعا يحب اهل الفضائل محبا لهم وكان حنفي المذهب متعصبا للمذهب وله فيه مشاركة حسنة ولم يكن
في بني ايوب حنفي سواه وتبعه اولاده وكان قد مات في سنة احدى عشرة وستمائة وكان يحب الادب كثيرا وقصده جماعة من الشعراء المجيدين فاحسنوا في مدحه وكانت له
رغبة في الادب وسمعت اشعارا منسوبة اليه ولم استثبتها وقيل انه شرط لكل من يحفظ المفصل للزمخشري مائة دينار وخلع فحفظه لهذا السبب جماعة وكانت مملكته متسعة من حدود
بلاد حمص الى العريش يدخل في ذلك بلاد اسافل الاسلامية وبلاد الغور وفلسطين والقدس والكرك والشوبك ومصر وغير ذلك وكانت ولادته في سنة ثمان وسبعين وخمسمائة وذكر

To: www.al-mostafa.com

ابو المظفر سبط ابن الجوزي في تاريخه مرآة الزمان فيما وقفت عليه في شهور سنة ٦٣٥ وتوفي ليلة السبت في الحجة سنة ٦٣٦ اربع وعشرين وستمائة وقال غيره بل توفي يوم الجمعة ثامن ساعة من نهار سابع ذي القعدة سنة ٦٣٦ بدمشق ودفن بسفح قاسيون ثم نقل الى جبل الصالحية ودفن في مدرسته هناك بجانب جدته من امه وبين جبلة قرية يقال لها البويضا على باب دمشق ودفن عند والده وكانت ولادته يوم السبت سابع عشر الجمادى الاولى سنة ثلث وستمائة بدمشق انتهى ملخصا وقد ذكر اليافعي في مرآة الجنان والسيوطي في حسن المحاضرة ترجمته مختصرة وما قال ابن خلكان وفي طبقات الشافعي عيسى بن ابي بكر بن ايوب الملك المعظم شرف الدين الفقيه الفاضل ابن الفقيه النحوي المجاهد في سبيل الله ولد بالقاهرة وتوفي بالشام وقرأ القرآن وتفقه على مذهب ابي حنيفة فبرع فيه وحفظ المسعودي في مجلدين والجامع الكبير في عدة مجلدات وصنف كتابا سماه المسهم المصيب في الرد على الخطيب وهو ابو بكر احمد بن علي بن ثابت البغدادي في ترجمة ابي حنيفة من تاريخ بغداد وحدث وروى وكان متعاليا في التعصب لمذهب ابي حنيفة قال ابن واصل بيا كيف اخرست مذهب ابي حنيفة وابلك كلهم شافعية فقال اترغبون عن ان يكون فيكم رجل مثل احمد مسلم وصنف كتابا في العروض وسمع مسند الامام احمد بكماله وقد كان لهم الفقهاء ان يجردوا لمذهب ابي حنيفة دون مذاهبهم فجردوه

حرف القاف

فتح احمد الشيرازي قرأ العلوم العقلية والنقلية على السيد الشريف وعلوم الآلة على قاضي زاده موسى الرومي بسمرقند ثم اتى بلاد الروم وتوطن بقسطمونية ومات هناك في اوائل دولة السلطان محمد خان وله حاشية على الميات شرح المواقف وتعليقات على شرح التجنيد لقاضي زاده الرومي وغير ذلك **فخر الدين العجم** كان من تلامذة السيد الشريف وفاق على اقرانه وابرز في المعقول والمنقول وكانت له مشاركة تامة في العربية والادب والكلام والحكمة اتى بلاد الروم في دولة السلطان محمد خان سنة عشر وثمان مائة وصار مفتيا في زمن السلطان مراد خان بن محمد خان وكانت وفاته بمدينة ادرنة **فضل الله بن محمد بن ايوب** المنتسب الى ماجه صاحب الفتاوى الصوفية كان اماما فقيها اصوليا سيدا ارباب الحقيقة وسوة ارباب الطريقة اخذ العلم عن يوسف بن عمر الصوفي صاحب جامع المضمرات واخذ طريق التصوف عن ركن الدين فيض الله بن ابي الغنائم صدر الدين بن شيخ الاسلام بهاء الدين ذكريا الملتاني عن ابيه صدر الدين عن ابيه عن شهاب الدين عمر السهروردي عن ابي النجيب

قال الجامع قد ذكر ابن كمال في الفتاوى الصوفية من الكتب الغير المعتبرة فلا يجوز الاعتماد بما فيها الا اذا علم موافقتها للاصول وقد اوضحت ذلك في رسالتي الفارقة بين الكبير من سباع الجامع الصغير

حرف القاف ٦٢

القاسم بن الحسين بن احمد ابو محمد مجد الدين المعروف بصدر الافاضل الخوارزمي النحوي ولد سنة خمس وخمسين وخمس مائة وقفه على برهان الدين ناصر صاحب المغرب عن ابي المؤيد موفق الدين عن نجم الدين عمر النسفي عن صدر الاسلام محمد البزدوي عن اسمعيل بن عبد الصابر عن عبد الكريم البزدوي عن ابي منصور الماتريدي عن ابي بكر الجوزجاني عن ابي سليمان عن محمد وله تصانيف منها شرح المفصل للزمخشري سماه التجبير وشرح سقط الزند والتوشيح في شرح لقطات الشهاب سبع عشرة وست مائة **قال الجامع** ذكره السيوطي في البغية وقال قال ياقوت صدر الافاضل حقا واوحد الدهر في العربية صدقا وذو الحظ الوافر والطبع المتقاد برع في علم الآفاق وفي نظم الشعر فحوى عين الزمان ونخبة جبهة الاوان ولد تاسع شوال سنة ٥٥٨ وكان حنفيا سنيا ذو بحبحة سنية واخلاق رضية وبشر طلق ولسان ذلق صنف التجبير شرح المفصل وشرح سقط الزند وشرح المقامات وشرح الاتموذج وشرح الاتية والزوايا في النحو والمحصل في البيان وغير ذلك انتهى **القاسم بن معن** بن عبد الرحيم الهذلي الكوفي ولي القضاء بالكوفة بعد شريك بن عبد الله وهو احد من قال له ابو حنيفة انتم مساقلبي وجلاء حزني وكان اماما في العربية صاحب شعر مات سنة خمس وسبعين ومائة وروى له اصحاب السنن **قال الجامع** ذكره المزي في تهذيب الكمال وقال القاسم بن معن بن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود المسعودي ابو عبد الله الكوفي قاضي روى عن الاعمش وعاصم الاحول وعبد الملك بن عمير ومنصور بن المعتمر وطلحة بن يحيى وداود بن ابي هند ومحمد بن عمرو بن علقمة وهشام بن عروة ويحيى بن سعيد وغيرهم وروى عنه ابن مهدي وعلي بن نصر الجهضمي الكبير وعبد الله بن الوليد العدني وابو غسان المنهدي وابو نعيم الفضل بن دكين وآخرون قال عبد الله بن احمد عن ابيه ثقة روى عنه ابن مهدي وكان على قضاء الكوفة وكان الناس عليه على القضاء اجراء وكان رجلا صاحب شعر وقال ابو حاتم صدوق ثقة وكان اروى الناس للحديث والشعر واعلمهم بالعربية ثقة وقال الآجري عن ابي داود كان ثقة يذهب الى الغيبة من المرجاء وقال الخضري مات سنة خمس وخمسين ومائة انتهى ملخصا وزاد ابن حجر في تهذيب التهذيب قال ابن سعد كان عالما بالحديث والشعر والفقه وايام الناس ثقة انتهى وفي البغية **القاسم بن معن** بن عبد الله بن مسعود الصحابي الامام ابو عبد الله المسعودي الهذلي قال ياقوت كان من علماء الكوفة في العربية واللغة والفقه والحديث والشعر والاخبار ومن الزهاد والثقات ولم يكن له بالكوفة نظير وكان حنفيا وولي قضاء الكوفة فلم يرتزق عليه شيئا وكان من الاثبات في النقل وفي الفقه واللغة من اشد الناس اعتناء في الآداب كلها ناظر في كل فن اباحنيفة وحدث عن عاصم الاحول وغيره وعنه الفضل بن دكين وآخرون ووثقه ابو حاتم وصنف النوادر في اللغة وغريب المصنف وكتابا

في النحو وله فيه مذهب متروك واخذ عنه اللغة والليث بن المظفر ومات سنة احمس وسبعين وقيل ثمان وثمانين ومائة ومنهم القاسم الشهير بقاضي زاده الرومي كان مشتغلا بالعلم
ذكي الطبع له معرفة تامة بالعلوم الشرعية والعقلية اخذ عن ابيه وكان هو قاضيا ببلدة قسطمونية في حجر خضر بيك في حجلة السلطان محمد خان بن مراد خان ثم درسا بمدرسة المدارس الثمان
ثم ولاه القضاء ثم استعفى منه ثم ولیه في زمان السلطان بايزيد خان بن محمد خان بمدينة بروسا الى ان مات ثالث رمضان سنة تسع وتسعين وثمان مائة ابو القاسم
التنوخي امام فقيه اديب محدث مفسر اخذ عن جميل الدين علي الضرير تلميذ شمس الائمة الكردري تلميذ صاحب الهداية وتفقه عليه ملك العلماء سراج الدين الثقفي الدهلوي وجيه الدين
الدهلوي وشمس الدين الخطيب وغيرهم قال الجامع قد ضبطه التنوخي في ترجمته علي بن محمد التنوخي ** حرف الميم ** محمد بن ابراهيم الضرير الميداني نسبة الى ميدان
بفتح الميم وقد تكسر وقع في بعض المواضع احمد بن ابراهيم والاول اصح شيخ كبير عارف بالمذهب قال ابو عبد الله شمس الائمة من اقران ابي احمد نصر العياضي اخي ابي بكر العياضي
محمد بن ابراهيم بن حسين محي الدين الكساري قرأ على حسام الدين التوقاتي ويوسف بن شمس الدين محمد بن حمزة الفناري ومحمد بن اوغان وصار مدرسا بمدرسة اسمعيل بيلة
قسطمونية وكان عالما بالعلوم الشرعية والفنون العقلية حافظا للقرآن العظيم جمع الروايات وله حواشي على شرح الوقاية وعلى تفسير البيضاوي مات سنة تسع وتسعين وثمان مائة
محمد بن احمد بن ابي سعد احمد بن ابي الخطاب محمد بن ابراهيم بن علي العكبري البغدادي كان اماما فاضلا كاملا جامعا للعلوم فارسا في البحث ذا حظ في مجلس كان يحل المشكلات
في المشكلات سماه الملخص في الفتاوى مات ببخارا سنة اربع وستمائة قال الجامع ذكر السمعاني ان الكعبي بفتح الكاف وسكون العين المهملة نسبة الى كعب بن ربيعة بن
عامر بن صعصعة والى كعب بن عوف بن انمار والى كعب غزاعة والى سهم الجد ثم ذكر المنتسبين بها محمد بن احمد بن احمد بن محمد بن عبد الله بن الحسن الدلال المعروف بالاقطع
في الجواهر المضية وذكر في الهداية وحدث الخطيب عن ابي القاسم التنوخي قال كان الزعفراني معتزليا تحول الى ابي بكر الرازي واخذ الفقه عنه قال الجامع ذكره السمعاني بعد ذكر ان الزعفراني
نسبة الى زعفرانية قرية من سواد بغداد والى بيع الزعفران والى قرية بين همذان واسد اباد فقال ابو الحسين محمد بن احمد بن محمد بن عبد الله بن كامل الدلال المعروف
بالزعفراني من اهل بغداد كان فقيها صالحا ثقة روى عنه ابو القاسم التنوخي وقال كان ثقة وكان يختلف الى ابي بكر الرازي واخذ عنه الفقه وكانت وفاته سنة ثلاث وتسعين
وثلث مائة انتهى ملخصا محمد بن احمد بن حمزة بن الحسين بن علي بن عبد الصمد بن الحسن بن علي بن عبد الصمد بن الحسن بن العباس بن علي بن ابي طالب المشتهر بالسيد ابي شجاع
كان في عصر ركن الاسلام علي بن الحسين السغدي بسمرقند وكان الامام الحسن الماتريدي معاصرا له وكان المعتبر في ذاتهم في الفتاوى ان يجتمع عظم علمائهم محمد بن احمد بن الطيب ٦٣
بن جعفر الواسطي الكمادي اخذ عن ابي بكر الرازي عن الكرخي واخذ عنه ابنه اسمعيل بن محمد ابو سعيد قاضي واسط توفي سنة سبع عشرة واربع مائة وعن السمعاني كان فقيها
علامة اعرابيا قال الجامع ذكره السمعاني عند ذكر الكمادي وقال هو بفتح الكاف والميم في آخرها الراء بعد الالف هذه النسبة الى كماد اسم لجد بعض المنتسبين اليه وهو احمد
بن الطيب بن جعفر بن مكدا الواسطي الطحان سمع ابا محمد عبد الله بن عمر بن احمد بن علي بن شوذب واباه الطيب الزعفراني وروى عنه ابو بكر محمد بن احمد بن نصر بن
علان وابنه ابو الحسين محمد بن احمد وهو ابو الحسين محمد بن احمد بن الطيب بن جعفر بن كماد الكمادي حدث عن ابي بكر بن احمد وتوفي سنة سبع عشرة واربع مائة وكان
فقيها عارفا عادلا اقرأ الفقه على ابي بكر الرازي وابنه القاضي ابو علي اسمعيل بن محمد الفقيه العدل ولي قضاء واسط سمع عبيد الله بن احمد بن اسد واباه بكر احمد بن عبيد واباه عبد
الله بن مهدي مولده سنة ثلاث عشرة يوم الفطر ومات في الجمادى الاولى سنة ثمان وستين واربع مائة قال الامير ابن ماكولا انتهى محمد بن احمد بن العباس
ابو بكر العياضي عن الصيمري اليه انتهى علم الحساب وعلم النجوم وعمل الاشكال من كتاب اقليدس مع حفظه للمذهب وعلمه بالكتب وكان عضد الدولة اخرجه مع جماعة من الفقهاء
الى بخارا في رسالة فحدثني اسمعيل الزاهد قال رأيت ابا بكر محمد بن الفضل وقد حمل اليه جزءا فيه مشكلات الكتب فاملاها ابو بكر العياضي من ساعته مات سنة ثلاث عشرة وثلث مائة
قال الجامع ذكره السمعاني عند ذكر العياضي وقال انه نسبة الى عياض اسم بعض اجداد المنتسب اليه المشهور بهذه النسبة محمد بن احمد بن العباس بن الحسين بن حبلة بن غالب
بن جابر بن نوفل بن عياض بن قيس بن سعد بن عبادة الصحابي الانصاري المعروف بالعياضي اخو ابي احمد من اهل سمرقند كان فقيها جليلا من رؤساء البلدة انتهى محمد
بن احمد بن عبد العزيز ناصر الدين القونوي الدمشقي المعروف بابن الربوة كان عالما فاضلا علامة في الفنون اصوليا فرعيا مفسرا محدثا جدليا نحويا لغويا فارسا ميدانا
في البحث اخذ عن رضي الدين ابراهيم بن سليمان المنطقي وعلاء الدين علي بن بليمان الفارسي وله تصانيف معتبرة منها شرح المنار وقدس الاسرار في اختصار المنار والمذاهب
المكية شرح الفرائض السراجية مات بالشام سنة اربع وستين وسبع مائة محمد بن احمد بن عثمان بن ابراهيم بن مصطفى الماردني التركماني جلال الدين بن تاج الدين كان
من نوادر الزمان مات شابا سنة تسع واربعين وسبع مائة ومولده سنة اربع عشرة وسبع مائة ولو عمر لفاق اهل زمانه محمد بن احمد بن علي ابو بكر القذار البلخي استاذ
جماعة منهم عبد الرشيد الوالوالجي محمد بن احمد بن عمر ظهير الدين البخاري المحتسب ببخارا صاحب الفوائد والفتاوى الظهيرية كان واحد عصره في العلوم الدينية

اصولا وفروعا اخذ العلم عن ابيه احمد بن عمر واجتهد وتفقه الاعيان حتى وصل الى خدمة ظهير الدين ابى المحاسن الحسن بن علي المرغيناني وكان يكرمه ويقدمه على كثير من طلبته
ومات سنة تسع عشرة وستمائة **قال الجامع** نسبته الفتاوى الظهيرية والفوائد الظهيرية اليه ويدعى على القارى حيث نسب الفتاوى الظهيرية الى ظهير الدين الكبير علي بن
عبد العزيز المرغيناني والد الحسن بن علي وعلي من نسبها الى الحسن بن علي المرغيناني وقد مر ما عليه في ترجمته على ما لا يخفى عليك وقد طالعت من تصانيفه الفتاوى الظهيرية
فوجدته كتابا معتبرا متضمنا للفوائد الكثيرة **محمد بن احمد** بن عمر الصاعدي البخاري جلال الدين العيدي كان من آبائه من لدن يوم العيد نسب اليه كان اماما فاضلا
له معرفة تامة بالاصول والفروع والخلاف تفقه على حسام الدين محمد الاسبيجابي ثم على حميد الدين علي الضريرات سنة ثمان وستين وستمائة ودفن ببلخ وبها ولد بمقرة القصاة بسبت
محمد بن احمد بن محمد بن جعفر بن حمدان ابو بكر القدوري والد ابي الحسين احمد القدوري روى عنه ابو تمام علي بن محمد بن الحسن ابو سعيد وكان قد رآى الشبلي وروى عنه محمد
بن احمد بن محمد بن عبد المجيد سراج الدين كان اماما كبيرا حافظا واعظا مفسرا انتهت اليه رياسة الحنفية في زمانه تفقه ببخارا على شمس الائمة الكردري وتوفي ببخارا في
رمضان سنة ست وخمسين وستمائة وتفقه عليه مختار الزاهدي صاحب القنية ومحمود صاحب الفتاوى شرح المنظومة **محمد بن احمد** بن محمود القاضي ابو جعفر النسفي كان من اعيان الفقهاء اخذ
عن ابي بكر الرازي عن الكرخي ومات سنة اربع عشرة واربعمائة **قال الجامع** ذكر القارى ان التعليقة في الخلاف وكان زاهدا ورعا مستعفا فقيرا قنوعا حكي انه مات
ليلة مصوما من ضيق البال وسوء الحال لكثرة العيال فوقع في خاطره فرع من فروع مذهبه فاعجب فقام يرقص في داره ويقول اين الملوك وابناء الملوك فسأله زوجته عاجبه فقص عجبت
محمد بن احمد بن محمد بن محمود المايرغي النسفي كان عالما محدثا فاضلا سمع بالحجاز وغيره وروى عنه نجم الدين عمر النسفي وذكر انه توفي بمايرغ سنة ثلاث وثلاثين واربعين واربعمائة
قال الجامع ذكره السمعاني عند ذكر المايرغي بعد ما ذكر انه نسبة الى مايرغ بسكون الياء المثناة التحتية بين الميمين المفتوحتين وسكون الراء المهملة في آخره الغين المعجمة
قرية كبيرة على طريق بخارا من نواحي نخشب قال ابو المؤيد محمد بن احمد بن محمود بن محمد بن نصر بن موسى بن احمد المايرغي النسفي والد الامام الاوحد احمد كان اماما فاضلا
يروي عن المقرئ محمد بن منصور الامام بالمدينة وروى عنه عمر بن محمد النسفي مات بمايرغ في الربيع الاول سنة ٤٣٢ ومات اخوه احمد في شعبان سنة ٤٣٣ انتهى وضبط النسفي في ترجمة
الحسين بن خضر النسفي **محمد بن احمد** بن موسى بن سلام القاضي ابو جعفر البخاري البركدي نسبة الى بركد بفتح الباء الموحدة وسكون الراء المهملة وفتح الكاف آخره دال
مهملة قرية من قرى بخارا مات سنة ست وسبعين ومائتين **قال الجامع** ارخ السمعاني وفاته سنة ٢٧٦ حيث قال بعد ذكر ان بركد قرية من قرى بخارا منها ابو جعفر محمد ٦٣
بن احمد بن موسى بن سلام القاضي كان على مظالم بخارا سمع من اهل بلده وروى عن ابيه والوليد بن مسلم وابي عبد الله بن ابي حفص الكبير وغيرهم وروى عنه ابو حفص
احمد بن احمد بن حمدان وغيره مات في ذي الحجة سنة ٢٧٦ في ولاية الامير ابي ابراهيم اسمعيل بن احمد انتهى **محمد بن احمد** بن يوسف بهاء الدين المرغيناني ابو المعالي الاسبيجابي الاستاذ
جمال الدين عبيد الله البخاري المحبوبي ذكره في الجواهر المضيئة **قال الجامع** ضبط الاسبيجابي في ترجمة احمد بن منصور وعلي بن محمد ومرغينان بفتح الميم وسكون الراء
وكسر الغين المعجمتين من شاهير بلاد فرغانة ذكره السمعاني **محمد بن احمد** بن ابي احمد ابو بكر علاء الدين السمرقندي صاحب تحفة الفقهاء استاذ صاحب البدائع شيخ كبير فاضل
جليل القدر تفقه على ابي المعين ميمون المكحولي وعلى صدر الاسلام ابي اليسر البزدوي وكانت له ابنة فاطمة الفقيهة العلامة زوجة علاء الدين ابي بكر صاحب البدائع
وكانت تفقهت على ابيها وحفظت تحفته وكان وجها يحفظ فتزوجه الى الصواب وكانت للفتوى تأتي فتخرج وعليها خطها وخط ابيها فلما تزوجت بصاحب البدائع كانت تخرج
وعليها خطها وخط ابيها وخط زوجها **محمد بن احمد** بن ابي سهل ابو بكر شمس الائمة السرخسي كان اماما علامة حجة متكلما مناظرا اصوليا مجتهدا عده ابن كمال باشا من المجتهدين
في المسائل لازم شمس الائمة عبد العزيز الحلواني واخذ عنه حتى تخرج به وصار او عد زمانه قيل مات في حدود التسعين واربعمائة وقيل في حدود خمسمائة وتفقه عليه برهان الائمة
عبد العزيز بن عمر بن مازه ومحمود بن عبد العزيز الاوزجندي وركن الدين مسعود بن الحسن وعثمان بن علي بن محمد البيكندي وهو آخر من بقي ممن تفقه عليه املى المبسوط نحو
عشرة مجلدا وهو في السجن باوزجند كان محبوسا في الجب بسبب كلمة نصح بها الخاقان وكان يملي من خاطره من غير مطالعة كتاب وهو في الجب واصحابه في اعلى الجب وقال عند
فراغه من شرح العبادات هذا آخر شرح العبادات باوضح المعاني واوجز العبارات املاه المحبوس عن الجمع والجماعات وقال في آخر شرح الاقرار انتهى شرح الاقرار المشتمل
من المعاني على ما هو من الاسرار املاه المحبوس في مجلس الاشرار وذكر انه كتاب في اصول الفقه وشرح السير الكبير املاه وهو في الجب فلما وصل الى باب الشروط حصل له الفرج فاطلق فخرج
في آخر عمره الى فرغانة فاكرمه الامير حسن بن نوح ووصل اليه الطلبة فاكمل الاملاء **قال الجامع** السرخسي نسبة الى سرخس بفتح السينين وفتح الراء وسكون الخاء بلدة قديمة من
بلاد خراسان وهو اسم رجل سكن بناها المؤسس وعمرها واتم بناءه ذو القرنين ذكره السمعاني **وقد** طالعت شرحه للسير الكبير للحمد لله رب العالمين وفيه مسائل كثيرة وفوائد
حديثية غفيرة وذكر فيه انه قرأ السير الكبير على شمس الائمة ابي محمد عبد العزيز بن احمد الحلواني قال اخبرنا القاضي الامام ابو علي الحسين بن محمد النسفي قال اخبرنا الشيخ ابو بكر محمد بن الفضل

وابو اسحق ابراهيم بن محمد بن حمدان الخطيب المعلمي قال اخبرنا عبد الله بن محمد بن يعقوب الحافظ قال حدثنا ابو محمد عبد الرحيم بن داود قال حدثنا ابو ابراهيم اسمعيل بن توبة قال حدثنا محمد بن الحسن الخ وفي بدية العلوم تخرج بشمس الائمة عبد العزيز الحلواني ومات في حدود خمس مائة كان عالما اصوليا وقد شاع انه الملأ المبسوط من غير مراجعة شيء من الكتب وله كتاب في اصول الفقه وشرح السير الكبير ابدأ بها وهو في الحجب محبوس بسبب كلمة نصح بها الامراء وكان تلامذته يجتمعون على اعلى الحجب يكتبون خلسا وصل الى باب الشروط اطلق من الحبس فخرج الى غرغانة فذاكره الامير حسن فوصل اليه بطلبته فاكمله وله شرح مختصر الطحاوي وكتب محمد وتمثيل احفظ اشافعي ثلث مائة كراريس فحسب ما حفظه فكان اثنى عشر الف كراريس انتهى وفي طبقات القاري الملأ المبسوط نحو خمسة عشر مجلدا وهو في السجن باوزجند محبوس بسبب كلمة كان فيها من الناصحين وهو من كبار علمائنا ماوراء النهر صاحب الاصول والفروع ومات سنة ثمان وثمانين واربع مائة محمد بن احمد القاضي ابو جعفر السمناني العراقي فقيه متكلم على مذهب الاشعري تولى القضاء بالموصل ومات هناك سنة اربع واربعين واربع مائة وعن الخطيب قال كتبت عنه وكان ثقة عالما فاضلا حنفي المذهب اشعري الاعتقاد وله تصانيف في الفقه وتعليقات قال الجامع مرضبط السمناني في ترجمته علي بن محمد السمناني ونسبه السمعاني بلدة ابو جعفر محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن محمود القاضي السمناني من سمنان العراق قال فتفقه ببغداد وكان فقيها متكلما عالما وسمع بالموصل نصر بن احمد بن الخليل وببغداد ابا الحسن علي بن عمر الدارقطني وابا القاسم عبيد الله بن محمد الرازي وغيرهم وسمع منه ابو بكر احمد بن علي بن ثابت الخطيب الحافظ وذكره في التاريخ وقال كتبت عنه وكان ثقة عالما فاضلا شيخا حسن الكلام عراقي المذهب يعتقد في الاصول مذهب الاشعري وكانت ولادته سنة احدى وثمانين وثلث مائة ومات بالموصل وهو على القضاء بها في الربيع الاول سنة اربع واربعين واربع مائة انتهى وذكر الذهبي في الطبقة الرابعة والعشرين من سير النبلاء ولده احمد وقال القاضي العلامة ابو الحسين احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن محمود بن العين الحنفي ولد القاضي الكبير شيخ الاشعرية ابي جعفر السمناني ولد بسمنان سنة اربع وثمانين وثلث مائة وكان ثقة صدوقا حسن الاخلاق كبير القدر تفقه على ابيه ابي جعفر وتفقه على ابي حنيفة واخذ عنه الكلام وكان معدلا ولي قضاء حلب سنة سبع واربع مائة قال الخطيب كتبت عنه وكان صدوقا وتزوج بابنة القاضي ابي عبد الله الدامغاني وتوفي ببغداد في جمادى الاولى سنة ست وستين واربع مائة انتهى وفي كامل ابن الاثير في حوادث سنة ٤٦٦ فيها في ربيع الاول توفي القاضي ابو الحسين بن ابي جعفر السمناني حمو قاضي القضاة ابي عبد الله الدامغاني وكان مولده سنة ٣٨٤ بسمنان وكان هو وابوه من المعتزلين في مذهب الاشعري ولابيه فيه تصانيف كثيرة وذلك مما يستغرب ان يكون حنفي اشعريا انتهى محمد بن احمد القاضي ابو عاصم العامري في الجواهر المضيئة كان اماميا يدمشق ومن تصانيفه المبسوط نحو من ثلثين مجلدا قال الجامع ذكر السمعاني ان العامري نسبة الى عامر بن لوي وعامر بن صعصعة وعامر بن عدي وعامر بن تميس غيلان ايضا من تميس محمد بن احمد ابو بكر الاسكاف البلخي امام كبير جليل القدر اخذ الفقه عن محمد بن سلمة عن ابي سليمان الجوزجاني وتفقه عليه ابو بكر الاعمش محمد بن سعيد وابو جعفر الهندواني قال الجامع ذكر الفقيه ابو الليث في آخر النوازل ان وفاته كانت سنة ٣٣٣ وان وفات محمد بن سعيد سنة ٣٤٣ وان وفات ابي جعفر سنة ٣٦٢ بخارا وحمل الى بلخ محمد بن احمد بن نعمان الرومي شمس الدين الشهير بالمولى يكان اخذ عن شمس الدين محمد بن حمزة الفناري وبلغ رتبة الفضل والكمال في عهد مدرسا بسراوستاغ ثم انتهت اليه رياسة الدرس ومنصب القضاء بعد موت الفناري وعاش مدة محترما مقبولا عند الخواص والعوام ثم ذهب الى الحرمين وعاد ولم يتول من المناصب شيئا الى ان توفي ببلدة ازنيق في دولة محمد خان بن مراد خان وقرأ عليه ابناه محمد شاه ويوسف باشا وخضر بيك بن جلال الدين وتاج الدين ابراهيم والخطيب زاده وغيرهم محمد بن الازهر ابو عبد الله من ايمة اصحابنا الخراسانيين صاحب الطبقة العالية والاختيارات مات سنة احدى وخمسين ومائتين قال الجامع ذكر الفقيه ابو الليث في آخر كتابه النوازل انه مات يوم السبت في شوال لعشرة ايام خلت منه سنة ٢٥٢ وهو ابن سبع وثمانين سنة محمد بن اسحق بن ابراهيم الباقرحي بفتح الباء الموحدة وبعد الالف قاف ثم راء مهملة ساكنة ثم حاء مهملة قرية بنواحي بغداد كان من بيت العلم والقضاء مات سنة احدى وثمانين واربع مائة قال الجامع نسبه السمعاني بلفظ ابو الحسن محمد بن اسحق بن ابراهيم بن مخلد بن جعفر بن مخلد وقال كان من بيت العلم والقضاء والحديث والعدالة سمع ابا الحسين احمد بن محمد الواعظ وابا الحسن محمد وابا علي الحسن بن احمد بن شاذان وغيرهم وكانت ولادته في شعبان سنة ٣٠٣ سبع وتسعين وثلث مائة وتوفي في رمضان سنة ٣٨٤ وجده ابراهيم بن مخلد ابو اسحق كان صدوقا صحيح الكتاب حسن النقل جيد الضبط من اهل المعرفة بالادب وكان ينتحل في الفقه مذهب محمد بن جرير الطبري سمع الحسين بن يحيى العطار وابا عبد الله الحكيمي واحمد بن كامل القاضي وسمع منه ابو بكر علي بن ثابت الخطيب قال كان مولده سنة خمس وعشرين وثلث مائة في شعبان وتوفي في ذي الحجة سنة اربع عشرة واربع مائة وابنه ابو الفضل اسحق بن ابراهيم قال الخطيب كتبنا عنه شيئا يسيرا وكان صدوقا وتوفي في الربيع الاول سنة تسع وعشرين واربع مائة انتهى محمد بن اسحق ابو بكر البخاري الكلاباذي تفقه على الشيخ محمد بن الفضل وكان اماما اصوليا وله كتاب التعرف جمع فيه اقوال اصحابنا في التوحيد محمد بن ايماكوغ كان جامع الفروع والاصول وضابط دقائق المعقول والمنقول اخذ عن المولى يكان وجمع شتات العلوم وله شرح مجمع البحرين وهو تصنيف عظيم فيه مواخذات على شروح الهداية محمد بن ابي بكر

ذكره صاحب الفوائد البهية من علماء مرو الروذ وقال هو من اصحاب ابي حنيفة ومن اصحاب ابي يوسف ومحمد ومن

زين الائمة المعروف بحميد البوبري الخوارزمي كان عالما مناظرا متكلما اخذ الفقه عن ابي بكر محمد بن علي الزرنجري عن الحلواني وله كتاب الاضاحي قال الجامع وذكر السمعاني ان البوبري بفتح الواو وسنة الى البوبر والصوف المنتسب به غالبا كان يحمل الفرو محمد بن ابي بكر الواعظ كرن الاسلام المعروف بامام زاده البوغي نسبة الى جوغ بضم الجيم الفارسية ثم الواو وثم الغين المعجمة قرية من قرى سمرقند كان اماما فاضلا اديبا كاملا يفتي ببخارا صاحب البيان فصيح اللسان واسع التقرير كامل التحرير وكان يحفظ الناس ويتكلم من علوم الصوفية اخذ العلم عن مجد الائمة محمد بن عبد الله السرخكتي وعن شمس الائمة بكر بن محمد الزرنجري واخذ طريق الخلاف عن منشي الدين النيسابوري واخذ طريق التصوف عن خواجه يوسف الهمداني وتفقه عليه برهان الاسلام الزرنجي صاحب تعليم المتعلم وعبيد الله بن ابراهيم المحبوبي ومحمد بن عبد الستار الكردري وولد شمس الاسلام قال الجامع قد جاء العلت شرعة الاسلام فوجدته كتابا نفيسا مشتملا على المسائل الفقهية والآداب التصوفية الا انه مشتمل على كثير من الاحاديث المختلفة والاخبار الواهية المنكرة وقد اراح صاحب الكشف وفاته ثلث وسبعين وخمس مائة ونسب علي القاري في شرح شرح نخبة الفكر شرعة الاسلام الى ابي بكر الرازي وهو خطأ منه مخالف لما ذكره الثقات ولما ذكره نفسه في طبقاته بقوله محمد بن ابي بكر المفتي الشرعي الواعظ عرف بامام زاده كتب عنه السمعاني ببخارا وقال القرشي رأيت له كتابا كنز الفوائد سماه شرعة الاسلام حتى نسب الى الخضر وقيل وجد في سطح الكعبة وقيل غير ذلك ونسبته الشرعي سره لا يخفى انتهى محمد بن ابي القاسم الخوارزمي النحوي اللغوي المعروف بالبقالي وهو البقال الذي يبيع الاشياء اليابسة والعجم يزيدون الياء وهي زيادة العجم لا النسبة كان اماما فاضلا فقيها مناظرا خبيرا بالمعاني والبيان اخذ عن جار الله محمود الزمخشري وله مصنفات منها الفتاوى وجمع التفاريق وكتاب التفسير وكتاب التراجم بلسان الاعاجم وشرح الاسماء الحسنى وشفاء التنزيل وكتاب الترغيب في العلم وكتاب اذكار الصلوة وكتاب آفات الكذب والهداية في المعاني والبيان والتنبيه على اعجاز القرآن وغير ذلك مات بجرجانية خوارزم سنة ست وسبعين وخمس مائة وقد ضعف على التسعين قال الجامع ذكره السيوطي في البغية وقال محمد بن ابي القاسم البقالي الخوارزمي النحوي ابو الفضل الملقب بزين المشايخ قال ياقوت كان اماما في الادب وحجة في لسان العرب اخذ عن العلامة جار الله الزمخشري وسمع الحديث منه ومن غيره وكان جم الفوائد حسن الاعتقاد كريم النفس يميل في الترسل ونقد الشعر وله من التصانيف مفتاح التنزيل وتقويم اللسان في النحو والاعجاب في الاعراب والهداية في المعاني والبيان وغير ذلك مات بجرجانية خوارزم سنة ست وسبعين وخمس مائة وقد ضعف على التسعين انتهى

محمد بن جعفر بن حمدان ابو بكر الاسترابادي كان من الفقهاء ثقة في الرواية مات بعد ستين وثلث مائة وكان ابوه جعفر من جلة الفقهاء وكان ثقة في الحديث وله تصانيف فيه محمد بن الحسن بن محمد برهان الدين الكاساني ابو عبد الله الفقيه من اهل سمرقند كان اماما فاضلا وشيخا كاملا في الفروع والاصول وكان في الحديث يحفظ زمانه اخذ عن نجم الدين عمر النسفي عن صدر الاسلام ابي اليسر البزدوي وقدم بغداد حاجا سنة ست وسبعين وخمس مائة وأملى بها الحديث عن النسفي وتفقه عليه اشرف بن نجيب بن محمد ابو الفضل الكاساني وشمس الائمة محمد بن عبد الكريم التركستاني المعروف بهرمان الائمة محمد بن الحسن بن منصور ابو بكر النسفي تفقه على شمس الائمة الحلواني وهو احمد رواة الامالي عنه محمد بن الحسن بن واقد ابو عبد الله الشيباني كان ابوه اصله من الشام قدم ابوه من العراق فولد محمد بواسط ونشأ بكوفة وطلب الحديث وسمع عن سفيان ومالك والاوزاعي والثوري وصحب ابا حنيفة واخذ الفقه عنه وكان اعلم بكتاب الله بالمراد في العربية والنحو والحساب وعن ابي عبيد ما رأيت اعلم بكتاب الله من محمد بن الحسن وعن الشافعي انه قال اخذت من محمد وقر بعير من علم وما رأيت رجلا سمينا اخف روحا منه وهو الذي نشر علم ابي حنيفة وانما ظهر علم ابي حنيفة بتصانيفه وفي التقدمة شرح المقدمة قيل انه صنف تسع مائة وتسعين كتابا كلها في العلوم الدينية وقيل لاحمد من اين لك هذه المسائل الدقيقة قال من كتب محمد وفي الجواهر المضيئة عن ابن عبد الحكم سمعت الشافعي يقول قال محمد اقمت بباب مالك ثلث سنين وسمعت سبع مائة حديث وفيفا فظا واخذ عنه ابو حفص الكبير احمد بن حفص وابو سليمان الجوزجاني وموسى بن نصير الرازي ومحمد بن سماعة ومعلى بن منصور وابراهيم بن رستم وهشام بن عبيد الله وعيسى بن ابان ومحمد بن مقاتل وشداد بن حكيم وغيرهم وقال الاتقاني في شرح الهداية انما سمي المبسوط مبسوطا لانه صنفه اولا ثم صنف كتاب الجامع الصغير ثم الجامع الكبير ثم الزيادات قال الجامع جلالته وثقاهته مستفيضة مشهورة وقد اثنى عليه كثير من المورخين منهم ابن خلكان في تاريخه واليافعي في مرآة الجنان والسمعاني في الانساب والذهبي في العبر باختصار من غير وغيرهم من المتقدمين والمتاخرين والبسطوا في ذكر اوصافه وطولوا الكلام في ذكر مناقبه وله تصانيف كثيرة منها المبسوط والجامع الصغير طالعته والجامع الكبير طالعته والسير الكبير طالعته والسير الصغير والزيادات طالعته وهذه هي المسماة بظاهر الرواية والاصول عندهم والرقيات والهارونيات والكيسانيات والجرجانيات وكتاب الآثار والموطا طالعتها وقد بسطت الكلام في ترجمته وذكر تصانيفه وما يتعلق بها في مقدمة الهداية ثم في مقدمة شرحي الوقاية المسمى بالسعاية ومقتفى الدراية كما وفقني الله لانتهائه ثم في اوائل كبير لمن يطالع الجامع الصغير واذكر ازيد من كل ذلك في مقدمة حاشيتي على موطاه المسماة بالتعليق الممجد على موطا محمد محمد بن الحسين بن محمد بن الحسين البخاري

المعروف بخواهرزاده كان اماما فاضلا بارعا حسنة معتبرة وكان من عظماء ماوراء النهر والمختصر والتجنيس والمبسوط المعروف بمبسوط خواهرزاده وشاهير
كتب الفتاوى مشحونة بذكره والمشهور بخواهرزاده عند الاطلاق اثنان احدهما هذا وهو ابن اخت القاضي ابي ثابت محمد بن احمد البخاري وهو متقدم مات في الجمادى الاولى
سنة ٣٣٦ ست وثلثين واربع مائة والثاني متاخر وهو الامام بدر الدين محمد بن محمود الكردري ابن اخت شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري مات في سلخ ذي القعدة
سنة ٦٥٨ ثمان وخمسين وستمائة كذا في الجواهر المضيئة قال الجامع وذكره الذهبي في الطبقة الخامسة والعشرين من سير النبلاء وقال خواهرزاده شيخ الحنفية بما وراء النهر وفي الوقت ابو بكر خواهرزاده واسمه محمد بن الحسين بن محمد الصديدي البخاري ابن اخت القاضي ابي ثابت محمد بن احمد البخاري وذلك لقب بخواهرزاده ومعناه ابن اخت
عالم سمع ابا محمد ابا نصر احمد بن علي الحارثي وابا الحاكم ابا عمرو محمد بن عبد العزيز الفقيري وابا حفص عمر بن مهدي الشيباني وجماعة وتفقه بجماعة من اصحاب ائمتنا حدث عنه عثمان بن علي البيكندي وعمر بن محمد
بن امثان النسفي وطائفة بالطريقة بسيط الحقائق وكان يحفظها وكان من كبار العلماء ذكره السمعاني في الانساب توفي ببخارا في الجمادى الاولى سنة ٣٣٦ ثلث وثلثين واربع مائة وقد
شاخ انتهى وفي الانساب خواهرزاده بضم الخاء المعجمة وفتح الواو والهاء بعد الالف والراء الساكنة والزاء المفتوحة بعد الالف اخرى وفي آخرها الدال المهملة آخرها باء موحدة كلمة
فيل بجارية من العلماء كانوا ابن اخت من العلماء فنسبوا اليه بالعجمية تسمى الامام ابو بكر محمد بن الحسين بن محمد بن الحسين البخاري وقيل الحسن ابن الحسين يعرف بابي بكر خواهرزاده وهو ابن
اخت القاضي الامام ابي ثابت محمد بن احمد البخاري كان اماما فاضلا بارعا في مذهب ابي حنيفة وطريقته جمع فيما من كل جنس وكان يحفظ الالى ببخارا وجمع اباه وابا الفضل منصور
بن عبد الرحيم الكاغذي وابا نصر احمد بن علي الحارثي والحاكم ابا عمرو ومحمد بن عبد العزيز الفقيري وابا سعيد بن احمد الاصبهاني وغيرهم روى لنا عنه ابو عمرو عثمان بن علي البيكندي وعمر بن محمد
بن احمد بن عبد الله بن عبد الوارث المعروف بخواهرزاده من احدى قرى مرو وكان فاضلا مائلا الى الحديث واهله سمع الكثير بخطه وكان يكرمهم ويكرمهم وكان من اصحاب ابي حنيفة
الكثر عنه في الحديث وكتابته وقيل له خواهرزاده لانه ابن اخت القاضي ابي الحسن علي بن الحسين الاسعادي مات في الجمادى الاولى سنة ٤٤٤ اربع واربعين واربع مائة بمرو رحمه الله
فضاء محمد بن الحسين بن محمد فخر الدين المعروف بفخر القضاة ابو بكر الارسابندي تفقه على علاء الدين المروزي صاحب ابي زيد الدبوسي وكان اماما فاضلا انتهت
اليه رياسة الحنفية ورد بغداد حاجا بعد ثمانين واربع مائة ومات سنة احدى عشرة وخمس مائة ومن تصانيفه مختصر تقويم الادلة للدبوسي كذا في الجواهر المضيئة وارسابند قرية من
قرى مرو قال الجامع ضبطه محمد صاحب كتاب المغني بضم الهمزة وسكون الراء وباء مكسورة بين سينين مهملتين مفتوحة وبعد الالف نون فدال مهملة وقال نسبة الى ارسابند قرية من قرى مرو وضبطه
فخر الدين محمد بن علي الفقيه الحنفي على راس المائة الخامسة انتهى وفي جامع الاصول لابن الاثير الارسابندي بفتح الهمزة وسكون الراء وباء بين مهملة وفتح الباء الموحدة بعدها
نون بعدها دال مهملة منسوب الى ارسابند قرية كبيرة من قرى مرو ومن منسوب اليها القاضي فخر الدين محمد بن علي المروزي ما ذكر فيمن كان على راس المائة الخامسة انتهى
تخالف الذي رأيت في نسخة الكفوي وفي انساب السمعاني في نسبة صاحب الهداية الارسابندي بالنون بعد الالف الثانية بعدها باء مثناة تحتية لكن الاعتبار للضبط
بالحروف والكتابة فان قلم النساخ يخطئ كثيرا ومحمد بن علي الارسابندي الذي ذكر في المغني وجامع الاصول هو ما ادري اهو صاحب الهداية او غيره ولكن الظن انه هو ووقع
الاختلاف في اسم الاب وقد ذكر السمعاني صاحب الهداية وسماه بالي بكر محمد بن الحسين بن محمد وقال هو امام فاضل مناظر تفقه لابيه ولاستاذ ابي حنيفة بمرو وكان كريما
حسن الاخلاق متواضعا الى ان حدث وروى لنا عنه ابو الفضل عبد الرحمن بن محمد الكرماني بمرو ووفاته وانا غيبة في الربيع الاول من سنة ٤٤٤ انتهى فضاء محمد بن الحسين
بن محمد فظام الدين البارعي كان علامة زمانه من كبار الائمة اقر له اهل زمانه بالفتوى محمد بن الحسين بن ناصر بن عبد العزيز ضياء الدين البندنيجي تفقه على
علاء الدين ابي بكر محمد بن احمد السمرقندي وتفقه عليه صاحب الهداية قال صاحب الهداية اجاز لي جميع مسموعاته مشافهة بمرو سنة خمس واربعين وخمس مائة وهن
مسموعاته كتاب صحيح مسلم كان برويه عن محمد بن الفضل بنيسابور سنة خمس وعشرين وخمس مائة عن عبد الغافر الفارسي سنة ثمان واربعين واربع مائة عن الجلودي سنة ٣٦٠
خمس وستين وثلث مائة عن مسلم وبندنيج بفتح الباء البلدة من بلاد فرغانة محمد بن حمزة بن محمد شمس الدين الفناري امام كبير علامة محرر اوحد زمانه في العلوم النقلية
واغلب اقرانه في العلوم العقلية شيخ دهره في العلوم الادب ومجتهد عصره في الخلاف والمذهب وهو احد الرؤساء الذين انفرد كل منهم على راس القرن الثامن وهم شيخ سراج الدين
بن الملقن في كثرة التصانيف في الفقه والحديث ومجد الدين الشيرازي صاحب القاموس في اللغة وزين الدين العراقي في الحديث وشمس الدين الفناري في الاطلاع
على كل العلوم العقلية والنقلية اخذ عن علاء الدين الاسود شارح الوقاية وعن جمال الدين محمد بن محمد الاقسرائي وعن الكمال الدين محمد البابرتي صاحب العناية واخذ علم
التصوف عن ابيه ابي محمد حمزة من تلامذة الشيخ صدر الدين القونوي وقرأ عليه من تصانيفه مفتاح الغيب وشرحه شرحا وافيا ودخل في بروسا من بلاد الروم فاقتضاء

وآخر قدره عند السلطان بايزيد خان فاشتهر فضله وطار صيته صنف فصول البدائع في اصول الشرائع وشرح ايساغوجي اتمه في اليوم الذي افتتحه وتفسير الفاتحة ورسالة فيها مسائل من مائة فنون سماها انموذج العلوم وشرح الفرائض السراجية وهو من احسن شروحها وتعليقات على شرح المواقف وغير ذلك توفي سنة ثلث وثلثين على طريق الطاكية ودمشق ودخل القاهرة وباحث مع علمائها ومات في بلاده في رجب سنة اربع وثلثين وثمان مائة وكان قد عمي في آخر عمره وكان سبب انه لما سمع ان الارض تاكل لحوم العلماء بنش قبر استاذه الاسود فوجده كما وضعه على سريره مع انه عليه زمان مديد فسمع هاتفا يقول بل صدقت اعمى الله بصرك قال الجامع طالعت من تصانيفه طرح ايساغوجي اوله احمدك اللهم على ما خصصت لي من منح عوارف الافاضل وعلصقني عن محن عوصف القضائل الخ وذكر بعد الحمد والصلوة انه شرع فيه غدوة يوم من قصر الايام وختمه مع اذان مغربه وسماه المسروف في بلادنا بيكوزي شرح ايساغوجي وعليه حواشي لقل احمد وبرهان الدين وغيرهما طالعتها وانا انتسابا الى سعد الدين التفتازاني كما هو المشهور في ديارنا فغير مقبول لا ابو افقه منقول وقد ذكر السيوطي في لبغيته صاحب الترجمة وقال محمد بن حمزة بن محمد بن محمد الدمامي العلامة شمس الدين البقري بفتح الفاء وسكون الموحدة نسبة الى قرية البقار سمعه من شيخنا العلامة محي الدين الكافيجي قال ابن حجر كان علامة بالعربية والمعاني والبيان والقراءات كثير المشاركة ولد في صفر سنة ثمان وخمسين وسبع مائة واخذ عن العلامة علاء الدين الاسود شارح المغني والجمال محمد بن محمد الاقسرائي ولازم الاشتغال في حال اقامته بمصر واخذ عن الكمال الدين البابرتي وغيره ثم حج الى الروم فولي القضاء وارتفع قدره واشتهر ذكره وشاع فضله وكان حسن السمت كثير الفضل قديم الدخول القاهرة اجتمع بفضلاء الدهر وذاكروه وباحثوه وشهدوا له بالفضيلة وصنف في الاصول كتابا اقام في عمله اثنتين سنة واقرأ شرح المختصر للعضد نحو عشرين مرة محمد بن خزيمة ابو عبد الله البلخي القلاسي نسبة الى القلس هو الحبل الذي يربط به السفينة وهو احد مشايخ بلخ وله اختيارات في المذهب توفي سنة محمد بن رسول بن يونس احد شراح مختصر القدوري سمى شرحه بالبيان في شرح المختصر محمد بن سلام ابو نصر البلخي تارة يذكر في الفتاوى باسمه وتارة بكنيته وتارة بهما وهو صاحب الطبقة العالية حتى انهم عدوه من اقران ابي حفص الكبير وما وقع في بعض الكتب لنصر بن سلام غلط قال الجامع وذكر الفقيه ابو الليث في آخر كتاب النوازل ان وفاته كانت سنة خمس وثلث مائة محمد بن سلمة ابو عبد الله الفقيه البلخي ولد سنة اثنتين وتسعين ومائة وتفقه على شداد بن حكيم ثم على ابي سليمان الجوزجاني ومات سنة ثمان وسبعين ومائتين محمد بن سليمان بن الحسن جمال الدين ابو عبد الله المفسر المعروف بابن النقيب البلخي ثم المقدسي مولده بالقدس سنة احدى عشرة وستمائة وكان زاهدا عالما فقيها له مشاركة تامة في العلوم وقدم القاهرة ودرس بها ثم عاد الى القدس وتوفي به سنة ثمان وسبعين وستمائة جمع التفسير في ثمانين مجلدا السبق اليه قال الجامع وذكره بحير الدين الحنبلي مورخ القدس في كتابه الانس الجليل في تاريخ القدس والخليل عند ذكر الفقهاء الحنفية وقال الشيخ الامام العالم الزاهد المفسر جمال الدين ابو عبد الله محمد بن سليمان بن الحسن بن الحسين البلخي ثم المقدسي الحنفي المعروف بابن النقيب مولده في النصف من شعبان سنة احدى وعشرين وقيل لاحدى عشرة وستمائة بالقدس الشريف واشتغل بالقاهرة واقام مدة بالجامع الازهر ودرس في بعض المدارس هناك ثم انتقل الى القدس واستوطنه فيه الى ان مات به وكان شيخا فاضلا في التفسير له فيه مصنف حافل كبير جمع فيه خمسين مصنفا من التفاسير في ستة وتسعين مجلدا وكان الناس يقصدون زيارته بالقدس ويتبركون بدعائه توفي في المحرم سنة ثمان وتسعين وقيل سبع وثمانين وستمائة انتهى وفي حسن المحاضرة ابن النقيب الامام العلامة المفتي جمال الدين ابو عبد الله محمد بن سليمان بن حسن البلخي ثم القدسي مدرس العاشورية بالقاهرة ولد في شعبان سنة وقدم مصر فسمع بها من يوسف بن الخيلي واقام مدة بالجامع الازهر وصنف تفسيرا كبيرا الى الغاية وكان اماما عابدا زاهدا اماما بالمعروف كبير القدر مات بالقدس في المحرم سنة ذكره الذهبي في العبر انتهى محمد بن سليمان بن سعد بن مسعود الرومي الشهير بالمولى محي الدين الكافيجي لكثرة اشتغاله بالكافية في النحو كان اماما كبيرا في كل العلوم اخذ العلم عن المولى شمس الدين محمد بن حمزة الفناري وحافظ الدين محمد بن محمد بن شهاب البزازي قال صاحب الشقائق النعمانية قال السيوطي هو شيخنا العلامة استاذ الاستاذين ولد سنة ثمان وثمانين وسبعمائة ورحل الى بلاد الروم واخذ عن الفناري والبرهان حيدر تلميذ التفتازاني وعبد اللطيف بن ملك شارح المجمع والبزازي وغيرهم ودخل القاهرة واخذ منه الاعيان وكان اماما كبيرا في المعقولات كلها ولد اليد الممتنة في اللغة والتفسير والنظم في الحديث وقال لي مولفات كثيرة منسيتها فلا اعرف اسماءها واكثرها مختصرات والعلماء الفضلاء شرح قواعد الاعراب وشرح كلمتي الشهادة ومختصر في الحديث ومختصر في التفسير سماه التيسير لازمته اربع عشرة سنة وسمعت منه التحقيقات وقال لي يوما اعراب زيد قائم ماذا فقلت قد مرنا في مقام الصغير يسال عنا هذا فقال فيه ثمانية وثلث عشرة بحثا فقلت للاقوام من المجلس حتى استفيدها فاخرج تذكرته فكتبتها وتوفي شهيدا بالاسهال

ليلة الجمعة رابع الجمادى الاولى سنة ثلث وسبعين وثمان مائة قال الجامع قد ذكره السيوطى فى حسن المحاضرة واطال الكلام فى ترجمته فى البغية فقال
فى حسن المحاضرة شيخنا العلامة محيى الدين محمد بن سليمان بن مسعود الامام المحقق علامة الوقت استاذ الدنيا فى المعقولات ولد قبل ثمان مائة تقريبا واخذ عن البرهان حيدرة والشمس
بن القمر وجماعة وتقدم فى فنون المعقول حتى صار امام الدنيا وله تصانيف كثيرة انتهى وفى البغية ولد سنة ثمان وتشتغل بالعلم اول ما بلغ ورحل الى بلاد العجم والشرق وتلقى العلم
الاجلاء فاخذ عن الشمس الفنرى وحيدره والشيخ واجد وابن فرشته شارح المجمع وحافظ الدين البزازى وغيرهم ودخل القاهرة ايام الاشرف برسباى فظهرت فضائله
ودرى شيخونية لما رجع عنها ابن الهمام وكان اماما كبيرا فى المعقولات كلها والكلام واصول الفقه والتفسير والاعراب والمعانى والبيان والجدل والمنطق والفلسفة البتة
بحيث لا يشق عليه شئ فى شئ من هذه العلوم وله اليد المحكمة فى الفقه والتفسير والنظر فى علوم الحديث وله فيه تصانيف فى العلوم العقلية فلا تحصى بحيث انى سألته
ان يسبح لى جميعها لا ثبتها فى ترجمته فقال لا اقدر على ذلك وكان صحيح العقيدة فى الديانات حسن الاعتقاد فى الصوفية محبا لاهل الحديث كثير التعبد على كبر سنه كثير التهجد قوى
سليم الفطرة صبورا على الاذى الى آخر ما قال اربع عشرة سنة فما جئته الا سمعت منه تحقيقات وفوائد لم اسمع قبل ذلك بمثلها انتهى قلت ومن شيوخه الخصاف محمد بن سليمان بن وهب بن
ابى العز شمس الدين الدمشقى كان فاضلا عالما بالخلاف جامعا للفروع والاصول اخذ عن ابن ابى العز الحصيرى عن قاضيخان وذكر فى الجواهر المضية انه افتى اكثر من ثلثين سنة بدمشق
وبهاءات قاضيا سنة تسع وتسعين وستمائة محمد بن سماعة بن عبيد الله بن هلال بن وكيع ابو عبد الله التميمى حدث عن الليث بن سعد وابى يوسف ومحمد واخذ الفقه
عنهما وعن الحسن بن زياد وكتب النوادر عن ابى يوسف ومحمد ولد سنة ثلثين ومائة ومات سنة ثلث وثلثين ومائتين بلغ هذا السن وهو يركب الخيل وتقبض الابصار ويصلى كل يوم
مائتى ركعة وولى القضاء للمامون ببغداد ابعد موت ابى يوسف سنة اثنتين وتسعين ومائة فلما ضعف بصره استعفى ولما مات قال يحيى بن معين مات بحيانة العلم من آل ابى الوا
له كتاب ادب القاضى وكتاب المحاضر والسجلات والنوادر وغيرها وفقه عليه ابو جعفر احمد بن ابى عمران البغدادى شيخ الطحاوى وابو بكر بن محمد العنبرى وعبد الله بن جعفر ابو على
الرازى وغيرهم قال الجامع ذكر القارى انه من الحفاظ الثقات وحكى عنه انه قال احجت اربعين سنة لم تفتنى التكبيرة الاولى الا يوما واحدا مات فيه امى
وقد فاتتنى صلوة واحدة مع جماعة فحزنت فصليت خمسا وعشرين مرة اريد بذلك التضعيف فغلبتنى عينى فاتانى آت وقال يا محمد صليت خمسا وعشرين مرة ولكن كيف لك
بتامين الملائكة انتهى قلت هذه حكاية مضطربة تدل على ان ما ورد فى الحديث من ان صلوة الجماعة تزيد على صلوة الفذ خمسا وعشرين درجة او سبعا وعشرين درجة منشاها
الجموع من حيث الجزع بالهيئة المخصوصة فلا يحصل ذلك الفضل لمن صلى صلوة مرات والف مرة وفى ذلك شهادة عظيمة على فضل الجماعة محمد بن سهل ابو عبد الله المعروف
بالتاجر كان من ائمة المسلمين الملازمين للجالس ابى العباس احمد بن هارون الفقيه الحنفى الحاكم المزنى المعروف بالتيان نسبة الى بيع التين المتوفى سنة تسع واربعين
وثلث مائة وهو كان ملازما للشيخ الحنفية ابى القاسم عبد الرحمن بن سجار البردعى المتوفى سنة تسع وتسعين ومائتين من اصحاب الفقيه الزاهد ايوب بن الحر الانيسابورى
المتوفى سنة احدى وخمسين ومائتين من تلامذة محمد بن الحسن قرأ التاجر ستين وثلث مائة محمد بن شجاع ابو عبد الله الثلجى فقه على الحسن بن ابى مالك والحسن بن زياد
وبرع فى العلم وكان ثقة العراق فى وقته والمقدم فى الفقه والحديث مع ورع وعبادة مات فجاءة سنة ست وستين ومائتين ساجدا فى صلوة العصر وله كتاب
تصحيح الآثار وكتاب النوادر وكتاب المضاربة وكتاب الرد على الشبانية وغيرها وله ميل الى مذهب المعتزلة قال الجامع هو مضعف فى رواية الحديث عند المحدثين وان
كان فى نفسه من الكاملين قال السمعانى المشهور بهذه النسبة اى الثلجى ابو عبد الله محمد بن شجاع يعرف بابن الثلجى كان فقيه العراق فى وقته واخذ عن الحسن
بن زياد اللؤلؤى وحدث عن يحيى بن آدم واسمعيل بن علية ووكيع وابى اسامة ومحمد بن عمر الواقدى وروى عنه يعقوب بن شيبة وابن ابنه محمد بن احمد بن
يعقوب فى آخرين وسئل احمد بن حنبل عنه فقال مبتدع صاحب هوى وتعبث المتوكل الى احمد يسأله عن ابن الثلجى ويحيى بن اكثم فى ولاية القضاء فقال اما ابن
الثلجى فلا وقال زكريا بن محمد الساجى فاما محمد بن شجاع كان كذابا محتالا فى ابطال حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم نصرة لابى حنيفة وحكى ابو عبد الله المروزى
صاحب الثلجى قال سمعت الثلجى يقول ولدت فى رمضان سنة احدى وثمانين ومائة وتوفى فى صلوة العصر وهو ساجد لاربع ليال خلون من ذى الحجة سنة ست وستين
ومائتين لتتمة خمسا وفى سير النبلاء فى الطبقة الرابعة عشر محمد بن شجاع الفقيه احد الاعلام البغدادى الحنفى ويعرف بابن الثلجى سمع من ابن علية ووكيع وابى اسامة
وطبقتهم واخذ الحروف عن يحيى بن آدم والفقه عن الحسن بن زياد وكان من بحور العلم وكان صاحب تعبد وتهجد وتلاوة وله كتاب المناسك فى نيف وستين جزءا وعاش
خمسا وثمانين سنة ومات سنة ست وستين انتهى وفى كامل ابن الاثير فى حوادث سنة ست وستين فيها توفى محمد بن شجاع ابو بكر الثلجى وكان من اصحاب الحسن بن زياد صاحب ابى حنيفة
والثلجى بالثاء المثلثة والجيم انتهى وفى البناية شرح الهداية لبدر الدين محمود العينى الثلجى محمد بن شجاع نسبة الى الثلج بن عمرو بن مالك بن عبد مناف وليس هو

منسوبا الى جبع الثلج ويقال لابن الثلجي لتصانيف كثيرة فان قلت اهل الحديث يشنعون على من يشتغل بالمنطق فنقل ابن الجوزي عن ابن عدي انه كان يضع الحديث في التشبيه
وينسبها الى اهل الحديث قلت من جملة تصانيفه كتاب الرد على المشبهة فكيف يصح عنه وكان ربما صام عامدا الفقيه اهل الرأي في وقته انتهى الخصاف وفي طبقات القاري هو فقيه
اهل العراق في وقته والمقدم في الفقه والحديث وقراءة القرآن مع ورع وعبادة قال الحاكم روى محمد بن احمد بن موسى القمي عن ابيه عنه كتاب المناسك الذي يقع
وستين جزء كبارا وله تصحيح الآثار وهو كتاب كبير كتاب النوادر وكتاب المضاربة وكتاب الرد على المشبهة وله ميل الى المعتزلة وقال ابو الحسن علي بن صالح حكمي بلدي انه
سمع الثلجي يقول اذا فتوني في هذا البيت فانه لم يبق فيه طابق الا ختمت فيه القرآن انتهى الخصاف محمد بن شهاب بن يوسف بن عمر بن احمد ناصر الدين الكازروني كان
جامعا للعلوم فروعا واصولا ومعقولا ومنقولا اخذ الفقه عن السيد جلال الدين الكرماني صاحب الكفاية شرح الهداية قال الجامع هو والد صاحب الفتاوى البزازية محمد
بن محمد بن شهاب البزازي وسياتي ذكره ان شاء الله تعالى محمد بن ظاهر بن عبد الرحمن بن تحسن السغدي السمرقندي اللباوي بفتح اللام وفتح الباء الموحدة المشددة
بعد الالف دال مهملة نسبة الى سكة اللباديين محلة بسمرقند تفقه على صدر الاسلام ابي اليسر محمد البزدوي عن اسمعيل بن عبد الصادق عن عبد الكريم البزدوي عن ابي منصور
الماتريدي عن ابي بكر الجوزجاني عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد قال الجامع تاريخ السمعاني وفاته في النصف من صفر سنة ثلاث عشرة وخمس مائة محمد بن عباد بن ملك
داود بن حسن داود ابو عبد الله صدر الدين الخلاطي كان اماما فاضلا اخذ العلم عن جمال الدين محمود بن عبد السيد الحصيري عن الحسن قاضيخان وصنف تخليص الجامع الكبير ومختصر
مسند ابي حنيفة سماه مقصد المسند ومات في رجب سنة اثنتين وخمسين وست مائة وقرأ عليه التلخيص قاضي القضاة احمد السرخسي قال الجامع ذكر القاري ان الخلاطي
بكسر الخاء نسبة الى بلد بالروم محمد بن عبد الاول التبريزي الشهير بالمولى امير كيو كان عالما فاضلا عارفا بالعلوم العقلية والشرعية جامعا بالفنون الاصلية والفرعية
وكانت له معرفة تامة في صناعة الانشاء وكان ابوه قاضي الحنفية بتبريز وقد رأى المولى جلال الدين الدواني وهو صغير وقد رأى في حيوة والده بلاد الروم وكان بين والده
وبين عبد الرحمن بن المويد محبة ضمنه على السلطان بايزيد خان فاعطاه مدرسة الوزير مصطفى باشا ثم نال منصب القضاء وتدريس مدارس بروسا وقتيسا والقضاء بدمشق
وحلب وقسطنطينية وجرت بينه وبين السيد محمد بن عبد القادر مناظرات محمد بن جعبد الجبار بن احمد بن محمد ابو المنصور السمعاني التميمي المروزي كان فاضلا ورعا متقنا
محكم اللغة والعربية وصنف فيها التصانيف واخذ الفقه عن جعفر بن محمد المستغفري عن ابي علي النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن عبد الله السندوني قال الجامع
ارخ الذهبي في الطبقة الرابعة والعشرين من سير النبلاء وفاته سنة خمس واربع مائة هو والد ابي سعد عبد الكريم بن محمد بن منصور بن محمد بن عبد الجبار السمعاني صاحب
كتاب الانساب الذي ننقل عنه في كتابنا هذا كثيرا وكان محمد بن عبد الجبار هذا من رؤساء الحنفية وولده منصور بن محمد بن عبد الجبار كان اولا حنفيا ثم تحول شافعيا فصار
اولاده واحفاده كلهم شافعية وقد ترجم الذهبي في الطبقة الخامسة والعشرين من سير النبلاء منصور بن محمد فقال الامام العلامة مفتي خراسان شيخ الشافعية ابو المظفر منصور
بن محمد بن عبد الجبار بن احمد التميمي السمعاني المروزي الحنفي ثم الشافعي قال عبد الغافر الفارسي في تاريخه هو وحيد عصره في وقته فضلا وطريقة وزهدا وتفقها على ابيه وصار
من فحول المناظرين واخذ يطالع كتب الحديث وحج وترك طريقة التي نشأ عليها ثلثين سنة وتحول شافعيا واظهر ذلك سنة ثمان وستين واربع مائة فاضطرب
اهل مرو وتشوش العوام حتى وردت الكتب من الامير مبلغ في شأنه والتشديد فخرج من مرو وراء فرقة طائفة من الاصحاب فقصد الى طوس وقصد نيسابور فاستقبله الاصحاب
استقبالا عظيما ايام نظام الملك واكرموه ونزل في بحرة وحشمته وكان بحر في الوعظ حافظا فقهر بالقبول واستحكم امره في مذهب الشافعي ثم عاد الى مرو ودرس بها
وصنف تصانيف وقال ابو سعد السمعاني سمعت غير واحد سمعت منصور بن احمد وسألته اني فقال سمعت ابا المظفر السمعاني يقول كنت حنفيا فحجت فرأيت رب العزة في المنام فقال
عد الينا يا ابا المظفر فانتبهت وعلمت ان بريد مذهب الشافعي فرجعت اليه انتهى وللمسند وهنا عبارة ابي سعد السمعاني صاحب الانساب المشتهاة على ذكر
ابيه وجده ووالد جده وغيرهم قال السمعاني بفتح السين المهملة وفتح العين المهملة وسكون الميم بينهما في آخرها نون هذه النسبة الى سمعان البطن من تميم ومن انتسب اليهم من
سلفنا القاضي الامام ابو منصور محمد بن عبد الجبار بن احمد بن محمد بن جعفر بن احمد بن عبد الجبار بن الفضل بن الربيع بن مسلم بن عبد الله السمعاني المروزي كان اماما
ورعا متقنا احكم العربية واللغة وصنف فيها التصانيف المفيدة وولداه ابو القاسم علي وابو المظفر المنصور جدي اما ابو القاسم فهو علي بن محمد بن عبد الجبار السمعاني
كان فاضلا عالما كثير الحفظ حج الى الكرمان وصاهر الوزير بها ورزق الاولاد وكان قد سمع مع والده من شيوخه وسمع انتقل انحوه جدنا ابو المظفر من مذهب ابي حنيفة الى
مذهب الشافعي بحجره وقهر الكرابة وقال خالفت مذهب الوالد فكتب جدي كتابا اليه وقال تركت المذهب الذي كان عليه والدي في الاصول الى انتقلت من مذهب
القدرية فان اهل مرو صاروا في اصول عقائدهم الى راي اهل القدر وصنف كتابا بزيد على عشرين جزءا في رد القدرية واهداه اليه فرضي عنه وطاب قلبه وابنه ابو العلاء

علی بن علی السمعانی اقام عنده مدة یتعلم ویدرس الفقه ولما مات والده فوض الیه ما کان الی والده من المدرسة وغیرها ورزق ابو العلاء الاولاد وهم بکران
وتوأمیها الی ساعته علماء وجدنا ابو المظفر منصور بن محمد بن عبد الجبار امام عصره بلا مدافعة وعدیم النظیر فی وقته ومن طالع تصانیفه وانصف عرف محله من العلم صنف التفسیر
الحسن الملیح الذی استحسنه کل من طالعه واملی الحدیث فی مجالس وصنف التصانیف فی الحدیث مثل منهاج اهل السنة والانتصار والرد علی القدریة وغیرها وصنف فی اصول
الفقه القواطع وفی الخلاف البرهان وهو یشتمل علی قریب من الف مسألة خلافیة والمختصر الذی سار فی الآفاق والاقطار الملقب بالاصطلام رد فیه علی ابی زید الدبوسی
واجاب عن الاسرار التی جمعها وکان فقیها مناظرا انتقل بالحجاز الی مذهب الشافعی واخفی ذلک الی ان وصل الی مرو وجری به فی الانتقال محن ومخاصمات وثبت
علیه ونصر باختیاره وکان مجالس وعظه کثیر النکت والفوائد سمع الحدیث الکثیر فی صغره وکبره وکانت ولادته ۴۲۶ ست وعشرین واربع مائة فی ذی الحجة ووفاته
یوم الجمعة الثالث والعشرین من الربیع الاول ۴۸۹ تسع وثمانین واربع مائة بمرو ورزق من الاولاد خمسة ابو بکر محمد والد وابو محمد الحسن وابو القاسم احمد وابن ابی
وبنت واما عقیب موته بمدة یسیرة فاما والدی ابو بکر محمد بن منصور بن محمد بن عبد الجبار کان والده یقول علی رؤس الاشهاد فی مجلس الاملاء ابنی محمد اعلم منی واتفقه
علیه وبرع فی الفقه وفاق اقرانه وشرع فی عدة مصنف ما تم شیئ منها لانه لم یتسع بعمره سافر الی الحجاز والعراق ورحل الی البرهان لسماع الحدیث فادرک الشیوخ والاسانید
العالیة واملی مائة واربعین مجلسا فی الحدیث بن طالعها علم ان احد لم یسبقها بمثلها وکتب لی اجازة بجمیع مسموعاته وکانت ولادته فی الجمادی الاولی ۴۶۶ ست وستین
واربع مائة وتوفی یوم الجمعة الثالث من صفر سنة عشر وخمس مائة ودفن عند والده واما عمی الاکبر ابو محمد الحسن بن ابی المظفر السمعانی کان اماما زاهدا عابدا ورعا کثیر
العبادة والتهجد تفقه علی والده وسمع منه الحدیث ورحل مع والدی الی نیسابور وسمع اباه وجماعة وسمعت منه الکثیر وکان یحبنی ویکرمنی وظننی انه ولد بعد والدی
بسنتین ودخل علیه للصوص وشقوه لیلة الاثنین ۵۳۱ احدی وثلثین وخمس مائة وتوفی لیلة عرفة ۵۳۳ ثلث وثلثین وخمس مائة وعمی الاصغر استاذی ابو القاسم احمد بن منصور کان اماما فاضلا مناظرا واعظا ملیح الوعظ حسن الشعر
رأیت فضائل جمة تفقه علی والدی وخلفه بعده فی ما کان مفوضا الیه وکانت ولادته ۵۰۸ سبع وثمانین واربع مائة وتوفی فی الثالث والعشرین من شوال ۵۶۲ اربع
وثلثین وخمس مائة انتهی کلام ابی سعد السمعانی عبد الکریم بن محمد بن منصور بن محمد بن عبد الجبار فی کتاب الانساب وهو کتاب مفید جدا یدل علی تبحر مؤلفه فی هذا الفن
وانه لم یسبق بمثله وله تصانیف اخر الیفة تدل علی فضله کالذیل علی تاریخ بغداد للخطیب وتاریخ مرو وطراز المذهب فی آداب الطلب وتحفة المسافر والمناسک وغیر
ذلک وکانت وفاته علی ما فی الانس الجلیل فی تاریخ القدس والخلیل ۶۲۶ ست وعشرین وستمائة بمرو ومحمد بن عبد الرحمن بن علی المعروف بشمس الدین ابن الصائغ
کان نحویا متبحرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون سمع الحدیث بمصر والشام وبرع ودرس وافاد وله تصانیف منها التعلیقة فی المسائل الدقیقة ومجمع الفرائد
سبعة عشر مجلدا والمبانی فی المعانی والمنهج القویم فی فوائد تتعلق بالقرآن العظیم وشرح الفیة ابن مالک فی النحو وشرح مشارق الانوار وشرح البردة وغیر ذلک مات ۷۱۰
سبع وسبعین وسبع مائة قال الجامع ذکره السیوطی فی البغیة وقال قال ابن حجر ولد ۷۱۰ عشر وسبع مائة واشتغل بالعلم وسمع فی اللغة والنحو واخذ عن الشهاب بن الرحل وابی
حیان والفخر الزیلعی وسمع الحدیث من الدبوسی وابی الفتح الیعمری وکان ملازما للاشتغال کثیر المعاشرة للرؤساء کثیر الاستحضار فاضلا بارعا حسن النظم والنثر حسن
الاخلاق ولی قضاء العسکر وافتاء دار العدل ودرس بالجامع الطولونی وغیره وله من التصانیف شرح المشارق فی الحدیث وشرح الالفیة فی غایة الحسن والجمع والاختصار
والنکت عدة مجلدات فی النحو ونتائج الافکار والرقم علی البردة والوضع الباهر فی رفع فعل الظاهر واختراع الفهوم لاجتماع العلوم وروض الافهام فی افهام الاقلام
وحاشیة علی مغنی ابن هشام وصل فیها الی اثناء الباء اخذ عنه العلامة عز الدین محمد بن ابی بکر بن جماعة وروی عنه الجمال بن ظهیرة وعبد الله بن عمر بن عبد العزیز
بن جماعة ومات فی حادی عشر شعبان ۷۶۶ ست وستین وسبع مائة وخلف ثروة واسعة انتهی ملخصا وذکره فی محسن المحاضرة وارخه ۷۶۷ کما ارخه الکتبی محمد بن
عبد الرحمن بن محمد بن محمود السمرقندی السنجاری کان شیخا کبیرا وعالما مستجابا ولد بسمرقند ۸۵۵ خمس وسبعین وست مائة وبعد ما بلغ رتبة الکمال سار فی البلاد وحج ثم اقام
بماردین ودرس وصنف وافتی الی ان مات بها فی رمضان ۹۲۱ احدی وعشرین وتسع مائة وله کتاب عمدة الطالب لمعرفة المذاهب جمع فیها المذاهب الاربعة
ومذهب داود والشیعة قال الجامع السنجاری نسبة الی سنجار بکسر السین المهملة وسکون النون مدینة بالجزیرة سمیت باسم بانیها سنجار بن مالک وهو اخو آمد الذی بنی آمد
کذا قال السمعانی وآلادری وجه انتساب صاحب الترجمة هل هو لها ام الی غیرها محمد بن عبد الرحمن علاء الدین البخاری المعروف بالعلاء الزاهد له تفسیر کبیر مشتمل
علی مجلدات ضخام تفقه علیه شرف الدین عمر بن محمد العقیلی قال الجامع ارخ وفاته صاحب الکشف ۷۴۱ ست واربعین وخمس مائة محمد بن عبد الرحمن ابو عبد الله

الزاهد البخاري اخذ عن الجمال ابي نصر احمد بن عبد الرحمن الريغموني عن القاضي ابي زيد الدبوسي وفي الجواهر المضيئة للعلامة السمعاني كان فقيها عالما عفيفا
ذكر الاصوليا متكلما قيل انه صنف في التفسير كتابا اكثر من الف مجموعات ليلة الثاني عشر من المحرم الاخرة سنة ست واربعين وخمس مائة وهو من مشايخ صاحب الهداية
قال الجامع اظن هذا هو الذي قبله لكن هكذا ذكره الكفوي في موضعين محمد بن عبد الرشيد بن الحسن بن الحسين علاء الدين ابو عبد الله السمرقندي الاسمندي نسبة الى
اسمند بضم الهمزة وسكون السين المهملة وسكون النون في آخره دال مهملة قرية من قرى سمرقند كان من فحول الفقهاء تفقه على السيد الشريف له تعليقة مشهورة في
مجلدات وصنف في الخلاف والتفسيرات بعد ما تنسك ثمانين وثمانين واربعمائة واخذ عنه ابو المظفر جمال الاسلام سعد الكرابيسي مصنف الفروق وشيخ الاسلام نظام الدين
عمر بن صاحب الهداية قال الجامع هكذا وجدته في نسخة الكفوي فلتراجع نسخة اخرى فان الذي في الانساب بعد ذكر ان اسمند قرية من قرى سمرقند منها ابو الفتح
محمد بن عبد الحميد بن الحسين بن الحسن بن حمزة ويعرف بالعلاء العالم كان فقيها فاضلا ناظر الفقه على شرف العلوي وصنف تصنيفا في الخلاف انتهى وكذا ذكره
الكفوي انه محمد بن عبد الحميد في ترجمة الاشرف كما مر ذكره ثم قال توفي سنة ثمان وثمانين واربعمائة واخذ عنه صاحب الكشف سنة اثنتين وخمسين وخمس مائة وكذا
ذكره القاري حيث قال محمد بن عبد الحميد الاسمندي السمرقندي يعرف بالعلاء العالم له تعليقة في مجلدات وصنف في الخلاف وله التفسيرات سنة اثنتين وخمسين
بعد ان تنسك وتركه للمناظرة قيل وله قطعة من شرح المنظومة وله بذل النظر مجلد في اصول الفقه والهداية في اصول الاعتقاد انتهى محمد بن عبد الرشيد بن نصر بن محمد بن ابراهيم
بن اسحق ابو بكر ركن الدين الكرماني كان اماما جليلا اخواصا على المعاني الدقيقة له الهداية البارعة في المذهب والخلاف والباع الممتد في حسن الكلام ونقل الفتاوى ان الامام
اخذ العلم عن ركن الاسلام ابي الفضل عبد الرحمن الكرماني عن فخر القضاة الارسابندي عن علي الروزني عن ابي بوسى عن الاسترو شني عن ابي بكر بن الفضل عن اسمند موني
عن ابي عبد الله عن ابيه عن محمد واخذ ايضا عن جمال الدين المطهر بن حسين البزدي وله غرر المعاني في فتاوى ابي الفضل الكرماني وزهرة الانوار في الحديث وجواهر
الفتاوى وحيرة الفقهاء وغير ذلك محمد بن عبد الستار بن محمد شمس الائمة الكردري ولد سنة تسع وتسعين وخمس مائة وقرأ الادب على ناصر الدين المطرزي صاحب
المغرب ثم طلب العلم واجتهد وقرأ على امام زاده صاحب شرعة الاسلام وسمع الحديث منه وقدم بخارا واخذ عن عماد الدين عمر الزنجري وبها اخذ عن شمس الائمة بكر بن
محمد الزنجري عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن محمد بن الفضل عن اسحق بن ابي حفص الصغير عن ابيه عن محمد واخذ ايضا عن منهاج الشريعة قوام الدين الصفار عن ابيه
ابراهيم الصفار عن ابيه اسمعيل الصفار عن ابي يعقوب يوسف السياري عن ابي اسحق النوقدي عن الهندواني عن ابي بكر الاسكاف عن محمد بن سلمة عن ابي سليمان
الجوزجاني عن محمد واخذ ايضا عن بدر الدين عمر الورسكي وشرف الدين العقيلي ونور الدين الصابوني واجل اساتذته فخر الدين حسن بن منصور قاضيخان وصاحب الهداية علي بن
ابي بكر وبرع في العلوم وفاق على اقرانه واقر له بالفضل والتقدم اهل زمانه حتى قيل انه احيى علم الفروع واصوله بعد ابي زيد الدبوسي مات بخارا يوم الجمعة تاسع المحرم سنة
اثنتين واربعين وست مائة ودفن بسمرقند عند قبر الاستاذ عبد الله السمرقندي وتفقه عليه ابن اخته محمد بن محمود بن عبد الكريم المعروف بخواهرزاده وعميد الدين الضرير
علي الاشمي وحافظ الدين الكبير محمد بن محمد البخاري ومحمد الميرغني وغيرهم قال الجامع رايت له رسالة في الرد على من تحامل الامام الغزالي المشتمل على التشنيع القبيح
على الامام ابي حنيفة اولها الحمد لله رب العالمين الخ رتبها على ستة فصول وتعقب فيها على الغزالي قولا قولا وذكر فيها مناقب ابي حنيفة وهي رسالة لطيفة
حسنة جيدة مشتملة على ابحاث شريفة الا انه بسط الكلام في بعض مواضعها بالتشناعة على الامام الشافعي واتباعه كلمة بالنسبة الى تشنيع الغزالي على ابي حنيفة قليل جدا
ووجدت على ظهر النسخة منها بخط بعض الثقات ترجمته بهذه العبارة الشيخ الامام العلامة الهمام المحقق المدقق محمد بن محمد بن عبد الستار الكردري العماد وكنيته ابو الوجد وشهرته
شمس الائمة ولد ثامن عشر ذي القعدة سنة ثمان وتسعين وخمسمائة بسمرقند وتاسع المحرم وكان بارعا في معرفة المذاهب واحيى علم اصول الفقه بعد اندراسه وتفقه عليه خلق كثير تخرجت فيه
مخالفا لما ذكره الكفوي في اسمه وكنيته ولادته ثم راجعت النهاية شرح الهداية للسغناقي وفتح القدير حاشية الهداية لابن الهمام وعناية شرح الهداية للعيني فرأيت اسمه في ديباجة
كتبهم عند ذكر اسانيدهم الى صاحب الهداية محمد بن عبد الستار بن محمد الكردري كما ذكره الكفوي فليكن هو المعتمد محمد المعروف بصدر جهان بن عبد العزيز بن محمد بن حسام الدين
الصدر الشهيد عمر بن عبد العزيز بن عمر بن مازه كان من اعز ابناء بني مازه وكان اماما فارسا في البحث عديم النظير مشاركة في العلوم وتعليق في الخلاف قدم بغداد مرارا
سنة ست وخمسين وست مائة وكان معه جماعة من فقهاء بلده قال الجامع هو على ما ذكره الكفوي من نسبه يكون ابنا لابن ابن الصدر الشهيد عمر شارح الجامع
الصغير الذي مرت ترجمته وفي طبقات القاري محمد بن عبد العزيز البخاري المعروف بصدر جهان التعليق في الخلاف قدم بغداد حاجا سنة ثمان وست مائة
وكان معه جماعة من فقهاء بلده فتلقاه ركب عظيم من الوزراء والامراء والاعيان وحج ولما خرج من بغداد الى بلده خرج الناس خلفه يسيرون فان غلمانه كانوا يمشون

الحاج من المارين للمنازل فحصل لهم التعطش العظيم انتهى وفيه مخالفة لما ارخه الكتبي ورودوه بغداد لكنه موافق لما في كامل ابن الاثير في حوادث سنة فيها حج
برهان الدين صدر جهان محمد بن احمد بن عبد العزيز بن مازه البخاري رئيس الحنفية فلما حج لم تحمد سيرته في الطريق ولم ينفع معروفا وكان تذاكر معه بغداد عند قدومه
من بخارا فلما عاد لم يلتفت اليه بسوء سيرته مع الحاج وسماه الحجاج صدر جهنم انتهى وبه يظهر خطأ الكتبي في ذكره من ورود بغداد سنة اذ لو كان كذلك لم يكن له
ذكر في الكامل لان منتهى الحوادث المذكورة فيه سنة ووفات مولانا عز الدين علي بن محمد المعروف بابن الاثير الجزري سنة الحاذكره ابن خلكان لكن ما ذكره ابن الاثير من
نسبه يقتضي ان يكون صدر جهان ابنا للصدر السعيد احمد بن عبد العزيز بن محمد بن مازه وهو منظور فيه فليحرر محمد بن عبد القادر والد السيد محمد جلبي النقيب
في الممالك العثمانية خلف المفتي ابي السعود العمادي كان عالما نظارا فارسا في البحث اذا حضر كان هو المشار اليه في المشكلات اخذ العلم عن جسام جلبي ومحي الدين
جلبي وشمس الدين احمد بن كمال باشا وبلغ رتبة الفضل والكمال واشتهر من اعيان الطلبة فاخذه المولى خير الدين معلم السلطان سليمان خان ثم اخذ المولى محي الدين
الكفوي وغيرهما واقرانهم درسا واحدا وكانوا عشرة كاملة وشرفهم بشرف ملازمة سرير السلطنة والاحظاء السلطان مدرسة قاسم باشا خارج سور القسطنطينية ثم
ولي قضاء مصر ثم قضاء ادرنة ومات بقسطنطينية سنة ثلث وستين وتسع مائة محمد بن عبد الكريم بن عثمان المعروف بابن الشحنة له اليد الطولى في الفروع والاصول
اخذ عن شمس الدين عبد الله بن عطار ومات سنة ست وسبعين وست مائة محمد بن عبد الكريم برهان الائمة شمس الدين الكرستاني الخوارزمي امام فقيه
اخذ الفقه عن الد برهان محمد بن الحسين الكاساني عن نجم الدين عمر النسفي وتفقه عليه مختار الزاهدي صاحب القنية محمد بن عبد الله بن سعد قاضي القضاة
شمس الدين المقدسي الدبري نسبة الى دير قرية بدمشق ولد بعد سنة اربعين وسبع مائة واشتغل واجتهد وبرع في العلوم ومات سنة سبع وعشرين وثمان مائة ذكره
السيوطي في حسن المحاضرة واخذ عنه ابنه سعد الدين سعد الدبري قال في الجامع ذكره الحافظ ابن حجر في المجمع المؤسس وقال انه اشتغل بالعلم واتعب فيه فبرع في الفنون
وناظر العلماء وكتب الخط الحسن وكان ابوه تاجرا واشتغل هو بنفسه لكن لم يطلب الحديث وقال لي في غيره اشتغلت في كل فن الا في الحديث ودخل القاهرة مرارا
واشتهرت فضائله وولي القضاء بالقاهرة في الجمادى الاولى سنة تسع وعشرين وثمان مائة ثم المشيخة بالمؤيدية سنة اثنتين وعشرين وثمان مائة وساد في رجب
سنة الى بيت المقدس فمات في تاسع ذي الحجة منها انتهى ملخصا محمد بن عبد الله بن عاصم ابو بكر مجد الائمة السرخسي ضبط عبد القادر بضم السين المهملة وسكون ٧٣
الراء وفتح الخاء المعجمة والكاف والتاء المثناة الفوقية آخر الحروف نسبة الى سرخست من بلاد سمرقند كان اماما فاضلا جمع العلماء توفي بسمرقند سنة ثمان عشرة وخمس
مائة وتفقه عليه ميناء الدين محمود البندنيجي وبالطريقة سنة قال في الجامع ذكره السمعاني وقال تفقه اولا بالسمرقند ثم بخارا وبها سكنها وكانت له قوة المناظرة وباع طويل سمع
ابا المعالي محمد بن محمد بن زيد وروى عنه جماعة كثيرة مات بسمرقند يوم الجمعة اول يوم من ذي الحجة سنة ودفن بخارا انتهى وبه يظهر خطأ القاري حيث ذكر ان
سرخست قرية بنيسابور فاشتبه عليه السرخست بالسرخس فان قرية بنيسابور هو السرخس محمد بن عبد الحميد بن المثنى بن عبد الله بن انس بن مالك من
اصحاب ابي فروى ابن قتيبة انه ولي قضاء البصرة بعد ابن معاذ ثم ولي قضاء العسكر ببغداد ثم ولي قضاء البصرة ومات بها سنة خمس عشرة ومائتين قال في الجامع
ذكر القاري انه روى عنه البخاري في الصحيح عن حميد عن انس كذا بخطه والذي في كتاب القصاص وهو احد ثلاثيات البخاري وقد شرحتها بعون الباري وروى
عنه ايضا احمد وابن المديني وروى له الائمة الستة في كتبهم محمد بن عبد الله بن محمد بن عمر ابو جعفر الفقيه البلخي الحنفي وشيخ كبير امام جليل القدر من اهل بلخ كان
على جانب عظيم من الفقه والذكاء والزهد والورع ويقال له ابو حنيفة الصغير لفقهه حدث ببلخ وافتى بالمشكلات واوضح المعضلات تفقه على ابي بكر الاعمش عن ابي بكر
الاسكاف عن محمد بن سلمة عن ابي سليمان عن محمد عن ابي حنيفة وتفقه عليه نصر بن محمد ابو الليث الفقيه وجماعة كثيرة وكانت وفاته بخارا سنة اثنتين وستين ومائتين رحمه الله
محمد بن عبد الله قاضي القضاة ابو الحسين الناصحي امام الحنفية في وقته كان فقيها مناظرا اديبا عالما الحظ الوافر من الادب اخذ عن ابيه ابي محمد
عبد الله الناصحي عن القاضي ابي الهيثم عن قاضي الحرمين عن ابي طاهر الدباس عن ابي حازم عن عيسى بن ابان عن محمد وعن عبد الغافر الفارسي قال شاهدت
منه مسائل مع ابي المعالي الجويني باشاظي وكان ابو المعالي يثني عليه وعلى كلامه لحسن ايراده وقوة فهمه قال في الجامع ذكره الذهبي في الطبقة الخامسة والعشرين
من سير النبلاء وقال العلامة قاضي القضاة عالم الحنفية ابو بكر محمد بن عبد الله بن الحسين الناصحي النيسابوري سمع ابا سعيد الصيرفي وطائفة وحدث ببغداد
وخراسان وروى عنه محمد بن عبد الواحد الدقاق وعبد الوهاب بن الاماطي وآخرون قال عبد الغافر الفارسي في تاريخه هو قاضي القضاة ابو بكر بن الامام الاسلام
ابي محمد الناصحي افضل ابي عصره في الحنفية واعرفهم بالمذهب واوجههم في المناظرة مع حظوظ وافرة من الادب والشعر والطب درس بمدرسة السلطان في حياة ابيه

بن عبد الملك بن عبد الوهاب ابو عبد الله المعانى الكبير تسنم اريكة رياسة العراقيين وولى القضاء ببغداد بعد موت ابن ماكولا وتفقه على الحسين بن على
الصيمرى عن ابى بكر محمد الحوارزمى عن ابى بكر احمد الحصاص عن الكرخى عن البردعى عن ابى على الدقاق عن الزاذى عن محمد ولد سنة ٣٩٨ ثمان وتسعين وثلثمائة
ومات سنة ٤٨٧ ثمان وثمانين واربع مائة ببغداد ودفن بمختصر الحاكم قال الحاكم وصفه السمعانى بقوله كان فقيها فاضلا ولى القضاء ببغداد مدة وكانت اليه
القضاء والرياسة تفقه على ابى عبد الله الصيمرى وسمع منه ومن ابى عبد الله محمد بن على الصورى الحديث وروى عنه عبد الوهاب بن المبارك الانماطى والحسين بن
الحسن المقدسى وكانت ولادته بالامغان سنة اربع مائة ووفاته سنة ثمان وثمانين واربع مائة ببغداد واولاده وعقبه باقون الى الساعة انتهى وفى سير النبلاء
فى الطبقة الخامسة والعشرين العلامة البارع مفتى العراق قاضى القضاة ابو عبد الله محمد بن على بن محمد بن حسن بن عبد الوهاب بن حمشويه الدامغانى الحنفى
تفقه بخراسان وقدم بغداد وشاباً واخذ عن القدورى وسمع من القاضى ابى عبد الله الحسين الصيمرى ومحمد بن على الصورى وطائفة وحدث عنه عبد الوهاب
الانماطى والحسين المقدسى وآخرون مولده بدامغان سنة ٣٩٩ وحصل المذهب على فقر شديد وعنه انه قال تفقهت بدامغان على ابى صالح الفقيه ثم قصدت نيسابور
فاقمت اربعة اشهر وصحبت بها العلاء صاعد بن محمد قاضيها ثم وردت بغداد قال محمد بن عبد الملك الهمذانى فقرأ على القدورى ولازم الصيمرى ثم صار من اشهود
ثم ولى القضاء للقائم فدام فى القضاء ثلثين سنة وشهرا وكان ابو الطيب يقول الدامغانى اعرف بمذهب الشافعى من كثير من اصحابنا قال وكان بهى الصورة
حسن المعانى فى الدين والعلم والعقل والحلم وكرم العشيرة والمروءة صدوقا فى السر وكان منصفا فى العلم وكان يورد فى درسه من الملاعبات والنوادر فطير
مايوقر الشيخ ابو اسحق الشيرازى فاذا اجتمعا صار اجتماعهما تهة قلت وكان ذا جلالة وحشمة وافرة الى الغاية ينظر القاضى ابى يوسف فى زمانه وفى اولاده ائمة وقضاة
ولى قضاء القضاة بعد ابن ماكولا سنة ٤٨٢ سبع واربعين واربع مائة وله خمسون سنة ومات فى رجب سنة ٤٨٧ ودفن بداره ثم نقل ودفن بتربته الى جانبه وفى مرآة الجنان
فى حوادث سنة ٤٨٧ فيها توفى قاضى القضاة ابو عبد الله الدامغانى محمد بن على الحنفى تفقه بخراسان ثم ببغداد على القدورى وسمع من الصورى وجماعة وكان نظير
القاضى ابى يوسف فى الجاه والحشمة والسودد وانتهى محمد بن على بن يوسف بالى بن شمس الدين محمد بن حمزة الفنارى الشهير بمحيى الدين چلبى كان عالما فاضلا ٧٥
مفتيا ورع اقرأ على ابيه وعلى خطيب زاده وصار مدرسا ببروسا وغيرها ثم صار قاضيا بالعسكر المنصور بولاية اناطولى ثم بولاية روم ايلى ومات
سنة ٩٢٤ اربع وعشرين وتسع مائة وله حاشية على اوائل شرح الوقاية وتعليقات على الهداية وعلى شرح المفتاح للسيد وغير ذلك محمد شاه محيى الدين بن على بن يوسف
بن محمد بن حمزة الفنارى تعلم من ابيه وبعد وفاته عن خطيب زاده واعطاه السلطان بايزيد مدرسة ببروسا ثم احدى المدارس الثمان ثم جعله السلطان سليم خان قضاء
ببروسا ثم قضاء العسكر ثم قضاء اذرنه ومات وهو قاض بالعسكر فى ولاية روم ايلى سنة ٩٢٩ تسع وعشرين وتسع مائة وله حواشى على شرح المواقف للسيد وحواشى
شرح الوقاية وحواشى شرح الفرائض السراجية للسيد الشريف محمد بن محمد حسام الدين الصدر الشهيد بن برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه كان من اكابر
فقهاء بخارا واعيانها وله القبول التام عند الملوك والسلاطين وقدم بغداد حاجا فى شوال سنة ثمانين وخمسين وخمس مائة وحدث بها عن والده الصدر الشهيد ومات سنة ٦٢٦
ست وستين وخمس مائة محمد بن عمر بن عبد الله ابو بكر رشيد الدين النيسابورى كان اماما فاضلا له الفتاوى المشهورة وشرح التكملة وغيرها مات سنة ٩٧٥ ثمان و
تسعين وخمس مائة محمد بن عمر بن محمد ظهير الدين النوحاباذى نسبة الى نوحاباذ بفتح النون وسكون الواو وثم الحاء المهملة بعدها الف ثم باء موحدة بعدها الف
ثم ذال معجمة قرية من قرى بخارا كان شيخا عالما فقيها عارفا بالمذهب تفقه على شمس الائمة الكردرى له تصانيف فى العلوم منها كشف الابهام فرع الاوهام وكشف الاسرار
فى اصول الفقه وقدم دمشق ودرس بها وكان مولده فى الثانى والعشرين من شوال سنة اثنتى عشرة وست مائة ذكره ابن رافع ولم يذكر وفاته محمد بن عمر بن
شهاب الدين محمود بن ابى بكر بن عبد القاهر الرازى المعروف بابن السراج احد المفتين بدمشق فى عصر نجم الدين صاحب الفتاوى الطرسوسية ابراهيم الطرسوسى
اخذ عن ابيه سراج الدين عمر عن ابيه عن جمال الدين محمود الحصيرى عن قاضيخان مات يوم السبت العشرين من ذى القعدة سنة ٥٩٣ ست وستين وسبع مائة وهو
سبط ابى العباس احمد السروجى محمد بن فراموز الشهير بالمولى خسرو اخذ العلوم عن المولى برهان الدين حيدر الهروى عن تلامذة سعد الدين التفتازانى وصار
مدرسا فى دولة السلطان مراد خان بمدرسته اخيه بعد وفاته ثم صار قاضيا للعسكر فى زمان سلطنة محمد خان بن مراد خان وتلمذ المولى خضر بيك اعطاه محمد خان
قضاء قسطنطينية وكان بحرا زاخرا عالما بالمعقول والمنقول حبرا فاخرا جامعا للفروع والاصول من تصانيفه الغرر وشرحه الدرر ومرقاة الاصول وشرحه وحواشى
المطول كتبها حين كان مدرسا بمدرسة شاه ملك فى دولة مراد خان وحواشى تفسير البيضاوى الى قوله تعالى سيقول السفهاء ورسالة فى الولاء ابدع فيها الفوائد الجمة

وكل تصانيفه مشهورة سيما الدرر وقال صاحب الشقائق كان ابوه من امراء الفرغانة وكان يروى الاصل ثم اسلم وكانت امه زوجا من امير يسمى بخسرو وابنه محمد هذا كان في حجر خسرو وبعد وفات ابيه اشتهر باسم زوجة خسرو ثم غلب عليه اسم خسرو ومن تلامذته يوسف بن جنيد وحسن علي بن محمد شالا الاصغر وحسن بن عبد الصمد السلمي وغيرهم ومات سنة خمس وثمانين وثمان مائة بقسطنطينية ثم نقل الى مدينة بروسا قال الجامع طالعت من تصانيفه غرر الاحكام وشرحه درر الحكام ذكر في آخره انه فرغ منه سنة ثلث وثمانين وثمان مائة وحواشي التلويح وتمهيدي الاصول المسمى بمرقاة الاصول وشرحه مرآة الاصول وكلها مشتملة على دقائق علمية ومسائل فقهية **محمد بن الفضل** ابو بكر الفضلي الكماري البخاري كان اماما كبيرا شيخا جليلا معتمدا في الرواية مقبولا في الدراية رحل اليه ابناء البلاد ومشاهير كتب الفتاوى مشحونة بفتاواه وروايته اخذ الفقه عن الاستاذ عبد الصمد السمندموني عن ابي حفص الصغير عن ابيه عن محمد ومات سنة ٨٠٨ هدى وثمانين وثلث مائة قال الجامع ذكر السمعاني بعض اولاده المشتهرين بالفضلي حيث قال هو بفتح الفاء وسكون الضاد المعجمة وآخره لام نسبة الى ابي بكر محمد بن الفضل المسلم بخارا ومن اولاده عثمان بن ابراهيم بن محمد بن احمد بن ابي بكر محمد بن الفضل بن جعفر بن رجاء بن زرعة البخاري المعروف بالفضلي كان صالحا عالما متورعا حي حدث بالكثير وكانت ولادته سنة ٣٠٦ ست وعشرين واربع مائة وتوفي بخارا سنة ثمان وخمس مائة وابنه القاضي ابو محمد عبد العزيز بن عثمان بن ابراهيم الفضلي كان فاضلا احمد الناس سيرة في ولايته فقضاء مات بخارا سنة ٥٣٣ ثلث وثلثين وخمس مائة وابو بكر محمد بن محمد بن ابراهيم بن احمد بن محمد بن الفضل الفضلي خطيب بخارا توفي سنة ٥٣٩ تسع واربعين وخمس مائة انتهى نقله في طبقات القاري **محمد بن الفضل** ابو الفضل الكماري بفتح الكاف والميم يحكى ان والده وعده بالف دينار عند تمام حفظه المبسوط وكذا الاخيه فلما حفظ دفع المال لاخيه وقال له يكفيك حفظ المبسوط فخرج سفاضبا فانتهى به السفر الى ان دخل بلاد فرغانة فوجد قاضيخان يحكم فوق المنبر وبين يديه العلماء وهم يكتبون بامليه عليهم فذكر قاضيخان مسألة خلافية بين ابي يوسف ومحمد فعكس قول ابي يوسف وجعله قول محمد وقول محمد قول ابي يوسف فقال له ابو بكر اعكس هذا فقال قاضيخان وان لم اعكس فقال ابو بكر ان لم تعكس يرد على قول ابي يوسف كذا وكذا ويرد على قول محمد كذا وكذا وذكر عدة مسائل فترك قاضيخان المنبر واعتنقه وقال يا سيدي اعلمك تكون محمد بن الفضل الكماري قال نعم فقال انت احق بهذا المجلس فمشى ومات بخارا سنة ٥٣٦ احدى وسبعين وثلث مائة انتهى قلت هذه الحكاية التي حكاها من ملاقاته مع قاضيخان مما لا يمكن وقوعها فان قاضيخان وهو حسن بن منصور الفرغاني توفي سنة ٥٩٢ اثنتين وتسعين وخمس مائة كما مر عند ترجمته وقد ذكره الفاري ايضا في ترجمة فحل يتصور ملاقات من توفي سنة ٥٣٦ به فلعله النسي ما قد مت يداه واظن ان الملاقي لقاضيخان هو ابو بكر محمد بن محمد بن ابراهيم بن احمد بن صاحب الترجمة المتوفى سنة ٥٣٩ على ما نقلنا من الانساب **محمد بن** قطب الدين الاذبقي قرأ على شمس الدين محمد بن حمزة الفناري العلوم الشرعية والعقلية وتمهر وسلك مسالك التصوف وصنف شرحا لمفتاح الغيب للشيخ صدر الدين القونوي وشرح الفصوص ومات سنة ٨٥٣ خمس وخمسين وثمان مائة **قال الجامع** نسبته الى ازنيق مدينة قديمة رومية بينها وبين قسطنطينية اربع مراحل ذكره احمد الدمشقي في اخبار الدول وآثار الاول **محمد بن** احمد بن محمد بن احمد بن عبد الصمد بن عبد المجيد بن اسمعيل بن الحاكم الشهيد الحاكم الشهيد المروزي البلخي ولي القضاء ببخارا ثم ولاه الامير صاحب خراسان وزارته وقتل شهيدا في الربيع الآخر سنة ٣٤٢ اربع واربعين وثلث مائة سمع الحديث ببرو وعلي ابي رجاء محمد بن حمدويه ومحمد بن حميد وغيرهم عن احمد بن حنبل وغيره وسمع منه ايمة خراسان وحفاظها وصنف المختصر والمنتقى والكافي وغيره وكتاب الكافي هو المنتقى اصلان من اصول المذهب يعتمد عليهما محمد والو يوسف المنتقى في ديارنا في امصارنا **قال الجامع** ذكره السمعاني في من استشهد بالشهيد وقال ابو الفضل محمد بن احمد بن عبد الله بن عبد المجيد بن اسمعيل بن الحاكم المروزي الحنفي الوزير الحاكم الشهيد عالم ورع وامام اصحاب ابي حنيفة في عصره وكان خراسان وقد كان لما قلد قضاء بخارا اختلف الى الامير الحميد ويدرسه الفقه فلما صار الى الوزارة قلده ازمة الامور كلها وكان يمتنع من سماع الوزارة سمع ببرو علي محمد بن عصام بن سهيل ومحمد بن حمدويه وباذري ابراهيم بن يوسف وببغداد الهيثم بن خلف وبالكوفة علي ابي العباس البجلي وبمكة المفضل بن محمد وبمصر احمد بن سليمان المصري وبخارا احمد بن سعيد المنوعاباذي وطبقتهم وكان يدعو في صلواته واعقابها بقول اللهم ارزقني الشهادة الى ان سمع عشية الليلة التي قتل من غد ليلة وصوت السلاح فقال ما هذا فقالوا الاتراك قد اجتمعوا عليك فقال مونك الذنب في ما اسمع ثم قام فصلى ركعتين فقال اللهم غمهم وادعا بالحلاق فحلق رأسه وقتل عليس احسن الكفن وعلم بالليل طول ليلته يصلي الى ان اصبح وقد اجتمعوا عليه وبعث السلطان اليهم عسكرا يمنعهم فقاتلوهم وقتلوا وهو ساجد في الليلة الآخر سنة ٣٤٤ اربع واربعين وثلث مائة وكان يحفظ ستين الفا من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم وتصانيفه تدل على تحمل فضله كالكافي والمنتقى انتهى ملخصا وذكر السمعاني والفاري وغيرهما ان ابا عبد الله الحاكم الحافظ صاحب

المسند رحل قدم بخارا وسمع منه ومحمد بن احمد بن يوسف بن اسمعيل الملقب بشرف الرؤساء الخوارزمي كان قاضي بخارا وامام في الفقه والحديث
والادب تفقه عليه برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه ببخارا محمد بن محمد بن احمد السنجاري المعروف بقوام الدين الكاكي اخذ عن علاء الدين عبد العزيز
البخاري وقرأ عليه الهداية وعن حسام الدين حسن السغناقي وبهما عن فخر الدين محمد بن محمد الماميغي وقدم القاهرة فاقام بجامع ابن طولون يقرئ ويدرس الى ان مات
سنة تسع واربعين وسبع مائة ومن تصانيفه شرح الهداية سماه معراج الدراية وعيون المذهب جمع فيها اقوال الائمة الاربعة قال الجامع قد طالعت عيون المذهب
مختصر نافع محمد بن محمد بن الياس فخر الدين الماميغي نسبة الى ماميغ قرية كبيرة على طريق بخارا كان شيخا كاملا تفقه على شمس الائمة الكردري واخذ عنه عبد العزيز
البخاري وغيره محمد بن محمد بن ايوب ابو محمد القطواني كان شيخا كبيرا واماما جليل القدر عن السمعاني قال كان مفتيا واعظا مفسرا مات سنة ست وخمس مائة
قال الجامع ذكر السمعاني ان القطواني نسبة الى قطوان بفتح القاف وسكون الطاء المهملة بعدها واو وبعدها الف بعدها نون قرية كبيرة على خمس فراسخ من عرعند
واهل سمرقند يقولون بسكون الطاء وظني انه بحركة وقال منها الامام ابو محمد محمد بن محمد بن ايوب القطواني كان مفتيا واعظا مشهورا سقط عن ناسيه منصرفا من صلوة
الجمعة فمات من ذلك سنة وانتهى محمد بن محمد بن الحسن بن علي ابو الطاهر حافظ الدين الطاهري كان زبدة ارباب الفتوى وبقية اعلام الهدى عارف اسرار
الطريقة كاشف رموز الحقيقة فقيها مناظرا اصوليا محدثا مفسرا اخذ عن صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة المحبوبي وهو على يده تاج الشريعة محمود
بن شمس الدين صدر الشريعة احمد بن جمال الدين عبيد الله عن ابيه احمد عن ابيه عن امام زاده عن عماد الدين الزرنجري عن ابيه بكر الزرنجري عن الحلواني مع الاجازة
من صدر الشريعة في ذي القعدة سنة خمس واربعين وسبع مائة في بخارا واجاز الطاهري في اواخر شعبان سنة ست وسبعين وسبع مائة لخواجه بارسا محمد بن محمد
بن محمود الحافظي صاحب فصل الخطاب وكان خواجه بارسا في هذه السنة ابن عشرين محمد بن محمد بن الحسين منهاج الشريعة قال صاحب الهداية لم ترعيني مثله لا
اعرفه ولا وفرمنه علما قرأت عليه في بداية امري وعدة سني ظل زائل الغرف من بحاره الى سنة خمس وثلثين وخمس مائة محمد شاه بن محمد بن حمزة الفناري كان
من افراد الدهر وحداء العصر فطارا فارسا مفرط الذكاء مطلعا على ما اطلع عليه ابوه اخذ العلوم عنه وبلغ رتبة الكمال وفوض اليه في حيوة ابيه تدريس المدرسة السلطانية
ببروسا وقال ابن حجر في انباء الغمر بابناء العمر محمد شاه بن شمس الدين الفناري الرومي جمع سنة بضع وثلثين وصل الى القاهرة ثم رجع الى بلاده من قران تحمات
سنة اربعين وثمان مائة محمد بن محمد بن سفيان ابو طاهر الدباس عن ابن الخباز قال كان ابو طاهر الدباس الفقيه امام اهل الرأي بالعراق وكان من اهل السنة والجماعة صحيح المعتقد اخذ عن
القاضي ابي خازم عبد الحميد عن عيسى بن ابان عن محمد وعن المصيصي انه كان من اقران عبيد الله الكرخي وكان يوصف بالحفظ وكثرة الروايات ولي القضاء
بالشام وخرج منها الى مكة فمات بها قال الجامع ذكر السيد احمد الحموي في حواشي الاشباه والنظائر ان الدباس انتسب الى بيع الدبس المأكول وذكر صاحب
الاشباه والنظائر ان حكاية ضبط الفروع في القواعد تدل على شدة ذكائه فليراجع وقد ذكرته في النافع الكبير لمن يطالع الجامع الصغير محمد بن محمد بن سهل بن
ابراهيم بن سهل ابو نصر النيسابوري كان امام الحنفية في عصره بخراسان وعقد له قاضي الحرمين مجلس التدريس سنة خمس واربعين وثلث مائة واستمر عليه
الى ان مات بنيسابور سنة ثمان وثمانين وثلث مائة محمد بن محمد بن شهاب بن يوسف الكردري البزقيني الخوارزمي الشهير بالبزازي صاحب الفتاوى
المسماة بالجوهر المعروف بالبزازية كان من افراد الدهر في الفروع والاصول وحاز قصبات السبق في العلوم اخذ عن ابيه ومهر واشتهر في بلاده وكان في بلدة سراي
قريبة من آمل ثم رحل الى بلدة قريم بلدة خارج ترمذ في سابع نهر المذكور واقام بها سنين وناظر فيها الائمة الاعلام ودرس الفقه ثم رجع الى بلاده ثم رحل الى بلاد الروم وباحث
فيها مع شمس الدين الفناري وجمع ابو جعفر بقبل وخول في الروم قال في آخر كتاب الاجارة ثم وقد مضى جزء من الليل في اول ربيع الاول سنة ست وثمان مائة
وله كتاب في مناقب الامام الاعظم نافع في الغاية يشتمل على المطالب العالية ومات في اواسط رمضان سنة سبع وعشرين وثمان مائة قال الجامع طالعت
الفتاوى البزازية فوجدته مشتملا على مسائل يحتاج اليها ما يعتمد عليها محمد بن محمد بن عبد الكريم بن موسى ابو اليسر صدر الاسلام البزدوي اخذ عن اسمعيل بن
عبد الصادق عن جد ابي اليسر عبد الكريم عن ابي منصور الماتريدي محمد بن محمد بن محمود عن ابي بكر الجوزجاني عن ابي سليمان عن محمد واخذ ايضا عن ابي يعقوب
يوسف السياري تفرع في العلوم فروعا واصولا وانتهت اليه رياسة الحنفية بما وراء النهر وكان امام الائمة على الاطلاق ما تت تصانيفه لطول الاوراق توفي ببخارا
سنة ثلث وثلثين واربع مائة وممن تفقه عليه نجم الدين عمر النسفي وعلاء الدين محمد بن احمد السمرقندي صاحب تحفة الفقهاء وابن ابي اليسر ابو المعالي احمد وابن
اخيه الحسن بن علي قال الجامع قد رأيت زيادة في ترجمته اخبرني بها فخر الاسلام علي بن محمد رحمه الله ان عبد الكريم جد لوالد والده لا جد لهما كما ذكره الكفوي محمد بن محمد

بن عمر حسام الدين الاخسيكثي كان شيخا فاضلا اماما في الفروع والاصول في الخلاف المختصر في اصول الفقه المعروف بالمنتخب الحسامي مات يوم الاثنين ثاني عشرين من ذي القعدة سنة اربع واربعين وستمائة وتفقه عليه محمد بن عمر النوحابادي ومحمد بن محمد البخاري قال الجامع نسبة الى اخسيكث بفتح الالف وسكون الخاء المعجمة وكسر السين المهملة ثم الياء المثناة المنقوطة باثنتين من تحت ثم الكاف المفتوحة ثم ثاء مثلثة بلدة من بلاد فرغانة ذكره السمعاني وقد طالعت مختصره المعروف بالمنتخب الحسامي نسبة الى لقبه حسام الدين وهو مختصر متداول معتبر عند الاصوليين قد شرحه جمع غفير من الفقهاء الكاملين وقد طالعت من شروحه شرح اميركاتب الاتقاني المسمى بالتبيين وشرح عبد العزيز البخاري المسمى بالتحقيق محمد بن محمد بن محمد الملقب برضي الدين السرخسي مصنف المحيط كان اماما كبيرا جامع العلوم العقلية والنقلية اخذ العلم عن الصدر الشهيد حسام الدين عمر عن ابيه برهان الدين الكبير عبد العزيز عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن محمد بن الفضل قال في الجواهر المضيئة قال ابن الدهيم قدم حلب ودرس بالنورية والحلاوية بعد محمود الغزنوي فتعصب عليه جماعة ونسبوه الى التقصير في الفقه بقصور ذكروا ان هذا الكتاب تصنيف شيخه وانه ادعاه لنفسه وكان اكثر الناس تعصبا عليه شيخنا افتخار الدين ابو هاشم عبد المطلب بن الفضل البلخي ثم الحلبي الهاشمي وكتب اليه رقاعا الى نور الدين محمود بن زنكي واخذ واعليه تصحيفا كثيرا فانعزل عن التدريس مسافرا الى دمشق وكان صاحب البدائع قد ورد في ذلك الزمان رسولا فكتب لنور الدين خطه بالمدرسة الحلاوية فتولى التدريس بها وتوفي الرضي بدمشق ولما مرض اخرج ستمائة دينار واوصى ان ينفقها على الفقهاء انتهى وما صادفت ما حرره مولانا قطب الدين الحنفي نزيل مكة وكان قد الف طبقات الحنفية وطالع عليها النسخ الكثيرة وعلمها في مدة مديدة ثم احترق مع كتبه وكان في عمد وتجديدها حيث قال في ترجمة برهان الدين صاحب المحيط البرهاني محمود بن الصدر السعيد تاج الدين احمد بن برهان الدين الصدر الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه ابن ام الحسام الصدر الشهيد وحسام الدين استاذ صاحب المحيط وصاحب الهداية ويعني بصاحب المحيط رضي الدين برهان الاسلام محمد بن محمد بن محمد السرخسي مصنف المحيط الكبير قال الفيروزابادي في ترجمته هذا المحيط نحو من اربعين مجلدا رأيته بشيراز وملكته وهو اربع محيطات والثاني عشر والثالث اربع مجلدات والرابع في مجلدين وهذه الثلثة الاخيرة موجودة بمصر والشام وكان وفاته يعني رضي الدين في سنة اربع واربعين وخمسمائة انتهى كلام الفيروزابادي قلت فلعل هذا المحيط هو البرهاني المحمودي نسبة للمؤلف الى جده برهان الائمة قال ابن امير حاج في شرحه على مقدمة ابي الليث بعد ان استطرد الى نقل مسألة من المحيط البرهاني هذا المحيط لا يوجد بديارنا والموجود بايدي الناس انما هو المحيط الرضوي انتهى وقد ظهر لي ان صاحب المحيط متأخر عن صاحب المحيط الرضوي قليلا انتهى كلام قطب الدين وكما قال الفيروزابادي في ترجمته رضي الدين قال عبد القادر القرشي في الجواهر المضيئة محمد بن محمد بن محمد الملقب برضي الدين برهان الاسلام السرخسي مصنف المحيط وهو اربع مصنفات المحيط الكبير وهو نحو من اربعين مجلدا اخبرني بعض اصحابنا الحنفية انه رآه في بعض بلاد الروم والثاني عشر مجلدات والثالث اربع مجلدات والرابع في مجلدين وهذه الثلثة رأيتهم بالقاهرة وملكت منها اثنين الصغير والوسط انتهى وقال المولى الفاضل علي بن امر الله بن محمد الشهير بابن الحنائي هذا الموضع مما ضبط فيه المصنف ولم يحط به علما والصواب ان المحيط الذي جعله كبيرا ليس تصنيف رضي الدين السرخسي انما تصنيفه المحيط الذي جعله وسطا وهو الذي جعله صغيرا واما الكبير فهو للامام برهان الدين ابن اخ الصدر الشهيد واصحابنا يفرقون بين المحيطين فيقولون المكبر المحيط البرهاني ولغيره المحيط السرخسي قال الجامع كما قال الفيروزابادي قال صاحب مدينة العلوم من الكتب الفقهية المحيط للشيخ رضي الدين برهان الاسلام محمد بن محمد بن محمد السرخسي مصنف المحيط اربع مصنفات كبير في اربعين مجلدا ومتوسط في اثني عشر مجلدا وصغير في مجلدات اربعة وصغير في مجلدين وقد درس بحلب ودرس بعده بمحمود الغزنوي انتهى وفي كشف الظنون محيط السرخسي عشر مجلدات ويقال له الرضوي صنفه اولا ثم لخصه قال فيه جمعت عامة مسائل الفقه مع مباحثها وادلتها معانيها بادئا كل باب بمسائل المبسوط لما انها اصول شارحا له وارد فوائد المسائل المتفرقة لما انها اصول المسائل المنزوعة ثم بمسائل الجامع وسماه محيطا لشموله على مسائل الكتب وفوائدها اولا الحمد لمبدي المجد والجلال انتهى وفيه ايضا المحيط الرضوي اربعة مجلدات لرضي الدين بن العلاء الصدر الشهيد محمد بن محمد بن محمد السرخسي الحنفي ومحيطاته ثلثة الاول عشر مجلدات والثاني اربعة والثالث مجلدان وهذه الثلثة موجودة بمصر والروم والشام وقال ابن الحنائي في حواشيه على الدرر على قوله في اوائل الكتاب واختاره في المحيط الضمير راجع الى محيط الامام رضي الدين السرخسي وهو ثلثة نسخ كبرى وهي المشهورة بالمحيط حيث اطلق غالبا ووسطى وصغرى انتهى وفي حواشي الاشباه والنظائر لابن نجيم المصري عند عد صاحب الاشباه الكتب التي طالعها وذكر منها المحيط الرضوي قيل لم يقف المصنف على المحيط البرهاني ولا على الذخيرة البرهانية التي هي مختصر المحيط وهما للمصنف واحد وهو برهان الدين محمود بن تاج الدين احمد وهو ابن الصدر الشهيد عمر بن برهان الدين عبد العزيز بن عمر بن مازه وابوه ايضا امام كبير يعرف

بالنتاج البعيد الا انه لم يعرف له مؤلف مشهور وكثيرا ما يغلط فيه الطلبة فيظنون انه صاحب المحيط الكبير اعني رضي الدين محمد بن محمد بن محمد السرخسي وليس كذلك افضل سياتي في كلام المصنف النقل عن المحيط البرهاني فان صح ما ذكره هذا القائل يكون نقل المصنف منه بالواسطة انتهى وقال ابن تجيم المصري صاحب الاشباه في رسالته التي الفها في صورة وقف اختلفت الاجوبة فيها راداً على بعض المخالفين المستندين بمسألة مذكورة في المحيط البرهاني انه نقلها من المحيط البرهاني وقد قال ابن امير حاج في شرح منية المصلي انه مفقود في ديارنا وعلى تقدير انه ظفر به دون اهل عصره لم يحل النقل منه والاعتماد عنه مرح به في فتح القدير من كتاب القضاء انه لا يحل النقل من الكتب الغريبة وقد رأيت هذه العبارة بعينها وحروفها في المحيط الرضوي فاخذها منه ونسبها الى البرهاني عن امنه انه لا يطلع على كذبه احد انتهى قلت لعل هذه العبارات المختلفة من وجوه احدها ان يعلم من افادة صاحب الجواهر المضيئة وصاحب المدينة وصاحب القاموس ان المحيط الكبير الذي هو نحو من اربعين مجلداً للسرخسي وابن الحنائي يقول انه المحيط البرهاني لصاحب الذخيرة محمود ابن اخي الصدر الشهيد وثانيها انه يعلم من كلامهم ان رضي الدين اربع محيطات ومن المعلوم ان لصاحب الذخيرة ايضا محيطا مشهورا بالمحيط البرهاني فيكون هو محيطا خامسا وابن الحنائي يقول ان ثالث محيطات والرابع هو المحيط البرهاني وثالثها انه يعلم من كلام ابن امير حاج ان المفقود في ديار الشام هو المحيط البرهاني وكلام الفيروزابادي صاحب القاموس يحكم بان المفقود هو المحيط الكبير الرضوي وراابعها ان ذكر القطب المكي الحنفي ان صاحب المحيط البرهاني متاخر قليلا عن صاحب المحيط الرضوي مع انه ذكر هو وغيره ان صاحب المحيط الرضوي تلميذ للصدر الشهيد ومن المعلوم ان صاحب المحيط البرهاني ايضا تلميذ لهذا الصدر الشهيد وقد ذكر في ديباجة الذخيرة الذي هو ملخص المحيط حسام الدين بلفظ الاستاذ فيلزم ان يكونا متعاصرين لا متقاربا ومتاخرا الا ان يقال مراده متاخر وفاتهما ان مفاد كلام جماعة ان النسخة الكبرى من محيطات السرخسي نحو اربعين مجلدا ومفاد كلام ابن الحنائي انها المحيط البرهاني والنسخة الكبرى من محيطات السرخسي نحو عشر مجلدات وسادسها ان مفاد كلام ابن الحنائي ان المحيط اذا اطلق يراد به النسخة الكبرى من محيطات السرخسي غالبا وهو خلاف ما صرح به ابن امير حاج في حلية المحلي شرح منية المصلي من ان المراد به حيث اطلق في الكتب المتداولة المحيط البرهاني وقد طالعت من المحيط الرضوي الذي ذكروا انه عشر مجلدات مجلدا مشتملا على كتاب الطهارة ثم الصلوة ثم الزكوة ثم الصوم ثم الحج ثم الكسب ثم البيوع ثم النكاح ثم النفقة ثم الطلاق الى آخر الحدود ذي المجد والجلال والاكرام والافضال والعدل في الافعال الخ وقال بعد ما وصف علم الفقه جمعت في هذا الكتاب عامة مسائل الفقه مع مبانيها على احسن ترتيبها وجودة تقسيمها الى ان قال وبدأت كل باب بمسائل المبسوط لما انها اصول مثبتة وارد فتها بمسائل النوادر والنوازل لما انها من الفصول المسائل منزوعة ثم عقبتها بمسائل الجامع لما انها من زبدة الفقه مجموعة ثم ختمتها بمسائل الزيادات لما انها على فروع الجامع مزيدة وتتميمة محيطا لما انه محيط بمسائل الكتب الخ وطالعت ايضا منه مجلدا آخر مشتملا على كتب الوكالة والحوالة والرهن والمسابقة والرهان ومجلدا آخر مشتملا على كتب القصاص والديات والحدود والسرقة والغصب والاكراه والوصايا ومجلدا آخر فيه كتاب الوديعة وكتاب العتق في المرض وكتاب الفرائض محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن مرغينان جامع العلوم فائق زمانه في الفقه والجدل وله شرح الجامع الكبير ونظم الجامع الصغير في ست وعشرين وسبع مائة محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن فخر الدين جمال الدين الاقصرائي محقق عارف دقيق حسن السيرة كان مدرسا بمدرسة قراهان مشتهرة بالمدرسة المسلسلة وقد شرط بانه ان لا يدرس فيها الا من حفظ صحاح الجوهري وشارك في العلوم فلم يتعين لذلك الا هو آخر حواشي على الكشاف وشرح الايضاح في المعاني والبيان وشرح الموجز في الطب مات في سنة نيف وسبعين سبع مائة وانا ابوه محمد بن محمد بن الامام فخر الدين الرازي سعى في تحصيل العلم لكنه لم يبلغ رتبة جده فتقنع برتبة الوعظ وكان يعظ الناس وتكلم من علوم الصوفية وكان ذا عناية بتقييد والده وجده وضبط احوالهما وآثارهما وجده محمد بن فخر الدين الرازي قد بلغ رتبة الفضل عند ابيه وكان الامام فخر الدين الرازي يحبه كثيرا وصنف اكثر مصنفاته لاجله وذكر اسمه في بعض مصنفاته ومات في عنفوان شبابه وكان الامام فخر الدين الرازي من العلماء الشافعية وتعلم تحنف جمال الدين الاقصرائي او ابوه محمد الواعظ وكان للامام فخر الدين الرازي ابن غير محمد اسمه محمود وآخر ابن اسمه مسعود وهو صهر محمد بن مسعود بن محمود بن الامام فخر الدين الرازي محمد بن عمر الشهير بين العلماء بمصنفك صاحب التصانيف الجليلة قال الجامع الاقصرائي نسبة الى اقصرا ي اق الابيض قصرا ي القصر الابيض اسم بلد كذا في الاشباه للحديث دلي الدين وقد يقال الاقسرائي بالسين وما ذكره الكفوي من ان اسم مصنفك محمد فهو غلط بل هو علي بن محمد وما ذكره في نسبه ايضا لا يخلو عن شئ وقد ترجم صاحب مدينة العلوم لمصنفك ترجمة طويلة وقال كان للامام فخر الدين الرازي ولد اسمه محمد ولا جله صنف اكثر مصنفاته وذكر اسمه فيها ومات هو في عنفوان شبابه ثم ولد للامام ولد اسماه محمدا ايضا وبلغ رتبة الكمال وخلف ولدا اسمه محمود وبلغ هو رتبة وعزم سفر الحجاز وخرج من هراة ولما وصل الى بسطام اكرمه بها لمجتهم بالعلماء سيما اولاد الامام فاقام

هناك بحرته واخرج وخلف ولدا اسمه مسعود وسعى فى تحصيل العلم لكنه لم يبلغ رتبة آبائه فى العلم وقنع بالوعظ وخلف ولدا اسمه محمد وحصل من العلوم بالقندى به وخلف هو ولدا اسمه مجد الدين محمد وولد ولد اسمه على الشهير بمصنفك وانما اشتهر بهذا لانه صنف كتبا شريفة فى حدائة سنه وكان فى لغة العجم للمفسر قمو على بن مجد الدين محمد بن محمد بن مسعود بن محمود بن محمد بن الامام فخر الدين البسطامى المروذى الرازى العمرى البكرى وكان الامام الرازى يصرح فى مصنفاته بانه من اولاد عمر الفاروق وذكر ابن التاريخ انه صديقى وكانت ولادته مصنفك سنة ثلث وثمان مائة وسافر مع اخيه لتحصيل العلم سنة ثلث وعشرين وثمان مائة وشرح المصباح فى النحو سنة خمس وعشرين وثمان مائة وشرح آداب البحث سنة ست وعشرين وثمان مائة باشارة رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المنام وشرح اللباب سنة ثمان وعشرين وثمان مائة وشرح المطول سنة اثنتين وثلثين وثمان مائة وشرح شرح المفتاح للتفتازانى سنة اربع وثلثين وثمان مائة وصنف حاشية التلويح سنة خمس وثلثين وثمان مائة وشرح البردة ايضا وكذا شرح قصيدة ابن سينا ثم ارتحل الى هراة سنة تسع وثلثين وثمان مائة وشرح هناك الوقاية والهداية وصنف حدائق الايمان لاهل العرفان ثم ارتحل سنة ثمان واربعين وثمان مائة الى مالاسالار وم وصنف هناك سنة خمسين وثمان مائة شرح مصابيح البغوى باشارة حضرة الرسالة وشرح فيها ايضا شرح المفتاح للسيد وايضا حاشية شرح المطالع وشرح قدورى اصول فخر الاسلام وصنف سنة ست وخمسين وثمان مائة شرح الكشاف والانوار الحدائق ومحفة السلاطين وحدائق الايمان بالفارسية وصنف سنة هدى وستين وثمان مائة التحفة المحمودية بالفارسية فى نصيحة الوزراء المحمود باشا وذكر تواريخ تصانيفه المذكورة فيها وذكر فيها ايضا انه عزم ان لا يصنف شيأ بعد ذلك لكبر السن وكان سنه اذ ذاك على ما ذكره ثمان وخمسون وذكر فى هذه الرسالة ايضا بعد ذكر نسبه هؤلاء آباؤنا الابدان وما آباء الارواح فكثيرة ثم ذكر ان استاذه فى العربية جلال الدين يوسف تلميذ التفتازانى وقطب الدين احمد بن محمد بن محمود الاماسى المروذى تلميذ جلال الدين واستاذه فى فقه الشافعى عبد العزيز بن احمد بن عبد العزيز الابهرى وهو اخذ الفقه عن والده عن غياث الدين محمد سبط صدر الحادى عن علاء جلال الدين عن ابيه نجم الدين عبد الغفار عن ابى القاسم عبد الكريم الرافعى عن ابيه نور الدين عن ابى منصور عن الغزالى عن امام الحرمين عن الجوينى عن القفال عن ابى زيد المروزى عن ابى اسحق عن ابن شريح عن الاصطخرى عن المزنى والربيع عن الشافعى واستاذه فى الفقه الحنفى فصيح الدين محمد بن محمد انتهى ملخصا فهذا كما تراه ناظرا الى ان اسم مصنفك على وان محمود ابن ابن الامام لا ابنه وان الامام هو الامام مجد الجد مصنفك ثم رأيت المجمع للموسس لابن حجر فاذا فيه شمس بن عطاء الله بن محمد بن احمد بن محمود الرازى الاصل المروزى ولد سنة بضع وستين وسبع مائة وحج وتوطن بيت المقدس وولى تدريس الصلاحية سمعت من فوائده كثيرا لكنه كثير المجازفة جدا وكان يدعى ان جد جده محمود ولد الامام فخر الدين الرازى ولم اقف على صحة ذلك ولا بلغنا من كلام احد من المؤرخين انه كان للامام ولد ذكر وفات فى ذى الحجة سنة تسع وعشرين وثمان مائة انتهى ملخصا فعلى ما كان يدعى شمس بن عطاء الله تأييدا لما ذكره الكفوى من ان محمودا ولد الامام الرازى وامانفى ابن حجر من ان يكون للامام ولد ذكر فليس نفيا عن حجة بل هو اخبار عن عدم اطلاعه على ذلك ثم رأيت الشقائق النعمانية فاذا فيه فى ترجمة مصنفك مثل ما فى مدينة العلوم منسوبا الى رسالة التحفة المحمودية وذكر فيه ان وفاته كانت بقسطنطينية سنة خمس وسبعين وثمان مائة محمد بن محمد بن محمد ابو الفضل البرهان النسفى كان اماما عالما فاضلا مفسرا محدثا اصوليا متكلما له مقدمة فى الخلاف مشهورة وتصنيف فى علم الكلام وتلخيص التفسير الكبير للامام الرازى مولده تقريبا سنة وفات فى ذى الحجة سنة ست وثمانين وست مائة قال الجامع ارخ القارى وفاته سنة تسع وسبعين وست مائة وذكر انه دفن بجنب مشهد ابى حنيفة وتصنيفه فى الكلام مشهور بالعقائد النسفية الذى شرحه سعد الدين التفتازانى وغيره وكذا ذكره الزرقانى وغيره وقد نسبه صاحب كشف الظنون الى ابى حفص عمر النسفى المتوفى سنة وهو زلة عن قلمه محمد بن محمد بن محمود ابو منصور الماتريدى امام المتكلمين ومصحح عقائد المسلمين تفقه على ابى بكر احمد الجوزجانى عن ابى سليمان الجوزجانى عن محمد وتفقه عليه الحكيم الفاضى اسحق بن محمد السمرقندى وعلى الرستغفنى وابو محمد عبد الكريم بن موسى البزدوى وصنف التصانيف الجليلة ورد اكاذيب اقوال اصحاب العقائد الباطلة كالكتاب التوحيد وكتاب المقالات وكتاب اوهام المعتزلة ورد الاصول الخمسة لابى محمد البالخى ورد الامامة لبعض الروافض الرد على القرامطة وناهيك بالشرائع فى الفقه والجدل فى اصول الفقه وغير ذلك مات سنة ثلث وثلثين وثلث مائة قال الجامع نسبة الى ماتريد بفتح الميم ثم الالف وضم التاء المنقوطة باثنتين من فوق وكسر الراء المهملة وسكون الياء المثناة التحتية فى آخره دال مهملة ويقال ماتريت بالتاء الفوقية المثناة موضع الدال محلة بسمرقند ذكره السمعانى محمد بن محمد بن محمود اكمل الدين البابرتى امام محقق مدقق متبحر حافظ ضابط علامة كان بارعا فى الحديث وعلومه ذا عناية باللغة والنحو والصرف والمعانى والبيان اخذ الفقه عن قوام الدين محمد بن محمد الكاكى عن حسام الدين حسن السغناقى عن حافظ الدين الكبير

محمد البخاري عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري عن صاحب الهداية علي بن ابي بكر عن احمد بن عمر النسفي عن ابيه عن ابي اليسر محمد البزدوي عن ابي يعقوب يوسف السياري عن ابي اسحق الفقودي عن الهندواني عن ابي القاسم الصفار عن نصير بن يحيى عن محمد بن سماعة عن ابي يوسف وله تصانيف منها شرح الهداية المسمى بالعناية وحواشي الكشاف وشرح الفرائض السراجية والتقرير والانوار في الاصول وشرح تلخيص الجامع الخلافي وشرح تجريد الطوسي وشرح الغنية ابن مطلي وفي انباه الغمر بابناء العمر ابن حجر ولد سنة بضع عشرة وسبع مائة واشتغل بالعلم وحصل بها في العلوم في بلاده ثم رحل الى حلب واخذ عن علمائها ثم رحل الى القاهرة بعد سنة اربعين وسبع مائة فاخذ عن شمس الدين الاصفهاني وابي حيان وسمع من ابن عبد الهادي وفوض اليه شيخون العلو الخانقاه وقرره شيخها وعرض اليه القضاء مرارا فامتنع وكان حسن المعرفة بالفقه والعربية والاصول صنف شرح المشارق وشرح اصول البزدوي والهداية وشرح مختصر ابن الحاجب شرح المنار وغير ذلك انتهى اقول قول ابن حجر اخذ عن الاصفهاني مدخول فيه فان شمس الدين الاصفهاني محمد بن محمود شارح المحصول مات سنة ثمان وثمانين وستمائة كما ذكره السبكي في طبقات الشافعية وكانت ولادة الاكمل سنة بضع عشرة وسبع مائة ومات سنة ست وثمانين وسبع مائة وتفقه على الاكمل جماعة منهم سيد المحققين ابو الحسن السيد الشريف علي الجرجاني وشمس الدين محمد بن حمزة الفناري وبدر الدين محمود بن اسرائيل وغيرهم قال البجامع الباء الموحدة تفتح الواو وحكي ضمها الف وسكون الراي المهملة بعدها مثناة فوقية نسبة الى بابرتا بالقصر قرية بنواحي بغداد كذا ضبطه الشيخ ولي الله الدهلوي في رسالته الانتباه والسيوطي في لب اللباب وقد راجعت من تصانيفه شرح وصية الامام ابي حنيفة والعناية شرح الهداية ذكر في اثنائه منحصره من النهاية وذكره علي القاري بقوله محمد بن محمود بن احمد الرومي الحنفي اكمل الدين اخذ عن ابي حيان وغيره وشرح الهداية في الفقه وكتب تفسير القرآن وشرح تلخيص المفتاح ومات ليلة الجمعة في رمضان سنة ثمان انتهى وهو مخالف لما ذكره الكفوي في اسمه ابيه وجده ومخالف ايضا لما قاله السيوطي في حسن المحاضرة اكمل الدين محمد بن محمود بن محمد البابرتي علامة المتاخرين وخاتمة المحققين برع وساد ودرس وافاد وصنف شرح الهداية وشرح المشارق وشرح المنار وشرح البزدوي وشرح مختصر ابن الحاجب وشرح تلخيص المعاني وشرح الغنية ابن مطلي وحاشية على الكشاف وغير ذلك وولي مشيخة الشيخونية اول الفتح وعرض عليه القضاء فامتنع مات في رمضان سنة ثمان انتهى فهم ذكر السيوطي في البغية محمد بن محمود بن احمد شيخ اكمل الدين الحنفي ولد سنة بضع عشرة وسبع مائة واخذ عن ابي حيان والاصبهاني وسمع الحديث من عبد الهادي وقرره شيخون في مدرسته وعظم عنده جدا وكان علامة فاضلا ذا فنون وافر العقل قوي النفس عظيم الهيبة وله من التصانيف التفسير شرح المشارق شرح مختصر ابن الحاجب شرح عقيدة الطوسي شرح الهداية شرح الغنية شرح المنار شرح البزدوي شرح التلخيص قال ابن حجر وما علمته حدث بشيء من مسموعاته مات ليلة الجمعة تاسع عشرة رمضان سنة وحضر جنازته السلطان فمن دونه ودفن بالشيخونية انتهى فهذا مع كونه مخالفا لما ذكره هو في حسن المحاضرة موافق للقاري واما ما ذكره الكفوي رد اعلى ابن حجر من ادخل علي تلميذ صاحب الترجمة شمس الاصفهاني فمدخول فيه عندي لانه قد صرح به صاحب الترجمة بنفسه حيث قال في اوائل التقرير شرح اصول البزدوي حدثني شيخي شمس الدين الاصفهاني انه حضر عند الامام قطب الدين الشيرازي يوما مسودة فاخرج كراريس من تحت وسادته نحو خمسين وقال هو غواندم جمعتها على كتاب فخر الاسلام تتبعت عليه زمانا كثيرا ولم اقدر على حله فخذها لعل الفتح عليك بشيء فقال شمس الدين فاشتغلت به سنين سرا وجهارا ولم ازل في تاملها ليلا ونهارا وعرضت اقيسته على قوانين اهل النظر وتعنت بمقدماته بانواع التفتيش والفكر فلم اجد ما يخالف الا الانتاج من الشكل الثاني مع اتفاق مقدمتيه في الكيف وذلك وشبهه مما يجوز عند اهل الجدل انتهى ففي هذا الكلام كما ترى نص على انه تلميذ للاصفهاني والذي اوقع الكفوي في الورطة انظاره هو انه ظن ان مراد ابن حجر بالاصفهاني شارح المحصول وليس كذلك بل مراده بالاصفهاني ابو الثناء شارح مختصر ابن الحاجب فان الاصفهاني اثنان احدهما محمود بن محمد بن عبد الكافي العلامة شمس الدين الاصفهاني شارح المحصول ولد باصفهان سنة ست عشرة وستمائة وكان والده نائب السلطنة واشتغل بجملة من العلوم في حيوة ابيه بحيث فاق نظراؤه ثم لما استولى العدو على اصفهان رحل الى بغداد فاخذ في الاشتغال في الفقه على الشيخ سراج الدين الهرقلي ثم ذهب الى الروم فاخذ عن الشيخ اثير الدين الابهري الجدل والحكمة ثم دخل القاهرة وولي قضاء قوص فباشره مباشرة حسنة وقيل ان الشيخ تقي الدين ابن دقيق العيد كان يحضر درسه بقوص ثم ولي قضاء الكرك مدة وقال الذهبي صاحب التصانيف لازم القواعد في العلوم الاربعة وبرع في العربية والشعر وتخرج به المصريون وقال السبكي كان اماما في المنطق والكلام والاصول والجدل كثير العبادة والمراقبة حسن العقيدة توفي بالقاهرة في رجب سنة ثمان وثمانين وستمائة ودفن بالقرافة ومن تصانيفه شرح المحصول في مجلدات حسن جدا نفيس ولم يكمله سماه الكاشف عن المحصول وآله القواعد مشتمل على الاصلين والمنطق والخلاف وافاد المطلب في المنطق وثانيهما محمود بن عبد الرحمن بن احمد بن محمد بن ابي بكر بن علي العلامة شمس الدين الاصفهاني

ابو الثناء ولد باصفهان سنة اربع وتسعين وست مائة وتشاغل ببرسم ثم قدم دمشق سنة خمس وعشرين وسبع مائة واقام بالطلبة ثم قدم الديار المصرية سنة اثنتين وثلاثين وسبع مائة قال الاسنوي كان اماما بارعا في العقليات عارفا بالاصليين فحبهما صحيح الاعتقاد محبا لاهل الخير والصلاح صنف التصانيف المفيدة وذكر الصفدي ترجمته طويلة وبالغ في الثناء عليه توفي شهيدا في ذي القعدة سنة تسع واربعين وسبع مائة ودفن بالقرافة ومن تصانيفه شرح مختصر ابن الحاجب وشرح منهاج البيضاوي وشرح طوالع البيضاوي وشرح البديع لابن الساعاتي وشرح فصول البنسوي وشرح الحاجبية وشرع في تفسير القرآن ولم يكمله كذا ذكره في ترجمتها القاضي تقي الدين ابن شهبة في طبقات الشافعية وتبعه على ذكر فيها السيوطي في البغية وكثيرا ما يغلط فيه فيظن ان الاصبهاني شارح المختصر هو شارح المحصول وليس كذلك فشيخ صاحب العناية هو الاصفهاني المتاخر لا المتقدم كما فهمه الكفوي محمد بن محمد بن محمود الحافظي البخاري المعروف بخواجه پارسا من اعز خلفاء خواجه بهاء الدين نقشبند كان من نسل حافظ الدين الكبير محمد البخاري ولد في سنة ست وخمسين وسبع مائة وقرأ على علماء عصره وبرع على اقرانه وتحصل الفروع والاصول وبرع في المعقول والمنقول اخذ الفقه عن ابي الطاهر محمد بن محمد بن الحسن الطاهري عن صدر الشريعة عبيد الله المحبوبي عن جده تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة احمد عن ابيه عن ابيه جمال الدين عبيد الله عن امام زاده عن عماد الدين الزرنجري عن ابيه بكر الزرنجري عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن محمد بن الفضل وقد تقدما منتهى الفصول الستة وفصل الخطاب وهو تصنيف لطيف وتاليف شريف حاذ بتحقيق العلم اللدني وكامل الدقائق بطريق النقشبندي قال الجامع قد طالعت الفصول الستة وهو كتاب لطيف يشتمل على الفوائد النفيسة وقد اطال الكلام في ترجمته نور الدين عبد الرحمن الجامي في كتابه نفحات الانس وذكر انه خرج من بخارا بقصد الحج والزيارة سنة اثنتين وعشرين وثمان مائة ومر على نسف وصغانيان وترمذ وبلخ وهرات وجام وغيرها واكرمه علماء تلك البلاد وسادا تها ولما فرغ من الحج عرضته امراض حتى طاف طواف الوداع على المركب فخرج الى المدينة المنورة ودخل فيها يوم الاربعاء الثالث والعشرين من ذي الحجة من سنة المذكورة وفرغ من الزيارة ومات فيها يوم الخميس وصلى عليه مولانا شمس الدين محمد بن حمزة الفناري وجماعة ودفن ليلة الجمعة بجوار قبة سيدنا العباس وذكر الجامي ايضا ان بعد وفاته جلس مجلسه ابنه ابو نصر پارسا محمود بن محمد الحافظي البخاري وكان مثل والده في العلوم والطريقة وتوفي سنة خمس وستين وثمان مائة وقبره ببلخ محمد بن محمد بن نصر ابو الفضل حافظ الدين الكبير البخاري كانت ولادته سنة خمس عشرة وست مائة بخارا وكان شيخا كبيرا حافظا ثقة متقنا محققا مشتهرا بالرواية وجودة السماع اخذ العلوم عنه حسام الدين حسين السغناقي واحمد بن سعد المطيعني وعبد العزيز بن احمد البخاري ومحمود بن محمد البخاري وشمس الدين محمود الكلاباذي الفرضي وفي الجواهر المضية تفقه على شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري وسمع منه ومن ابي الفضل عبيد الله المحبوبي وسمع منه ابو العلاء البخاري وذكره في معجم شيوخه وقال توفي ببخارا في النصف الثاني من شعبان سنة ثلاث وتسعين وست مائة ودفن ببكلاباذ قلت واسند عال حيث سمع من المحبوبي فانه مات سنة ثلثين وست مائة وكان حافظ الدين يوم مات ابن خمس عشرة سنة وقرأ عليه الجامع الصغير واخذ عنه عن عمر بن بكر الزرنجري عن ابيه عن الحلواني عن ابي علي النسفي عن محمد بن الفضل عن ابيه ذمونى عن ابي عبد الله بن ابي حفص الكبير عن ابيه عن محمد قال الجامع وصفه القاري بقوله كان اماما عالما ربانيا زاهدا عابدا فقيها مدرسا فاضلا كاملا محدثا مفسرا متقاجا معا لانواع العلوم محمد بن محمد ركن الدين ابو حامد العميدي السمرقندي صاحب كتاب الارشاد امام بارع في المذهب والخلاف والطريقة حسنة وعتني بالخلاف حتى برع وصنف الارشاد والطريقة العميدية وكتاب النفائس مات سنة خمس عشرة وست مائة قال الجامع ذكره ابن خلكان في تاريخه وقال ابو حامد محمد بن محمد وقيل احمد العميدي الفقيه الحنفي السمرقندي الملقب بركن الدين كان اماما في الخلاف وهو اول من افرده بالتصنيف ومن تقدمه كان يدرجه وكان اشتغالا فيه على رضي الدين النيسابوري وهو احد الاركان الاربعة فانه كان من جملة المشتغلين على ركن الدين اربعة اشخاص تميزوا وتبحروا في هذا الفن وكل واحد نعت بالركن وهم ركن الدين الطاوسي وركن الدين العميدي وركن الدين امام زاده وقد شذ عني الرابع وصنف العميدي في هذا الفن طريقة مشهورة بايدي الفقهاء وصنف الارشاد واعتنى بشرحه جماعة من ارباب هذا الشان منهم القاضي شمس الدين ابو العباس احمد بن الخليل بن سعادة بن جعفر بن عيسى الفقيه الشافعي الخوبي قاضي دمشق ونجم الدين المرندي وبدر الدين المراغي وغيرهم وصنف النفائس ايضا واختصره الخوبي وسماه عرائس النفائس واشتغل عليه جماعة منهم لنظام الدين احمد بن جمال الدين ابي المحامد محمود بن احمد بن عبد السيد بن عثمان بن نصر بن عبد الملك البخاري الحنفي المعروف بالحصيري وتوفي العميدي ليلة الاربعاء تاسع الجمادى الآخرة سنة ثلاث بخارا والعميدي بفتح العين وكسر الميم وسكون الياء المثناة من تحت بعدها دال مهملة لا اعرف هذه النسبة الى ما ذا ولا ذكرها السمعاني محمد بن محمود بن حسين جمال الدين الاستروشني كان

في طبقته ابيه بل تقدم عليه وكان في عصر من المجتهدين آخذ عن ابيه وعن استاذ ابيه صاحب الهداية وعن السيد ناصر الدين الشهيد السمرقندي وعن ظهير الدين محمد بن احمد البخاري تلميذ ظهير الدين الحسن بن علي المرغيناني وله تصانيف معتبرة منها كتاب الفصول على ثلثين فصلا اختار فيها مسائل القضاء والدعاوى وهما كثير دورها على القضاة وله كتاب جامع احكام الصغار قال الجامع ذكر صاحب الكشف وفاته سنة ٦٣٠ ثلثين وستمائة وسياتي ذكر والده ان شاء الله تعالى وقد ضبط الاستروشني في حرف الجيم عند ترجمة ابي جعفر الاستروشني محمد بن محمود بن عبد الكريم الكوري بدر الدين ختن ابن اخت محمد بن عبد الستار الكوري برباه خاله الحسن تربيته ونشأ عنده وبلغ رتبة الكمال وتوفي في سلخ ذي القعدة سنة ٦٥٨ هدى وخمسين وستمائة اخذ عن خاله واخذ عنه محمود صاحب الحقائق شرح المنظومة محمد بن محمود بن محمد بن الحسن الخوارزمي ابو المويد الخطيب قرأ سنة ٦٥٣ ثلث وستمائة وتفقه على نجم الدين طاهر بن محمد الحفصي وولي قضاء خوارزم وحدث بدمشق ودرس بعده ادالى ان مات سنة ٦٥٨ خمس وخمسين وستمائة محمد بن محمود فخر الدين المفتي بسجستان كان اماما فاضلا عالما له اليد الباسطة في الفروع والاصول كان في مابعد سبعين وخمس مائة وكان معاصر المحمد بن ابي المفاخر عبد الرشيد الكرماني محمد بن محمود علاء الدين الترجماني المكي الخوارزمي كان اماما كاملا مرجعا للانام مات بحرجانية خوارزم سنة ٦٥٣ خمس وخمسين وستمائة قال الجامع باني ذكر والده ان شاء الله تعالى وذكر السمعاني ان الترجماني نسبة الى الترجمان اسم لبعض اجداد المنتسب ولقب بفتح التاء وسكون الراء محمد بن مسعود بن الحسين بن الحسن بن محمد بن ابراهيم الكشاني من بيت العلم كان ابوه مسعود صاحب المختصر المسعودي فاضلا وعنه اخذ العلم ولد بكشان سنة ٦٥٠ خمسين واربعمائة وتوفي بنجارا سنة ٦٥٥ خمس وخمسين وخمس مائة فجاءة بعد الصبح قال الجامع باني ذكر ابيه ان شاء الله تعالى ومر ذكر ابن عمه علي بن مودود بن الحسين ومر هناك نقل عبارة السمعاني في تراجمهم محمد بن مصطفى بن الحاج حسن كان بحر العلوم محب العلم والعلماء قرأ على علماء عصره واخذ عن المولى ايكان ودرس بعدة مدارس بهرسا وقسطنطينية وتولى القضاء في عهد محمد خان وابنه بايزيد خان ومات سنة ٩١١ احدى عشرة وتسع مائة وله حاشية على تفسير سورة الانعام للبيضاوي وحاشية على المقدمات الاربع ومحاكمة بين الدواني والصدر الشيرازي وكتاب في الصرف سماه ميزان الصرف ومن تلامذته جعفر بن الناجي وغيره محمد بن مصطفى بن ذكريا اخو احمد حسن فخر الدين المركي كان شيخا فاضلا اديبا له اليد الطولى في النظم والانشاء نظم مختصر القدوري نظما حسنا وله قصيدة في الرد محمد بن مقاتل الرازي من اصحاب محمد بن الحسن قال الذهبي حدث عن وكيع وطبقته محمد بن منصور بن مخلص ابو اسحق النوقدي بفتح النون وسكون الواو وفتح القاف نسبة الى نوقد قرية من قرى نسف كان اماما زاهدا صائما الدهر مشتغلا بالتدريس والفتوى اخذ عن ابي جعفر الهندواني عن ابي بكر الاسكاف عن محمد بن سلمة عن ابي سليمان عن محمد قال الجامع وصفه السمعاني بقوله الامام الزاهد صائم الدهر محمد بن منصور بن مخلص بن اسمعيل النوقدي المدرس المفتي بسمرقند بردى عن القاضي محمد بن الحسين اليزدي ومات بسمرقند في رمضان سنة ٣٣٤ اربع وثلثين واربعمائة انتهى محمد بن موسى بن محمد ابو بكر الخوارزمي كان ثقة فقيها تفقه على الجصاص عن الكرخي عن ابي دلف عن الرازي عن محمد واخذ عنه ابو عبد الله الحسين بن علي الصيمري وابنه ابو القاسم مسعود بن محمد الفقيه الخوارزمي وعن الصيمري ماشابه الناس في التقوى والاصابة وحسن التدريس مشارا ودعي الى ولاية الحكم مرارا فامتنع مات سنة ٣٠٠ ثلث واربعمائة قال الجامع ذكر علي القاري انه ممن عد على راس المائة الرابعة من المجددين لدين امة محمد صلى الله عليه وسلم كذا في مختصر غرب الاحاديث لابن الاثير وكان معظما عند الخاصة والعامة لا يقبل لاحد من الناس برا ولا صلة ولا هدية قال الخطيب حدثنا عنه ابو بكر البرقاني وسمعته يذكره بالجميل فسالته عن مذهبه في الاصول فقال سمعته يقول ديننا دين العجائز ولسنا من الكلام في شئ انتهى وسياتي ذكر ابنه مسعود ان شاء الله تعالى محمد بن ميناس الشهير بابن ميناس قرا وبرع وصار مدرسا بادرنة وكان فقيها متكلما اصوليا مطلعا على غرائب العلوم له حواشي شرح العقائد النسفية وكتاب الغرائب والعجائب في الطلسمات ونحوها محمد بن النصر بن منصور بن علي بن محمد بن محمد بن الفضل ابو المعالي العامري الخطيب بسمرقند تفقه على الشيخين صدر الاسلام محمد بن محمد وفخر الاسلام علي بن محمد البزدويين وكان اماما وعمر حتى مات اقرانه وعن السمعاني قال سمعت عنه دلائل النبوة لابي العباس المستغفري قرأته سنة ٤٥٠ خمسين واربعمائة وتوفي بسمرقند سنة ٥٠٥ خمس وخمسين وخمس مائة محمد بن الوليد ابو علي السمرقندي آله الفتاوى والجامع الاصغر وكان معاصرا لابي عبد الله الدامغاني محمد بن يحيى بن مهدي ابو عبد الله الفقيه الجرجاني عده صاحب الهداية من اصحاب التخريج وتفقه عليه ابو الحسين احمد القدوري واحمد بن محمد الناطفي مات سنة ٣٠٠ ثمان وتسعين وثلثمائة قال الجامع ارخ القاضي وفاته سنة ٣٩٧ سبع وتسعين وثلثمائة وقال بواحد الاعلام ذكره صاحب الهداية في باب صفة الصلوة وتفقه على ابي بكر الرازي وحصل له الفالج في آخر عمره ودفن الى جانب قبر ابي حنيفة محمد بن اليمان ابو بكر السمرقندي

امام كبير عده من طبقته ابي منصور الماتريدي الكتاب بعالم الدين والرد على الكرامية وغير ذلك قال الجامع مات سنة ٣٣٢ ثمان وستين بعد ثلاثمائة كشف
الفنون محمد بن يوسف بن احمد ابو الفتح القطري نسبة الى رأس القطر قرية بنيسابور تفقه بها على ابي الفضل عبد الرحمن الكرماني وبلغ رتبة الكمال خرج
الى الحجاز سنة نيف واربعين وخمسمائة محمد بن يوسف بن الياس شمس الدين القونوي كان عالما فاضلا كاملا جامعا للفروع والاصول مبرزا
للمعقول والمنقول اخذ عن تاج الدين اسمعيل بن خليل عن فخر الدين عثمان بن مصطفى الزكماني عن صدر الدين سليمان بن ابي العز عن محمود الحصيري ونقل
ابن قطلوبغا في التراجم عن ابن حبيب انه كان امام وقته علما وعملا وخير اهل زمانه سيدا علامة العلماء وقدوة الزهاد وله مصنفات تدل على غزارة علمه وتحقيق
فمنها شرح تلخيص المفتاح وشرح مجمع البحرين واختصر المفصل للزمخشري ولقد رأيت البحار جمع فيه المجمع وزاد مذهب احمد وشرح عمدة المنسفي في اصول الدين وغير ذلك
وكانت وفاته خامس جمادى الاولى سنة ثمان وثمانين وستمائة محمد بن يوسف بن الحسين بن عبد الله الحلبي المعروف بابن الامهض الشهير بقاضي العسكر
ولد بحلب سنة ست وستين وخمسمائة واخذ عن والده البدر الامهض عن علاء الدين محمد بن احمد السمرقندي صاحب التحفة عن ابي اليسر محمد البزدوي عن ابي يعقوب
يوسف السيار عن الحاكم النوقدي عن الهندواني عن ابي بكر الاسكاف عن محمد بن سماعة عن ابي سليمان عن محمد وقدم بغداد دمشق ومصر وتوفي باشعاره الاكل من
الا يقتدي بامامه فقسمته فنيزي عن الحق خارجة فخذهم عبيد الله عروة قاسم سعيد ابو بكر سليمان خارجة مات في رمضان سنة اربع عشرة وستمائة
قال الجامع سياقي ذكر والده ان شاء الله تعالى وهذه الاشعار التي نسبها اليه غير ذكرها محي الدين النووي ايضا في آخر رسالة الاشارات لبيان اسماء المبهمات لكنه
ابهم القائل حيث قال علم ان من افضل انتابعين وكبارهم وسادتهم الفقهاء السبعة فقهاء المدينة فستة منهم متفق عليهم سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير والقاسم
بن محمد بن ابي بكر الصديق وخارجة بن زيد بن ثابت وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود وسليمان بن يسار وفي السابع ثلثة اقوال احدها انه ابو سلمة
عبد الرحمن بن عوف نقله الحاكم ابو عبد الله عن علماء الحجاز والثاني انه سالم بن عبد الله بن عمر بن الخطاب قال ابن المبارك والثالث انه ابو بكر بن عبد الرحمن
بن الحارث بن هشام قال ابو الزناد وقد جمعهم الشاعر على هذا القول فقال سه الاكل من الا يقتدي بابمة فقسمته فنيزي عن الحق خارجة فخذهم عبيد الله
عروة قاسم سعيد ابو بكر سليمان خارجة انتهى وفي حيوة الحيوان للكمال الدميري الشافعي عند ذكر السوس ومن الفوائد المستغربة ما اخبرني به بعض اهل الخبر
ان اسماء الفقهاء السبعة الذين كانوا بالمدينة المشرفة اذا كتبت في رقعة وجعلت في القمع فانه السوس ما دامت الرقعة فيه وهم مجموعون في قول القائل سه الاكل
من لا يقتدي بابمة فقسمته فنيزي عن الحق خارجة فخذهم عبيد الله عروة قاسم سعيد ابو بكر سليمان خارجة انتهى محمد بن يوسف بن علي ابو الفضل
الغرنوي البغدادي قال عبد القادر كان من اكابر المحدثين والرواة المسندين والفقهاء المدرسين اصله من حلب وغرنة وهو اول بلاد الهند ومولده ببغداد
سنة اثنتين وعشرين وخمسمائة وتوفي يوم الاثنين خامس عشر ربيع الاول سنة تسع وتسعين وخمسمائة بالقاهرة تفقه على عبد الغفور بن لقمان الكردري قال
الجامع بكذا ذكره السيوطي في حسن المحاضرة وزاد وسمع الحديث من ابي الفضل بن ناصر وروى عنه الرشيد العطار والمنذري بالاجازة انتهى محمد محي الدين الشهير
بخطيب زاده قرأ على ابيه تاج الدين ابراهيم بن الخطيب ثم على علاء الدين الطوسي وخضر بيك وصار مدرسا بالقسطنطينية وكان طليق اللسان جريئ الجنان
قويا على المحاورة فصيحا عند المباحثة ومن تصانيفه حواشي على اوائل شرح الوقاية للصدر الشريعة وحواشي على اوائل حاشية السيد على شرح مختصر ابن الحاجب
ورسالة في بحث الرؤية والكلام وحاشية على اوائل شرح المواقف وحواشي على المقدمات الاربع ورسالة في فضائل الجهاد وتوفي سنة احدى وتسع مائة وتوفي
تلامذته احمد بن سليمان بن كمال باشا ومحي الدين يحيى بن علي بن يوسف الفناري وعبد الواسع بن خضر وغيرهم محمد محي الدين العمادي الاسكليبي والد صاحب التفسير
ابي السعود العمادي كان اولا مشتغلا بالعلم الظاهر حتى وصل الى خدمة علي القوشجي وبلغ عنده رتبة الفضل والكمال وبعد وفاته سلك مسلك التصوف واشتغل على
مصلح الدين القوجوي فتم على ابراهيم القيصري ونال من الكمالية والحال ومات ببلدة اسكليب سنة عشرين وتسع مائة محمود بن احمد بن ظهير شمس الدين
الارزمي كان فقيها خلافيا اصوليا عالما بالفرائض والحساب تفقه على صدر الدين سليمان بن وهب وصنف في الفرائض كتابا سماه ارشاد ذوي الالباب
الى معرفة الفرائض والصواب وله شرح الراجي شرح فرائض السراجي وشرح عروض الاندلسي وتفقه عليه تاج الدين بن خليل وتوفي في ماء لمن قبل سنة عشرين وسبع مائة
قال الجامع ارخ صاحب الكشف وفاته في حدود سنة خمس عشرين وسبع مائة محمود بن احمد بن عبد السيد بن عثمان بن نصر بن عبد الملك العلامة الحجة
جمال الدين البخاري الحصيري بالفتح كان والده يعرف بالتاجر وكان ساكنا بمحلة يعرف بها الحصير وكان اماما فاضلا انتهت اليه رياسة المذهب في زمانه

تفقه على الحسن بن منصور قاضيخان وكان من تلامذته الخاصة حتى بلغ رتبة الكمال وسمع صحيح مسلم وغيره نيسابور من المؤيد الطوسي وسمع بحلب من الشريف
ابي هاشم وقدم دمشام ودرس بالنورية وافتى وحج وزار بخارا في الجمادى الاولى سنة ٥٦٨ وتوفي يوم الاحد ثامن صفر سنة ٥٧٠ ومن تصانيفه شرحان للجامع الكبير وشرح
السير الكبير وغير ذلك محمود بن الصدر السعيد تاج الدين احمد بن الصدر الكبير برهان الدين عبد العزيز بن عمر بن مازه برهان الدين صاحب المحيط البرهاني كان
من كبار الائمة واعيان فقهاء الامة اماما ورعا مجتهدا متواضعا عالما كاملا بحرا زاخرا حبرا فاخرا اخذ عن ابيه ومن عمه الصدر الشهيد عمر وعن ابيهما عبد العزيز
بن عمر بن مازه ابوه وجده وجد ابيه كلهم كانوا صدورا للعلماء والاكابر وهو والد صدر الاسلام طاهر بن محمود ومن تصانيفه المحيط البرهاني والذخيرة والتجريد وتتمته
الفتاوى وشرح الجامع الصغير وشرح الزيادات وشرح ادب القضاء للخصاف والفتاوى والواقعات والطريقة البرهانية وغير ذلك قال الجامع قد طالعت
الذخيرة وهو مجموع نفيس معتبر اوله الحمد لله مستحق الحمد والثناء ومنزل اللطف والنعماء الخ وقال بعد الحمد والصلوة فان بعد فان سيدنا ومولانا الصدر الشهيد الاكرام
الارض استاذ البشر حسام الملة والدين برهان الائمة المهتدين تغمده الله برحمته والرضوان جمع مسائل تستغني عنها واحال جواب كل مسألة الى كتاب
موثوق به او امام معتمد عليه وهي وان صغر حجمها فقد هدى الى كثير من الاحكام وقد سميت اماني هداية سني وعنفوان عمري وصدر امري في الافتاء رافع الى من مسائل
الواقعات ايضا وضممت اليها اجناسا من الحوادث وجمعت ايضا جمعا آخر دة مقامي بسمرقند وذكرت فيها جواب ظاهر الرواية وضمنت اليها روايات النوادر
وما فيها من اقاويل المشايخ وكان يقع في قلبي ان اجمع بين هذه الاصول الثلث واسرد لها اساسا واجعلها اصنافا واجناسا فشرعت في هذا الجمع الخ الى ان
قال وسميت المجيط بالذخيرة وشحنته بالفوائد الكثيرة انتهى وحكى ايضا مجلدا اول من محيط وهو المعروف بالمحيط البرهاني وهو نحو اربعين مجلدا على ما ذكره
بعضهم كما سيجيء مع ما له وما عليه في ترجمته رضي الدين محمد بن محمد بن محمد السرخسي اوله الحمد لله خالق الاشباح بقدرته وخالق الارواح برحمته شارع الشرائع بفضل الخ
وقال بعد الحمد والصلوة قال العبد الضعيف لراجي لفضل الله الخائف لعدله المعترف على كرمه محمد بن الصدر الكبير تاج الدين احمد بن الصدر الكبير برهان الائمة عبد العزيز بن عمر بن مازه برهان الدين
مرشح المناصب اعلاها الخ الى ان قال بعد مدح الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ناشري الدين ولم يزل العلم موروثا من اهل الآخرة منقولا من الكبار حتى انتهى الى
جدودي وهلمالي السعداء الشهداء فكانهم شرحوا لما بقي من الفقه مجملا الخ الى ان قال وقد وقع في راي ان اجمعهم تاليف اصل جليل يجمع حال الحوادث المحكمة
والنوازل الشرعية ليكون عرفاني حال حياتي وحسابا لي بعد وفاتي وقد انضم الى هذا الراي اصابت اتماس بعض الاخوان فقابلت التماسهم بالاجابة وجمعت
مسائل المبسوط والجامعين والسيرين والزيادات واحكمت بها مسائل النوادر والفتاوى والواقعات وضممت اليها من الفوائد التي استفدتها من سيدي
ومولائي والدي تغمده الله برحمته وسميت الكتاب بالمحيط انتهى ملخصا وهذا كما ترى يرشدك الى ان اسمه محمد وهو خلاف ما اجمعت عليه كلمات اكثرهم
ان اسمه محمود فلعله راجع لنسخة اخرى والى ان تصنيف ذخيرة بعد تصنيف محيط **ولتعلم** انه ذكر ابن امير حاج الحلبي في حلية المحلي شرح منية المصلي في شرح
الدباجة وفي بحث الاغتسال انه لم يقف على المحيط البرهاني ونقل صاحب البحر الرائق عنه انه مفقود في ديارنا ثم حكم بانه لا يجوز الافتاء منه ويستند بما ذكره ابن الهمام
انه لا يحل النقل من الكتب الغريبة كما مر منا نقله في ترجمة رضي الدين محمد بن محمد السرخسي وظن بعضهم ان حكمه بعدم جواز الافتاء منه لكونه مجهول الاطلب والياس
وبنا عليه ذكرته في رسالتي النافع الكبير في عداد الكتب الغير المعتبرة ثم لما منحني الله بمطالعته راية كتابا نفيسا مشتملا على مسائل معتمدة منتخبة عن مسائل غريبة غير
معتبرة الا في مواضع قليلة ومسائله واقع في كتب كثيرة فوضح لي ان حكمه بعدم جواز الافتاء منه ليس الا لكونه من الكتب الغريبة المفقودة الغير المتداولة اللائم
في نقله ولا لامر في مؤلفه وهو امر نختلف باختلاف الاعصار وتتبدل بتبدل الاقطار كم من كتاب يصير مفقودا في اقليم آخر وكم من كتاب يصير نادر الوجود في
عصر كثير الوجود في عصر آخر فالمحيط البرهاني لما كان مفقودا في بلاده واعصاره عده من الكتب التي لا يفتى منها لعدم تداولها وعزتها فان وجد تداولا وانتشارا
في عصر او في اقليم يرتفع حكمه هذا فانه لا شبهة في كونه معتمدا في نفسه قد اعتمد عليه من جاء بعده من ارباب الاعتماد وافتوا بنقله وقد قال صاحب الكشف في حرف
الذال الذخيرة البرهانية للامام برهان الدين محمود بن احمد بن عبد العزيز بن عمر بن مازه البخاري اختصرها من كتابه المشهور بالمحيط البرهاني وكلاهما مقبول
عند العلماء انتهى محمود بن احمد بن عبيد الله بن ابراهيم تاج الشريعة المحبوبي اخذ العلم عن ابيه صدر الشريعة احمد عن ابيه عن امام زاده عن عماد الدين
عن ابيه بكر الزنجري عن الحلواني عالم فاضل نحرير كامل بحر زاخر صاحب التصانيف الجليلة منها الوقاية التي جمعها من الهداية منتخبا من اجل حفظ من
ابنه صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود بن محمود والفتاوى والواقعات وشرح الهداية **قال الجامع** هذا صريح في ان شارح الهداية هو مصنف الوقاية

وقد مر بما فيه من الاختلاف عند ترجمة عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة محمود بن احمد بن مسعود بن عبد الرحمن ابو الثناء جمال الدين القونوي
كان عالما فاضلا له مشاركة في العلوم العقلية والنقلية اخذ عن ابيه ابي العباس احمد عن جلال الدين الخبازي عن عبد العزيز البخاري عن فخر الدين محمد الماتريدي
عن محمد بن عبد الستار الكردري عن صاحب الهداية ودرس وافتى وولي قضاء دمشق وصنف المنتقى شرح المغني في الاصول والقلائد شرح العقائد والزبدة
شرح العمدة وخلاصة النهاية حاشية الهداية والتقرير شرح تحرير القدوري وتهذيب احكام القرآن والجمع بين فقهي بلال والخصاف والاعجاز في الاعتراض على
الادلة الشرعية والمعتمد مختصر مسند ابي حنيفة والمعتقد شرح المعتمد ومقدمة في رفع اليدين في الصلوة وغير ذلك مات بدمشق سنة سبع وسبعين وسبع مائة
قال الجامع حالت مقدمته في رفع اليدين وهي رسالة نفيسة تحقق فيها عدم فساد الصلوة برفع اليدين وشذوذ رواية الكحول بالفساد وارخ القاري
وفاته سنة احدى وثمانين وسبع مائة محمود بن احمد بن موسى بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود قاضي القضاة بدر الدين العيني ولد بمصر سنة
اثنتين وستين وسبع مائة واشتغل ومهر ودخل القاهرة وولي الحسبة مرارا وقضاء الحنفية وشرح صحيح البخاري وشرح معاني الآثار وشرح الهداية وشرح الكنز وشرح الجمع
وشرح درر البحار وغير ذلك مات في ذي الحجة سنة خمس وخمسين وثمان مائة كذا ذكره السيوطي قال الجامع هذا ذكره السيوطي في حسن المحاضرة وذكر نحوه في البغية
وزاد من تصانيفه طبقات الحنفية وطبقات الشعراء ومختصر تاريخ ابن عساكر وشرح الشواهد الصغير والكبير وقال انتفع في النحو واصول الفقه والمعاني بالعلامة جبريل بن
صالح البغدادي واخذ عن الجمال يوسف الملطي والعلاء السيرامي وكان اماما عالما علامة عارفا بالعربية والتصريف حافظا للغة سريع الكتابة عمر مدرسة بقرب الجامع
الازهر ووقف كتبه بها انتهى وفي المجمع الموسس للمعجم المفهرس للحافظ ابن حجر محمود بن احمد بن موسى بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود العنتابي الفقيه الحنفي
بدر الدين ذكر لي انه ولد في نصف رمضان سنة بعنتاب قال وكان ابي قد ولي قضاءها فنسب اليها قدم القاهرة سنة سبع وثمانين وسبع مائة واول شيء
ولي بها من الوظائف التصرف في الظاهرية وتعلقت به الاحوال حتى ولي الحسبة وقد سمع من بعض شيوخنا كالشيخ زين الدين العراقي والشيخ تقي الدين وصنف شرح
الطحاوي وآخر رجاله وشرح الكنز والمنار وله في العروض والتاريخ وغير ذلك وكان قد شرع في شرح على البخاري وله تاريخ كبير اجاز باستدعائي ابني محمد انتهى وقد طالعت
عمدة القاري شرح صحيح البخاري والبناية شرح الهداية ذكر في آخره انه صنفه حين كان عمره قريب التسعين ورمز لحقائق شرح الكنز ومنحة السلوك شرح تحفة الملوك وكلها ٨٦
مفيدة جدا وله البسط في تخريج الاحاديث وكشف معانيها وسعة نظر في الفنون كلها ولو لم يكن فيه رائحة التعصب المذهبي لكان اجود واجود ونسبته الى عين تاب
بلدة كبيرة حسنة ولما قلعية حسنة وهي من حلب على ثلث مراحل ذكره احمد بن يوسف الدمشقي في كتابه اخبار الدول وآثار الاول محمود بن احمد بن ابي الحسن ابو المحامد
عماد الدين استاذ شمس الائمة الكردري مات سنة سبع وستمائة وله تصانيف منها سلك الجواهر ونثر الزواهر وخلاصة المقامات وكتاب كبير سماه خلاصة الحقائق يشتمل
على خمسين بابا في آثار ومواعظ وحكايات قال ابن قطلوبغا قد طالعته هو كتاب لم اكمل على الزمان ثانيه وفرغ منه سنة سبع وتسعين وخمسمائة محمود بن حامد
بن محمود بن معقل النيسابوري اخذ عن ابيه حامد قيل انه من اقران ابي بكر محمد بن الفضل البخاري الفقيه محمود بن حسين بن اسعد ابو محمد البلخي امام كبير جليل القدر
له مشاركة في العلوم اخذ العلوم عن يوسف بن عمر صاحب جامع المضمرات وله الافتتاح في شرح دعاء الاستفتاح محمود بن حسين شيخ الاسلام جلال الدين
وبرهان الدين الاستروشني نسبة الى استروشنة قصبة من قصبات فرغانة تفقه على صاحب الهداية محمود بن رمضان ابو عبد الله الروحي احد شراح مختصر القدوري
سماه الينابيع محمود بن عابد بن حسين تاج الدين البصر خدي الاصل الدمشقي احد الفضلاء واحد الشعراء ولد بصرخد مدينة بالشام سنة اثنتين وثمانين
وخمسمائة وتفقه على محمود الحصيري محمود بن عبد العزيز شمس الائمة الاوزجندي جد قاضيخان تفقه على السرخسي محمود بن عبد القاهر بن
ابي بكر شهاب الدين الارسي والد سراج الدين عمر كان فقيها محدثا مفسرا تفقه بدمشق على الحصيري وبمصر على عمر زين الدين محمد بن ابي بكر تلميذ صاحب الهداية
ودرس بالمدرسة السيوفية بعد الخلاطي مدة ومات سنة ثمانين وستمائة محمود بن عبيد الله بن سعاد بن محمد شيخ الاسلام علاء الدين الحارثي
المروزي ولد بسرخس واشتغل في العلوم وكان من كبار الائمة في المذهب والخلاف واخذ عن القاضي النسفي عبد العزيز بن عثمان الفضلي عن برهان الدين
الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازه ومات بمرو سنة ست وستمائة وله تصانيف منها العون في الفقه محمود بن علي القاضي العجمي القيصري جمال الدين كان
جامعا للعلوم العقلية والشرعية قدم القاهرة قديما واشتغل ومهر واشتهر وولي القضاء وغيره ودرس التفسير والحديث الى ان مات في الربيع الاول سنة
تسع وتسعين وسبعمائة قال الجامع هكذا ذكره السيوطي في حسن المحاضرة وذكر الحافظ ابن حجر في المجمع الموسس للمعجم المفهرس في نسبه ووصفه محمود بن محمد

بن عبد الله جمال الدين القيسراني الرومي المعروف بالعجمي ولد قبل ستين وقدم القاهرة وولي الحسبة وقضاء الحنفية واجتمعت به سنة ٧٠٢ وقرأت عليه شيئا ومات في سابع ربيع الاول سنة ٧٣٠ انتهى الخصاوي العجمي يقال لمن ينتسب الى العجم وان كان فصيحا واما الاعجمي فيقال لمن في لسانه لكنة وان كان من العرب وكذا العربي منسوب الى العرب وان لم يكن بدويا واما الاعرابي فيقال اذا كان بدويا وان لم يكن من العرب كذا ذكره محمد بن الشحنة الحلبي في حوادث سنة ٩٠٢ من كتابه روضة المناظر باخبار الاوائل والاواخر نقلا عن غريب القرآن لمحمد بن عزيز السجستاني والقيسراني بفتح القاف نسبة الى قيسرية بلدة على ساحل البحر بلاد الشام ذكره مجير الدين الحنبلي في الانس الجليل في تاريخ القدس والخليل وذكر السمعاني انه نسبة الى قيسارية بلدة على ساحل بحر الروم محمود بن عمر ابو القاسم جار الله الزمخشري نسبة الى زمخشر قرية من قرى خوارزم كان امام عصره بلا مدافع نحويا لغويا فقيها مناظرا اديبا شاعرا مفسرا من اكابر الحنفية حنفي المذهب معتزلي المعتقد له في العلوم آثار ما ليست لغيره من اهل عصره ومن تصانيفه الكشاف في التفسير والفائق في اللغة في تفسير الحديث واساس البلاغة في اللغة وربيع الابرار ومتشابه اساس الرواة ولفصائح الكبار ولنصائح الصغار والرائض في علم الفرائض والمفصل في النحو والانموذج والمفرد وشرح ابيات سيبويه وشقائق النعمان وغير ذلك ولد سنة ٤٦٧ سبع وستين واربع مائة ومات سنة ٥٣٨ ثمان وثلثين وخمس مائة واخذ عنه الزين البقال محمد بن ابي القاسم وغيره قال الجامع ذكر السمعاني ان زمخشر بفتح الزاي وسكون الخاء بينهما ميم مفتوحة وبعد الخاء شين معجمة قرية كبيرة من قرى خوارزم مثل بليدة وقال الشهور منها محمود بن عمر بن محمد بن عمر ابو القاسم كان يضرب به المثل في الادب والنحو التقى الافاضل الاكابر صنف التصانيف في التفسير والاحاديث واللغة وظهر له جماعة واصحاب وكانت ولادته بزمخشر في رجب سنة ٤٦٧ وتوفي بجرجانية خوارزم ليلة عرفة سنة ٥٣٨ انتهى وفي بغية الوعاة كان كثير الفضل غاية في الذكاء وجودة القريحة متقنا في كل علم معتزليا قويا في مذهبه مجاهرا به حنفيا ورد بغداد غير مرة واخذ الادب عن ابي الحسن علي بن المظفر النيسابوري وابي نعيم الاصبهاني وجاور بمكة ولقب بجار الله وفخر خوارزم ايضا واصابه خراج في رجله فقطعها وصنع عوضها رجلا من خشب كان اذا مشى القى عليها ثيابه الطوال فيظن انه اعرج انتهى وفي مرآة الجنان في حوادث سنة ٥٣٨ فيها توفي العلامة اللغوي النحوي المفسر المعتزلي ابو القاسم محمود الزمخشري كان متقنا في التفسير والحديث والنحو واللغة والبيان امام عصره في بلده وله التصانيف الكبيرة المدونة عد بعضهم منها ثلثين انتهى وذكر السيوطي في البغية من تصانيفه المستقصى في الامثال والمطول الذهب وشرح مشكلات المفصل والكلم النوابغ والقسطاس في العروض والاعاجي النحوية وغير ذلك مما مر وذكر القاري منها المنهاج في الاصول في الرسالة المنهجية ومقدمة الادب ورؤس المسائل في الفقه وصميم العربية وديوان التمثيل والامالي ومعجم الحدود والمياه والاماكن والجبال رسالة الهناشد وقال هو حنفي الفروع معتزلي الاصول له رسائل خفيت على اكثر الناس فلهذا احرم بعض فقهائنا مطالعة تفسيره لما فيه من سوء تعبيره في تاويله وتحبيره انتهى محمود بن محمد بن داود ابو المحامد اللوئي البخاري فقيه محدث حافظ مفسر اصولي متكلم اديب له التوسع في الكلام والجدل تفقه على جمع من الفقهاء العظام منهم برهان الاسلام الزرنوجي تلميذ صاحب الهداية وابو عبد الله محمد بن احمد بن عبد المجيد القرشي وسراج الدين محمد بن احمد وبدر الدين خواهرزاده محمد بن محمود وحميد الدين علي الضرير وهم من تلامذة شمس الائمة محمد الكردري تلميذ صاحب الهداية وقدم بخارا سنة ٦٢٧ سبع وعشرين وستمائة وانتشر هدى في وقعة بخارا سنة ٦٢١ احدى وعشرين وستمائة وصنف شرحا على منظومة النسفي سماه حقائق المنظومة وهو شرح مرغوب بديع الاسلوب تداولته العلماء محمود بن الشيخ محمد كان كريم النفس محبا للعلماء عمار قاضيا بمدينة برو ساتم اعطاه السلطان بايزيد خان قضاء العسكر باناطولي سنة ٨١١ احدى عشرة وتسع مائة وله نظم بالتركية سماه المحمودية محمود بن ابي بكر ابو العلاء الكلاباذي البخاري شمس الدين الفرضي حبر فاخر وبحر زاخر في العلوم العقلية والنقلية شرح في الفرائض المختصر السراجي وسماه ضوء السراج واخذ عن مشايخ يزيدون على سبع مائة منهم حافظ الدين الكبير محمد وحميد الدين علي الضرير وصدر الدين محمد الخلاطي وصدر الدين سليمان بن وهب وقرأ الفرائض على نجم الدين عمر بن احمد الكاخشتواني قال الحافظ شمس الدين الذهبي هو عارف بالحديث والرجال جمع الفضائل مليح الكتابة واسع الرحلة سود كتابا في سنن الستة وكان راسا في الفرائض وسمع منه الحديث ابو حيان وعبد الكريم البرزالي وكانت وفاته بهراة سنة ٧٤٠ سبع مائة ومولده سنة ٦٤٠ ست واربعين وستمائة قال الجامع طالعت ضوء السراج وهو كتاب نفيس مشتمل على ذكر المذاهب المختلفة في المسائل مع ادلتها يدل على تبحر مؤلفه في الفن واختصره مسمى بالمنهاج طالعته وارخ الذهبي ولادته سنة ٦٤٠ حيث قال في المعجم المختص محمود بن ابي بكر بن ابي العلاء بن علي الامام المحدث المتقن الفرضي البارع الفقيه الصالح ابو العلاء الكلاباذي البخاري الحنفي ولد سنة ٦٤٠ اربع واربعين وستمائة بكلاباذ وسمع بخارا من جماعة وببغداد وبدمشق وبمصر وعمل مسودة المعجم

وكتب كثيرا من عواليه بخطه حلو متقن وتخرج به جماعة في الفرائض مات بماردين سنة انتهى وفي مشتبه النسبة للذهبي عند ذكر الفرضي والحافظ ابو العلاء
محمود بن ابي بكر الكلاباذي البخاري الفرضي امام مصنف راس في الفرائض عارف بالحديث والرجال جمع الفضائل يليح الكتابة واسع الرحلة مات سنة
بماردين تسود كتابا كبيرا في مشتبه النسبة ونقلت عنه كثيرا انتهى وفي مرآة الجنان في حوادث سنة فيها توفي ابو العلاء محمود بن ابي بكر البخاري الصوفي الحافظ
كان اماما في الفرائض له فيها حلقة اشتغال وسمع الكثير بالخراسان والعراق والشام ومصر وكتب الكثير وراح مع التتار من خوف الغلاء فاقام بماردين اشهرا الى
ان ادركه اجله انتهى وفي طبقات القارى قال ابو حيان الاندلسي قدم علينا الشيخ المحدث ابو العلاء محمود البخاري الفرضي بالقاهرة في طلب الحديث وكان
رجلا حسنا طيب الاخلاق لطيف المزاح فكنا نسايره في طلب الحديث فاذا رآنا صور جمسة قال هذا صحيح على شرط البخاري انتهى والكلاباذي نسبة الى الكلاباذ
بفتح الكاف ثم لام الف ثم باء موحدة فالف فذال معجمة كما ذكره محمد بن عبد الباقي الزرقاني في شرح المواهب اللدنية في الفصل الاول من المقصد السابع
والفرضي بفتح الفاء نسبة الى علم الفرائض ذكره السيد الجرجاني في شرح السراجية محمود الترجماني برهان الدين شرف الائمة الكبرى الخوارزمي امام كبير كان موجودا
في عصر القرماشي ومحمود التاجري وكان ابنه علاء الملة محمد قد بلغ رتبة الكمال في زمانه واليها انتهى رياسة المذهب في زمانها محمود الرومي الشهير بقوجه افندي
كان عالما صالحا ورعا تقيا قرأ على علماء عصره وكان جامعا للعلوم الشرعية والعقلية استقضاه مراد خان ببروسا سنة ومكث فيها الى زمان السلطان
بايزيد خان وكان الناس يحبونه وكان شجاعا ولذا سموه بقوجه افندي قال الجامع وكان ولده اسمه محمد كان عالما فاضلا الا انه مات في سن الشباب
وخلف ولدا اسمه موسى باشا وهو تحصل في بلاده بعضا من العلوم ثم عزم ان يذهب الى بلاد العجم لكنه كتم العزم عن اقاربه وفطنت لذلك اخته فوضعت بين كتبه
شيئا كثيرا من حليها ليستعين بها في ديار الغربة فارتحل الى بلاد العجم وقرأ على مشايخ خراسان ثم ارتحل الى ماوراء النهر وقرأ على علمائها واشتهرت فضائله وبعد
صيته ولقبوه بقاضي زاده الرومي واتصل بخدمة ملك سمرقند الامير الاعظم الغ بيگ بن شاهرخ بن امير تيمور وقرأ عليه الامير المذكور بعض العلوم وكان محبا للعلوم
الرياضية فقرأ عليه كثيرا من كتب الرياضي واتقن قاضي زاده بالعلم الرياضي اشد اعتناء ووفاق على اقرانه بل على من تقدمه وشرح اشكال التاسيس من الهندسة
شرحا وكتاب تحرير المجسطي من الهيئة شرحا وبرع فيهما وقرأ على السيد الشريف ولم يحصل الموافقة بينهما فترك درسه وقال السيد في حقه غلب على طبعه الرياضيات وقلما
هو في حقه هو لا يقدر على افادة العلوم الرياضية ثم انه طالع شرح المواقف للسيد ورد كثيرا من مواضعه ويحكى انه كان في بلدة سمرقند مدرسة مربعة لها حجرات كثيرة
ومدرس في كل موضع درسا وعينوا لكل موضع منها مدرسا رئيسهم المولى قاضي زاده كذا في الشقائق النعمانية في علماء الدولة العثمانية لطاشكبري زاده احمد
بن مصطفى الرومي رح وقد طالعت شرح مختصر الحسيني واقرأته وهو كتاب لطيف فيه فوائد شريفة وفرائد لطيفة فاخذه العلماء مقبولا محيي الدين الشهير بابن منقيذا
اخذ عن المولى خسرو محمد بن فرامرز واعظم محمد خان مدرسة بناها الوزير محمود باشا في قسطنطينية ثم جعلها قاضيا بها محيي الدين الكجلي كان عالما فاضلا بلغ
من الكمال منتهاه قرأ على المولى خسرو وغيره وصار مدرسا باحدى المدارس الثمان ثم قاضيا بادرنة ومات هناك له حواشي على شرح الفرائض السراجية ورسالة
في باب الشهيد في شرح الوقاية وغير ذلك قال الجامع اسمه احمد بن محمد وقيل محمد بن احمد محيي الدين بن محمد الشهير بيحيى زاده كان اماما محققا مدققا محدثا
مفسرا اصوليا فرعيا ماهرا في الرياضيات والطبيعيات اخذ مباني العلوم اولا عن ابيه وكان مدرسا حسنا مشتهرا بيحيى ثم عن سعدي چلبي تلميذ الحاج حسن تلميذ محمد بن اوحد المغناوي
خضر بيگ وصار مدرسا بقسطنطينية وادرنة وقلد منصب الفتوى بعد وفات سعدي چلبي سنة وتوفي سنة وحين كونه قاضيا بالعسكر بولاية روم ايلي
وله تعليقات على الكتب المتداولة منها التلويح ومن تلامذته علي بن القاضي امير الدين الشهير بعتابي زاده ومحمد شاه چلبي قال الجامع ذكر صاحب الشقائق اسمه
محيي الدين محمد بن الياس المشتهر بيحيى زاده وقال كانت له مشاركة بالعلوم وبد طولى في الفقه والحديث والتفسير انتهى مختار بن محمود بن محمد ابو الرجاء نجم الدين
الزاهدي الغزميني نسبة الى غزمين بفتح الغين المعجمة وسكون الزاء المعجمة ثم الميم المكسورة ثم الياء التحتانية المثناة الساكنة ثم النون قصبة من قصبات
خوارزم كان من كبار الائمة واعيان الفقهاء عالما كاملا اليد الباسطة في الخلاف والمذهب الباع الطويل في الكلام والمناظرة وله التصانيف التي سارت
بها الركبان منها شرح مختصر القدوري شرح نفيس نافع وقنية المنية لتتميم الغنية استصفاها من البحر المحيط للسيد الزرنجي وكتاب الحاوي والرسالة الناصرية
واخذ العلوم عن الاكابر منهم محمد بن عبد الكريم الترکستاني عن الدهقان الكاساني عن نجم الدين عمر النسفي عن ابي اليسر محمد البزدوي وايضا اخذ عن ثاج الدين
المطرزي صاحب المغرب تلميذ الزمخشري وعن عمه القراء سند الائمة يوسف بن محمد الخوارزمي وعن سراج الدين يوسف السكاكي وعن فخر الدين القاضي

بديع وبعد ما بلغ رتبة الفضل والكمال رحل الى بغداد وناظر الايمة والفضلاء ثم بلغ الروم وتوطن بهاسدة ودرس الفقه وحسن التصانيف فيها ومنها زاد الايمة والمجتبى في الاصول والجامع في الحيض وكتاب الفرائض قال الجامع ذكر القاري وغيره انها مشهورة وقد طالعت المجتبى شرح القدوري والتنوير فوجدتها على المسائل المفتى بها وبالتفصيل للفوائد كانت الا انه صرح ابن وهبان وغيره انه مستزل الاعتقاد حنفي الفروع وتصانيفه غير معتبرة فلم يوجد مطابقتها لغيرها لكونها مجموعة للاطب والبابس وقد فصلت المرام في رسالتي النافع الكبير مسعود بن الحسين بن الحسن بن محمد بن ابراهيم الكشتاني الملقب برکن الدين صاحب المختصر المسعودي امام عالم يرجع اليه في النوازل شيخا كبيرا التقى على شمس الايمة السرخسي ومات سنة عشرين وخمس مائة وثلث وسبعون والكشتانية بلدة من اسفيذنواحي سمرقند مسعود بن شجاع بن محمد بن الحسن الاموي برهان الدين الفقيه ولد سنة ٥٣٠ بدمشق واخذ العلم عن البرهان البلخي علي بن الحسن تلميذ عبد العزيز بن عمر بن مازه وولي قضاء العسكر وجمع كتابا في الفقه وتفقه عليه ابن الامير محمد بن يوسف وداود بن ارسلان مات سادس عشر الجمادى الآخرة سنة ٦٩٠ تسع وتسعين وخمس مائة قال الجامع ذكره اليافعي في حوادث سنة ٦٩٠ بقوله فيها توفي الامام العلامة ابو الموفق مسعود بن شجاع المعروف بالبرهان الحنفي ودرس بالنورية وكان صدرا معظما اساقي المذهب انتهى مسعود بن محمد بن موسى ابو القاسم الخوارزمي تفقه على ابيه ابي بكر محمد تلميذ الجصاص الرازي ومات سنة ٦٣٣ ثلث وعشرين واربع مائة مصطفى مصلح الدين بن ابراهيم الشهير بالتميد زاده كان جلا صالحا فالقا في العلم معلما للسلطان محمد خان له حواشي على تفسير البيضاوي مصطفى بن اوحد الدين قرا علي محمد بن فراموز وصار مدرسا باحد المدارس الثمان ثم قاضيا في دولة السلطان بايزيد خان مات سنة ٩١١ احدى عشرة وتسع مائة قال الجامع ذكر صاحب الشقائق انه كان فاضلا في العلوم كلها قد عترف العلماء بفضله لكنه لم يشتغل بالتصنيف ورأيت له رسالة في تجويز الفرار عن الوباء تنبئ تلك الرسالة عن فضله انتهى مصطفى بن حسام الدين الشهير بحسام زاده كان ماهرا في العلوم الادبية والشرعية والعقلية عارفا بالاحاديث والتفسير صار مدرسا بروسا ثم مفتيا ومات وهو على بهاء حواشي على التلويح وعلى شرح الوقاية ومصنف في الانشاء مصطفى بن يوسف بن صالح البرسوي الشهير بخواجه زاده قرأ عند محمد بن ايا تلويح المعالي والبيان ثم وصل الى خضر بيك وهو مدرس بسلطانية بروسا وحصل علوما كثيرة وعطاه السلطان مراد خان تدريس الاسدية ببروسا ولما انتمت السلطنة الى محمد خان وشاهد العلماء رغبته في العلم ذهب اليه فجعله معلم نفسه وقرأ منه متن الزنجاني وكتب خواجه زاده شرحا عليه وقد تحافت الفلاسفة وحواشي على شرح المواقف وعلى شرح هداية الحكمة لمولانا زاده وحكى ان المولى علي الطوسي لما ذهب الى بلاد العجم لقي عليا القوشجي فقال له الى اين تذهب قال الى بلاد الروم فقال عليك بدار الرقا الكوسج خواجه زاده فلما قدم القوشجي استقبله علماء القسطنطينية وكان خواجه زاده قاضيا بها فذكر القوشجي ما شاهد في البحر من المد والجزر فبين خواجه زاده سبب المد والجزر ثم جرى ذكر بحث السيد مع الفناري عند تيمور فرجح القوشجي جانب الفناري فقال خواجه زاده اني قد حققت الامر وظهر لي ان الحق مع السيد فطالع القوشجي بالكتبة فلما لقي السلطان مراد خان قال لا نظير لخواجه زاده في العجم فقال السلطان ولا في العرب وحكى ان المولى عبد الرحمن بن المؤيد لما وصل الى خدمة الجلال الدواني قال له اي هدية جئت الينا قال بكتاب التهافت لخواجه زاده فطالعه وقال قد كان في فكري ان اكتب في هذا الباب كتابا ولو كتبت قبل ان ارى هذا الكتاب لافضحت مات خواجه زاده ببروسا سنة ٩٣٠ وممن تلامذته يوسف القراموي ويوسف الكرماستي وركن الدين محمد الشهير بزيرك زاده وقطب الدين محمد بن محمد بن قاضي زاده وغيرهم قال الجامع طالعت تهافته فوجدته كتابا نفيسا المطهر بن الحسين بن سعد بن علي بن بندار ابو سعد قاضي القضاة جمال الدين اليزدي جليل القدر كبير المحل وحد الزمان لشرح الجامع الصغير الذي رتبه الزعفراني في مجلدين سماه التهذيب في نحو مشكل الآثار للطحاوي واختصر النوادر لابي الليث وله الفتاوى وشرح القدوري المسمى بالباب وممن اخذ عنه ركن الدين محمد بن عبد الرشيد الكرماني صاحب جواهر الفتاوى قال الجامع ذكر السيوطي في حسن المحاضرة الحسين بن احمد بن الحسين بن سعيد بن علي بن بندار الامام ابو الفضل العدواني اليزدي كان تحت يده في بلاده اثنا عشر مدرسة فيها من الطلبة الف ومائتان قدم الى قوص فمات بها سنة ٩١٠ عشر وتسعين وخمس مائة ووصل الى مصر ميتا انتهى معلى بن منصور ابو يحيى الرازي روى عن ابي يوسف ومحمد الكتب والامالي والنوادر مات سنة ٢١٠ احدى عشرة بعد المائتين قال الجامع كان مشاركا بابي سليمان الجوزجاني وهما من الورع والدين وحفظ الحديث بالمرتبة الرفيعة وروى عن مالك والليث وحماد وابن عيينة وروى عنه ابن المديني والبخاري في غير الجامع وروى له ابو داود والترمذي وابن ماجة كذا ذكره القاري وفي الكاشف للذهبي قال العجلي هو ثقة نبيل صاحب سنة طلبوه غير مرة في القضاء فابى وكان من كبار اصحاب ابي يوسف ومحمد

منصور بن احمد بن يزيد ابو محمد الخوارزمي له شرح مختصر الجصاص توفي سنة خمس وسبعين وسبع مائة موسى بن سليمان ابو سليمان الجوزجاني اخذ الفقه عن محمد وكتب مسائل الاصول والامالي وكان مشاركا لمعلى بن منصور عرض عليه المامون القضاء فلم يقبل توفي بعد المائتين والكبير الصغير النوادر وغير ذلك موسى بن نصر الرازي ابو سهل من اصحاب محمد روى الحديث عن عبد الرحمن ابي زهير وهو آخر من روى عنه وتفقه عليه ابو سعيد البردعي وابو علي الدقاق موسى بن محمد ابو الفتح مصلح الدين التبريزي كان اماما فاضلا ولد سنة ٦٢٩ تسع وستين وست مائة وقدم دمشق سنة عشر بعد سبع مائة ثم رجع ثم قدم ثانيا سنة ٧١٦ وقدم القاهرة وبرع في العلوم وصنف شرحا على البديع سماه الرفيع وتوفي في العشرين من ذي الحجة سنة ٧٣٦ ثلث وثلثين وسبع مائة بوادي بني سالم من طريق الحجاز وهو قاصد زيارة قبر الرسول صلى الله عليه وسلم بعد ادائه الحج ميمون بن اسمعيل بن عبد الصادق بن عبد الله الخطيب اخذ عن ابيه عن عبد الكريم عن ابي منصور الماتريدي ميمون بن محمد بن محمد بن معتمد بن محمد بن مكحول ابو المعين المكحولي النسفي صاحب كتاب تبصرة الادلة وتمهيد قواعد التوحيد اتم فاضل جامع الاصول لا كمناهج وشرح الجامع الكبير وتفقه عليه علاء الدين ابو بكر محمد السمرقندي قال الجامع قد مر ذكر احمد بن محمد بن مكحول واخيه معتمد بن محمد بن مكحول جد والد صاحب الترجمة واما جدهم فهو مكحول بن الفضل النسفي صاحب كتاب اللؤلؤيات وكتاب الشعاع كان يروي الفقه عن ابي سليمان موسى الجوزجاني صاحب محمد بن الحسن مات سنة ٣١٨ ثمان عشرة وثلثمائة وهو الذي روى عن ابي حنيفة ان من رفع يديه عند الركوع وعند الرفع فسدت صلوته ذكره في كتابه المسمى بالشعاع ذكره صاحب النهاية وقال في المحيط كان شيخنا يقول مكحول الراوي لهذه الرواية لا يعرف كذا في طبقات القاري قلت هذه الرواية هي التي غرت امير كاتب الاتقاني فحكم بفساد الصلوة برفع اليدين وكتب فيه رسالة ورد عليه تقي الدين علي بن عبد الكافي السبكي الشافعي احسن رد كما مر ذكره في ترجمته وبها اغتر ابو البيسر ومن سلك مسلكه فحكم بعدم جواز اقتداء الحنفي بالشافعي لانهم يرفعون وهو مفسد عندنا قال حسام الدين السغناقي في النهاية قد ذكر ابو اليسر ان اقتداء الحنفي بشافعي المذهب غير جائز لمن يعلم انهم في ديننا لما روى مكحول النسفي في كتاب سماه بالشعاع عن ابي حنيفة ان من رفع يديه عند الركوع وعند الرفع فسدت صلوته وجعل ذلك عملا كثيرا فصلوتهم فاسدة عندنا فلا يصح الاقتداء لهذا وذكر في الفوائد الظهيرية بعد ما ذكر هذا فيه نظر لان فساد الصلوة عند رفع اليدين لا يمنع صحة الاقتداء في الابتداء لجواز صلوة الامام اذ ذاك انتهى وفي شرح الجامع الصغير للصدر الشهيد عمر بن عبد العزيز بن عمر بن مازة تحت مسألة صلى الفجر خلف امام يقنت فانه ليس له ان يتابعه عند ابي حنيفة ومحمد وقال ابو يوسف يتابعه الخ قال بعض مشايخنا ولست المسألة على ان اقتداء الحنفي بالشفعوي المذهب جائز اذا كان محتاطا في موضع الخلاف ولم يكن متعصبا ولا شاكا في ايمانه وانكار الآخرون ذلك فانه روى عن مكحول النسفي مصنف كتاب اللؤلؤيات عن ابي حنيفة ان من رفع يديه عند الركوع وعند رفع الرأس فسدت صلاته لانه عمل كثير فصلاتهم فاسدة عندنا فلا يصح هذا الاقتداء انتهى والحق ان هذه الرواية التي رواها مكحول شاذة لا يعتد بها ولا باذكارها ومن صرح بشذوذها محمد بن عبد الواحد الشهير بابن الهمام في فتح القدير وذكر انه صرح بشذوذها صاحب النهاية وفي حلية المحلي شرح منية المصلي لابن امير حاج الفساد برفع اليدين في الصلوة رواية مكحول النسفي عن ابي حنيفة وهو خلاف ظاهر الرواية ففي الذخيرة رفع اليدين لا يفسد منصوص عليه في باب صلوة العيدين من الجامع ومشى عليه في الخلاصة وهو اولى بالاعتبار انتهى وفي البزازية رفع اليدين في المختار لا يفسد لان مفسدها لم يعرف قربة فيها انتهى وفي السراجية رفع اليدين لا يفسد وهو المختار انتهى وفي مقدمة رفع اليدين في الصلوة لمحمود بن احمد بن مسعود القونوي القول بعدم جواز اقتداء الحنفي بالشافعي ليس مذهب ابي حنيفة وانما هو قول شاذ ذكره بعض المتاخرين على رواية مكحول النسفي وان مكحولا تفرد بهذه الرواية ولم يروها احد غيره في ما نعلم ولم يكن مشهورا بالرواية في المذهب ولم نجد له قولا ولا اختيارا ولم ينص احد من المشايخ على صحة هذه الرواية ترجيحا فينزل منزلة المجهول من الرواية ومن تمكن بهذه المثابة لا يجوز العمل برواية ومعلوم ان مكحولا لم يكن من اهل القرون المعدلة ولم تشتهر روايته في السلف ليقر عليها فلا يجب العمل برواية بل لا يجوز حتى قال الاصوليون من اصحابنا ان رواية مثل هذا المجهول في زماننا لا يعمل بها واذا كان كذلك في رواية الاخبار فكذا في رواية الاحكام الدينية اذ لا فرق بينهما في العمل بها وايضا فان ظاهر ما روى عن مكحول يدل على انه ادرك ابا حنيفة فلزم القائل بصحة رواية احد الامرين وهو ما ان بين ادراك لابي حنيفة او بين الرواة التي بينه وبين ابي حنيفة لتصح رواية وكذا من نقل تلك الرواية عن مكحول من المشايخ المتاخرين كالصدر الشهيد وغيره ومعلوم انهم لم يدركوا مكحولا فيلزم ايضا ان بين ادراكهم اياه او بين الرواة التي بينهم وبين مكحول واذا تعذر ذلك كانت تلك الرواية منقطعة الاسناد من الطريقين الاعلى والاسفل فتطرق القطع اليها بهذا الاعتبار وكذا القول في سائر الروايات المخالفة لظاهر المذهب اللهم الا ان نص على صحتها والعمل بها باعتبار التنصيص على صحتها لا باعتبار ذاتها وليس هذا من

٩٠

باب الارسال لما بينا ان كونه لازما يمكن من اهل القرون المعدلة ليقبل ارساله ولم يرد احد عن كحول نفيه الرواية مسندة عن الامام ولا مرسلة للتقوى رواية انتهى ملخصا ﴿ حرف النون ﴾ ناصر بن عبد السيد ابى المكارم بن على ابو المظفر وابو الفتح المطرزى بضم الميم وفتح الطاء المهملة ثم الراء المهملة المكسورة المشددة ثم الزاء المعجمة المكسورة العراقى محتدا الخوارزمى منشا كان امامانى الفقه والعربية واللغة راسانى الاعتزال لسان البرهان سحبان البيان عديم النظير فى الفقه واصوله ولد سنة ٥٣٦ ست وثلثين وخمس مائة بجرجانية خوارزم وقرأ على ابيه ثم على الموفق احمد بن محمد تلميذ الزمخشرى ولازم المغرب فى لغات الفقه والايضاح شرح مقامات الحريرى والاقناع فى اللغة ومختصر اصلاح المنطق ومقدمة فى النحو سماها بالمصباح قال الجامع طالعت المصباح وهو مختصر متداول شرح المقامات فيه فوائد ونكات والمغرب تكلم فيه على الالفاظ التى يستعملها الفقهاء وهو مفيد جدا وقال السيوطى فى البغية فى ترجمة ناصر بن عبد السيد بن على بن المطرز ابو الفتح النحوى الاديب المشهور بالمطرزى من اهل خوارزم قرأ الادب والنحو على الزمخشرى والموفق خطيب خوارزم وبرع فى النحو واللغة والفقه على مذهب ابى حنيفة وكان لهم كالازهرى للشافعية وكان يقال هو خليفة الزمخشرى وكان معتزليا صنف شرح المقامات والمغرب فى لغة العرب والمغرب فى شرح المغرب والايضاح والمصباح ولد فى رجب سنة ٥٣٣ وتوفى بخوارزم يوم الثلثاء حادى عشر الحادى الاولى سنة عشرة وستمائة انتهى قلت فيه خطأ من وجهين احدهما فى جعله صاحب الترجمة تلميذا للزمخشرى مع انه صرح هو فى ترجمة الزمخشرى انه توفى سنة ٥٣٨ وهى سنة ولادة صاحب المغرب فانى يصح التلمذ والذى غره على ذلك ما اشتهر انه خليفة الزمخشرى وهو ليس لتلمذه بل لوجه آخر والذى يشهد على ذلك قول ابن خلكان فى ترجمة ابو الفتح ناصر بن ابى المكارم عبد السيد بن على المطرزى الفقيه الحنفى بخوارزمى كانت له معرفة تامة بالنحو واللغة واشعروا نواع الادب قرأ ببلده على ابيه وعلى ابى المؤيد الموفق خطيب خوارزم وكان تام المعرفة بلغة العرب فى الاعتزال وعليها اليه حقق الفروع ودخل بغداد وحاج سنة وجرى له بها مباحث مع الفقهاء وولد فى رجب بخوارزم سنة ٥٣٨ وتوفى كما يقال خليفة الزمخشرى فانه توفى فى ملك سنة هلك البلدة وكانت وفاته يوم الثلثاء الحادى والعشرين من الجمادى الاولى من سنة ٦١٠ انتهى وتأتى فى عدة من تصانيفه المغرب شرح المغرب وليس كذلك فان المغرب بالعين المهملة كتاب لغوى مستقل والمغرب بالغين المعجمة مختصر منه كما تشهد به ديباجة المغرب على ما لا يخفى على من طالعه وفى كشف الظنون قال ابن الشحنة فى هوامش الجواهر المطرزى المعرب بالمهملة ايضا وهو مطول من المغرب بالمعجمة وكذا قال تقى الدين فى طبقاته وعد السيوطى من مولفاته المغرب بالمعجمة والمعرب بالمهملة فى شرح المغرب وتبعه طاشكبرى زاده فى نوادر الاخبار المعرب بتشديد الراء فى شرح المغرب وقال هو كبير قليل الوجود وذكر صاحب كنز الاغبين لغة كمر وبون بتخفيف الراء وقال بعض عليه الزمخشرى وتبعه المطرزى فى المغرب بالمعجمة فى ترتيب المعرب بالمهملة انتهى قلت هذا هو الصحيح كما قال المطرزى فى ديباجة المغرب وبعد فهذا ما سبق بالوعد من تهذيب مصنفى المترجم بالمعرب وتنميقه وترتيبه على حروف المعجم اختصرته لاهل المعرفة من ذوى الهمية بعد ما سرحت النظر فى كتب لم يتعهدها فى تلك النوبة نظرى الى ان قال وترجمته بكتاب المغرب فى ترتيب المعرب انتهى ناصر الدين بن يوسف ابو القاسم الشهيد الحسينى السمرقندى امام عظيم القدر قوى العلم اوحد اوانه فى الادب مجتهد زمانه تصنيفات كثيرة المنافع منها النافع وهو المختصر المبارك فى الفقه نفع الله به الخلق الكثير والملتقط فى الفتاوى وخلاصة المفتى وكتاب الانصاف ومصابيح السبل وغير ذلك قال الجامع مع اسمه محمد بن يوسف كما صرح به صاحب الكشف فى مواضع لكن قد وقع منه الاختلاف فى تاريخ وفاته فقال عند ذكر مصابيح السبل للامام ناصر الدين ابى القاسم محمد بن يوسف الحسينى السمرقندى المتوفى سنة ست وخمسين وخمس مائة وقال عند ذكر الملتقط للامام ناصر الدين ابى القاسم محمد بن يوسف الحسينى السمرقندى المتوفى سنة ست وخمسين وخمس مائة ثم جمعه فى اواخر شعبان سنة تسع واربعين وخمس مائة وقال عند ذكر النافع للامام ناصر الدين ابى القاسم محمد بن يوسف الحسينى السمرقندى المدنى الحنفى المتوفى سنة ست وخمسين وست مائة ابتدأ بتعليقه فى النصف الاخير من الربيع الاول سنة خمس وخمسين وست مائة وفى طبقات القارى محمد بن يوسف العلوى ابو القاسم السمرقندى عالم بالتفسير والحديث والفقه والوعظ مات سنة ست وخمسين وخمس مائة وقيل قبل صبر السمرقندى وكان بسيط لسانه فى حق الائمة والعلماء وهو صاحب النافع انتهى نجم الائمة البخارى استاذ فخر الدين البديع القرشى قال فى الجواهر المضيئة هو من اقران برهان الدين الكبير وعطاء الدين الحامى والبدر طاهر وكان مدار الفتوى عليهم ببخارا وخوارزم فى زمانهم نجم الائمة الحكيمى تلميذ حسن بن منصور قاضيخان واستاذ ركن الائمة الوالجانى ناصر بن احمد بن العباس ابو احمد العياضى تفقه على والده ابى نصر عن ابى بكر الجوزجانى عن ابى سليمان الجوزجانى عن محمد وكان فائق اقرانه وحيد زمانه برع فى المذهب ورحل اليه فضلاء البلاد فى الواقعات والنوازل حتى روى عن ابى حفص البخارى وعبد ابى حفص الكبير انه قال الدليل على صحة مذهب ابى حنيفة ان ابا احمد العياضى كان على مذهبه ولو لم يكن مذهبا مختارا لم يعتقده وعن الحكيم ابى القاسم السمرقندى

ماخرج من خراسان الى ماوراء النهر مثله مائة سنة مثل الفقيه ابي احمد العياضي علما وفضلا وتدينا نصير بن محمد بن احمد بن ابراهيم ابو الليث الفقيه السمرقندي
المشهور بامام الهدى اخذ عن ابي جعفر الهندواني عن ابي القاسم الصفار عن نصير بن يحيى عن محمد بن سماعة عن ابي يوسف وله تفسير القرآن والنوادر
والعيون والفتاوى وخزانة الفقه وبستان العارفين وشرح الجامع الصغير وتنبيه الغافلين وغير ذلك قال الجامع ذكر صاحب مدينة العلوم وفاته ليلة
الثلثاء لاحدى عشرة خلت من الجمادى الآخرة سنة ٣٧٣ ثلث وسبعين وثلث مائة وذكر علي القاري في طبقاته انه مات بكور بلخ سنة ست وسبعين و
ثلث مائة وذكر هو في شرح الشفا العياضي انه مات سنة ثلث وسبعين وثلث مائة وذكر صاحب الكشف وفاته عند ذكر بستان التفسير وتنبيه الغافلين سنة ثمر
وسبعين وثلث مائة وعند ذكر شرح الجامع سنة ثلث وسبعين وثلث مائة وعند ذكر خزانة الفقه سنة ثلث وثمانين وثلث مائة وسباني عن الكفوي انه مات سنة
وقد طالعت من تصانيفه البستان وتنبيه الغافلين وخزانة الفقه وكلها مفيدة قصر ابو الليث الخاطر السمرقندي وهو متقدم على ابي الليث امام الهدى فان وفاته
الاول سنة ٣٧٣ اربع وتسعين بعد المائتين ووفاة الثاني سنة ٣٧٣ ثلث وسبعين وثلث مائة والاول يلقب بالحافظ والثاني بالفقيه ابو نصر الدبوسي نسبة الى
دبوسية قرية بسمرقند امام كبير من ائمة الشروط نصير بن يحيى البلخي اخذ الفقه عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد مات سنة ثمان وستين بعد المائتين
النعمان بن الحسن بن يوسف معز الدين الخطيبي قاضي القضاة بالقاهرة كان عالما فاضلا احمد المحمود مات سنة اثنتين وتسعين وستمائة نوح بن ابي
مريم ابو عصمة المروزي الشهير بالجامع لانه كان جامعا للعلوم كان له اربعة مجالس مجلس الاثر ومجلس اقاويل ابي حنيفة ومجلس النحو ومجلس الشعر والادب
وكان على قضاء مرو وتفقه على ابي حنيفة وابن ابي ليلى واخذ الحديث عن ابن ارطاة والتفسير عن الكلبي والمغازي عن ابن اسحق قال الجامع هو وان كان فقيها
جليلا الا انه مقدوح عند المحدثين حتى قالوا انه وضاع قال برهان الدين ابراهيم الحلبي في رسالته الكشف الحثيث عمن رمي بوضع الحديث نوح بن ابي مريم يزيد
بن عبد الصمد بن عصمة المروزي عالم اهل مرو وهو نوح الجامع لانه اخذ الفقه عن ابي حنيفة وابن ابي ليلى والحديث عن الحجاج بن ارطاة وغيره والتفسير عن الكلبي
وغيره والمغازي عن محمد بن اسحق قال الحاكم وضع حديث فضائل القرآن المطول انتهى وفي شرح الفقيه اصول الحديث [illegible] برهان الدين [illegible]
العراقي مثال من كان ليضع الحديث حسبة ما رويناه عن ابي عصمة نوح بن ابي مريم قاضي مرو فيما رواه الحاكم باسناده الى ابي عاصم قيل لابي عصمة من
اين لك عن عكرمة عن ابن عباس في فضائل القرآن سورة سورة وليس عند اصحاب عكرمة شيء فقال اني رايت الناس قد اعرضوا عن القرآن واشتغلوا
بفقه ابي حنيفة ومغازي ابن اسحق فوضعت حسبة وكان يقال له الجامع فقال ابو حاتم بن حبان جمع كل شيء الا الصدق انتهى وفي الانساب الجامع
لقب لابي عصمة المروزي وانما لقب به لانه اول من جمع فقه ابي حنيفة بمرو وقيل لانه كان جامعا بين العلوم وكانت له اربع مجالس وهو نوح بن ابي
مريم يزيد قال ابو حاتم بن حبان هو من اهل مرو يروي عن الزهري ومقاتل وروى عنه العراقيون واهل بلده مات سنة اثنتين وسبعين بعد المائة وكان
ممن يقلب الاسانيد ويروي عن الثقات ما ليس من احاديث الاثبات لا يجوز الاحتجاج به بحال انتهى ملخصا وههنا كلمات كثيرة من جماعة غفيرة في
حقه لم نذكرها طلبا للاختصار حرف الواو وكيع بن الجراح بن مليح بن عدي ابو سفيان الكوفي اصله من نيسابور وقيل من بسند اخذ العلم عن
ابي حنيفة وسمع من ابي يوسف وزفر وروى عنه ابن المبارك ويحيى بن آدم واحمد بن حنبل ويحيى بن معين وعلي بن المديني قال ابن اكثم صحبته في الحضر
والسفر فرأيته يصوم الدهر ويختم القرآن في كل ليلة ولا ينام حتى يقرأ ثلث القرآن ثم يقوم في آخر الليل وعن ابن معين ما رأيت افضل من وكيع قيل ولا ابن المبارك
قال قد كان لابن المبارك فضل ولكن ما رأيت افضل من وكيع كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه ويقوم الليل وليس حديثه ويفتي بقول ابي حنيفة وكان يحيى
بن سعيد القطان يفتي بقول وكيع مات سنة تسع وتسعين بعد المائة وقيل سنة سبع وتسعين بعد المائة قال الجامع ذكره اليافعي في حوادث سنة وقال
فيها توفي امام العالم ابو سفيان وكيع بن الجراح قال احمد ما رأت عيناي مثله وذكر ما يدل على تقدمه وسيأتي اشارة اليه القائل بعد اربعة عشر كتابا الى وكيع سوء حفظي فاوصاني
الى ترك المعاصي وعلمني ان فضل علم وفضله العمل به انتهى وفي طبقات التاج السبكي هو من اكابر اتباع التابعين سمع ابن جريج والسفيانين
والاوزاعي والاعمش وغيرهم وعنه ابنا سفيان واحمد وابن راهويه واحمد بن منيع وخلق لا يحصون انتهى حرف الهاء هبة الله احمد بن احمد بن علي بن
محمود البصري ثم البغدادي ثم الدمشقي ثم الحلبي ثم الدمشقي الفقيه شجاع الدين قدم دمشق وتفقه على جلال الدين عمر الخبازي وقرأ عليه اصوليا فنظر انه رسما
في البحث كانت الطلبة ترحل اليه من البلاد وصنف شرح الجامع الكبير وشرح عقيدة الطحاوي وتبصرة الاسرار شرح المنار مات سنة اثنتين وسبعين وستمائة

قال الجامع الذي في الانساب ان النسبة الى مدينة باقليم تركستان الطرازي بفتح الطاء والطرازي بكسر الطاء فهو نسبة الى عمل الثياب المطرزة هشام بن عبد احمد الرازي تفقه على ابي يوسف ومحمد ومات محمد في منزل بالري ودفن في مقبرته وله نوادر وصلاة الاثر وقال الذهبي في الميزان عن هشام عن مالك وعنه ابو حاتم قال لقيت الفا وسبعمائة شيخ والفقت في العلم سبعمائة الف درهم وقال ابو حاتم صدوق ما رأيت اعظم قدرا منه وعن ابن حبان قال كان هشام فقيه هلال بن يحيى بن مسلم الرأي البصري قيل له الرأي لسعة علمه وكثرة فهمه كما قيل لربيعة الرأي اخذ الفقه عن ابي يوسف وزفر واخذ عنه بكار بن قتيبة وله مصنف في الشروط واحكام الوقف تداولته العلماء مات سنة خمس واربعين بعد المائتين الهيثم بن القاضي ابي الهيثم عتبة النيسابوري كان ثقة في العلوم سمع من ابيه ومات سنة حرف الياء يحيى بن اكثم القاضي احد الاعلام سمع وروى عن محمد وروى عنه البخاري في غير الجامع والترمذي مات سنة ثلث واربعين بعد المائتين قال الجامع قد طول ابن خلكان في ترجمته وذكر في نسب يحيى بن اكثم بن محمد بن قطن بن سمعان بن شيخ الاسيدي المروزي من ولد اكثم بن صيفي التميمي حكيم العرب وضبط اكثم بفتح الهمزة وسكون الكاف وفتح الثاء المثلثة بعدها ميم هو الاول المعظم لبطن يقال بالثاء المثناة من فوق وبالتاء المثناة من تحت وقد ذكره في كتاب المحكم وضبط قطن بفتح القاف والطاء المهملة وبعدها نون وسمعان بفتح السين وقال شيخ كشفت عنه كثيرا من الكتب وارباب هذه الصناعة فلم اقف منه على حقيقة ثم وجدت في نسخة من تاريخ بغداد للخطيب وهي صحيحة مسموعة وقد قيد هذا الاسم بضم الميم وفتح الشين المعجمة وفتح النون المشددة في آخره جيم هذا ما قدرت عليه ثم وجدته في المختلف والمؤتلف لعبد الغني بن سعيد كما قيد به ههنا انتهى وقال في ترجمته كان عالما فقيها عالما بالفقه بصيرا بالاحكام ذكره الدارقطني في اصحاب الشافعي وقال الخطيب كان سليما من البدعة منتحلا مذهب اهل السنة وولي قضاء البصرة بعد اسمعيل بن حماد بن ابي حنيفة سنة عشرين ونحوها فقال اهل البصرة كم سن القاضي فعلم انه استصغر فقال انا اكبر من عتاب بن اسيد الذي وجهه النبي صلى الله عليه وسلم الى مكة قاضيا ومن معاذ بن جبل الذي وجهه رسول الله قاضيا على اليمن انتهى ملخصا وله ترجمة واسعة في تهذيب التهذيب وتقريب التهذيب والكاشف والمرآة وغيرها وله حكايات تدل على قوة علمه وجودة فهمه مذكورة فيها يحيى بن بخشي الرومي كان صاحب احوال انتفع به الناس فشرح شرعة الاسلام ومات في اوائل المائة العاشرة يحيى بن زكريا بن ابي زائدة الكوفي قال الطحاوي كان اصحاب ابي حنيفة الذين دونوا الكتب اربعين رجلا فكان في العشرة المتقدمين ابو يوسف وزفر ومحمد وداود ٩٣
الطائي واسد بن عمرو ويوسف بن خالد ويحيى بن زكريا وروى عن يحيى احمد بن حنبل وابن معين وابو بكر بن ابي شيبة وولاه الرشيد قضاء المدينة وقدم بغداد وحدث وهو ممن جمع الفقه والحديث ويعد من حفاظ الحديث وصاحب سنن وعن عبد الرحمن الرازي انه اول من صنف الكتب بالكوفة مات بالمدائن سنة اربع وثمانين بعد مائة قال الجامع ذكر القاري قال ابن معين انتهى العلم الى ابن عباس في زمانه ثم الى الشعبي ثم الى الثوري ثم الى يحيى بن ابي زائدة وقال الخطيب في تاريخ بغداد عن ابن معين قال سمعته يقول والله جالسنا ابا حنيفة وكنت لما نظرت اليه عرفت انه يتقي الله وقال اقام يحيى بختيم القرآن في كل يوم وليلة عشرين سنة انتهى وفي الهدى الساري مقدمة فتح الباري للحافظ ابن حجر قال ابن المديني لم يكن بالكوفة بعد الثوري اثبت منه وقال النسائي ثقة ثبت وقال يحيى بن معين لا اعلمه اخطأ الا في حديث واحد حديثه عن سفيان عن ابي اسحق عن قبيصة وانما هو عن واصل عن قبيصة قلت هذه منزلة عظيمة له وقد احتج به الجماعة الا انه حكى عن ابي نعيم انه قال ما كان باهل ان احدث عنه وهذا الجرح مردود بل ليس هذا بجرح ظاهر انتهى وفي الكاشف قال العجلي هو ممن جمع الفقه والحديث وله كتب مات سنة ثلث وثمانين بعد المائة يحيى بن سليمان بن علي الرومي اخذ عن ابي العباس السروجي وركن الدين السمرقندي وافتى ودرس ومات سنة ثمان وعشرين بعد سبعمائة يحيى بن عبد الله بن الحسين قاضي القضاة ابو صالح الناصحي فقيه فاضل من اهل التدريس والفتوى اخذ الفقه عن ابيه وتوفي سنة خمس وتسعين واربعمائة يحيى بن علي بن رومان نجم الدين الرومي كان عالما فاضلا صالحا اماما بدمشق ومات بها سنة عشرة بعد سبعمائة يحيى بن علي بن عبد الله الزاهد الزندوستي كان اماما فقيها ورعا اخذ عن ابي حفص السغدي ومحمد بن ابراهيم الميداني وعبد الله بن الفضل الخبيصي وله تصنيفات منها النظم والروضة قال الجامع ذكر صاحب الكشف في اسم حسين بن يحيى حيث قال روضة العلماء للشيخ ابي علي حسين بن يحيى البخاري الزندوستي اولا شكر الله شكرا كثيرا الخ قال جمعت هذا الكتاب واطيلته مرارا على الاصحاب وكان غاليا عن المسائل والفقه بحكم فسألني بعض من يسألني بالمجلوس في المجالس العامة بان اصنف شيئا فصنفت كتابي هذا وجمعت في اول كل باب من اخوات المسائل بمقدار خمسة الى عشرة ثم بينت عليها الكتاب والابنية والحكايات مجلسا ما وسميته روضة العلماء وكان اسمه الاول روضة الذاكرين انتهى والزندوستي بفتح الزاي المعجمة وسكون النون وفتح الدال المهملة

استاذي شيخنا ومولانا خسرو ومولانا حسن چلبي الفناري ومولانا عرب محمد هم الله بغفرانه انتهت وبذا النص في ابنه غير حسن چلبي يوسف بن الحسين
بن عبد الله الجليلي المعروف بابن الدايه بين الحاء والدال المهملتين احمد بن علي بن يحيى بن المعروف بالبرهان البلخي ولد سنة ٩٣٢ احدى وعشرين وخمس مائة ومات بمشق سنة ٩٩٢ اثنتين وتسعين وتسع
وخمس مائة يوسف بن الحسين بالكاف ابتدأ من تلامذة المولى خواجه زاده صار مدرسا بالمدارس الثمان ثم صار قاضيا بقسطنطينية وكان محمود السيرة
جامع البدعة صنف حاشية شرح التلخيص المطول وحاشية شرح الوقاية ومختصرا في الاصول سماه الوصول بالتاء في حدود سنة وتسع مائة يوسف بن خالد
السمتي عن البصيري انه كان قديم الصحبة لابي حنيفة كثير الاقتداء مات سنة ١٨٩ تسع وثمانين ومائة في رجب قال الجامع هو عند المحدثين مجروح كما قال البسمعاني
السمتي بكسر السين وسكون الميم آخره تاء مثناة من فوقها وهذه النسبة الى السمت والهيئة قال عبد الرحمن بن ابي حاتم الرازي قيل ليوسف بن خالد السمتي لم سميت
بالسمتي قال كان لي سمت حسن وكان صاحب
دين مشهورا بالانتساب اليها ابو خالد يوسف بن خالد بن عجلان السمتي من اهل البصرة عن زياد بن سعد والاعمش مات سنة ١٨٩ وكان يضع الحديث على الشيوخ
لا تحل الرواية عنه ولا الاحتجاج به وكان ابن معين يقول يوسف بن خالد كذاب وقال مرة هو كذاب خبيث وقال مرة كذاب زنديق لا يكتب حديثه وقال ابن
ابي حاتم سألت ابي عن يوسف بن خالد فقال انكرت قول ابن معين فيه انه زنديق سئل عن المحل الذي كتاب سمته في انجيهم طريقه بذلك المعنى ان يوم القيامة فضلت
ان يحيى بن معين لا يتكلم الا على بصيرة وآتيناه ابو الربيع خالد بن يوسف بن خالد السمتي قال ابو حاتم ليس بحديثه من غير رواية عن ابيه مات سنة ٢١٩ انتهى ملخصا يوسف
بن خضر بيگ الرومي الشهير بسنان باشا كان عالما فاضلا كثير الاطلاع على العلوم العقلية والشرعية فارسي البحث مفرطا في الذكاء اعلم السلطان محمد خان
احدى المدارس بقسطنطينية ثم جعله معلما لنفسه ثم جعله وزيرا عشرة ثم وقع بينه وبينه امر كان سببا للعزل وحبسه فاجتمع علماء البلد في الديوان وقالوا
لابد من اطلاقه والا نحرق كتبنا في الديوان فاخرجه وسلمه لهم فخرج الى سفري حصار واقام الى ان مات محمد خان وتوطاه ابنه بايزيد خان مدرسة دار الحديث
باذرنة وكتب هناك حواشي على مباحث الجواهر من شرح المواقف وذكر الكتاب بالزكي في مناجات الحق تعالى وكتاب آخر في مباحث الاولياء وتوفي اذ ذاك
دخل المولى علي القوشجي في بلاد الروم عرض السلطان محمد خان سنان باشا على تعلم العلوم الرياضية فارسل تلميذه المولى لطفي التوقاتي الى علي القوشجي
فقرء عليه العلوم الرياضية واجزل لكل باسمع سنان باشا حتى اكمل وكتب حواشي على شرح الچغميني لقاضي زاده الرومي وكانت وفاته سنة ٩٤٩ اربع وتسعين
وثمان مائة وسمى تلامذته لفخر الدين الفرهصوي ومحمود بن محمد بن قاضي زاده الرومي واخوه ليعقوب باشا بن خضر بيگ كان محققا مدققا فاضلا اهل
زمانه فارسا حميدا نافذ عن ابيه ومات وهو قاض بمصر وسالونيك سنة ٩٨١ احدى وثمانين وثمان مائة وله حواشي شرح الوقاية اورد فيها دقائق وسماه عجينة يوسف
بن عبد الله بن عطاء بدر الدين عالم فاضل له مشاركة تامة في العلوم تفقه على ابيه قاضي القضاة شمس الدين عبد الله الادرعي وعلي محمود الحصكفي
ولد سنة ٨٠٠ احدى وست مائة ومات يوم الاربعاء ثالث عشر الربيع الاول سنة ٩٦٠ ست وستين وست مائة قال الجامع هم والد عبد الله محمد كما ذكره الكفوي
في ترجمته ومر نقله عن المرآة ايضا الاعطاء كما سماه ههنا يوسف بن عبد الله بن يونس بن محمد جمال الدين الزيلعي نسبة الى زيلع موضع محط السفن على ساحل
بحر الحبشة كان من اعلام العلماء وبرع في الفقه والحديث مات سنة ٧٦٢ اثنتين وستين وسبع مائة له تخريج احاديث الهداية وغيره قال الجامع قد
طالعت تخريجه وهو تخريج ناضج جدا به استدرك من جاء بعده من شراح الهداية بل به استدرك كثير الحافظ ابن حجر في تخاريجه كتخريج احاديث شرح الوجيز للرافعي وغيره وتخريجه
شاهد على تبحره في فن الحديث وسماء الرجال ودقة نظره في فروع الحديث الى الكمال وله في مباحث الحديث انصاف لا يميل الى الاعتساف وفي
الدرر الكامنة للحافظ ابن حجر ذكر لي شيخنا زين العراقي انه كان وافق الزيلعي في مطالعة الكتب الحديثية لتخريج الكتب التي كانا قد اعتنيا بتخريجها فالعزو
لتخريج احاديث الاحياء والاحاديث التي يشير اليها الترمذي في كل باب الزيلعي لتخريج احاديث الهداية والكشاف وكل منهما يعين الآخر انتهى وقد وقع
الاختلاف في تسمية الزيلعي صاحب الترجمة فسماه الكفوي كما تراه يوسف بن عبد الله وافقه كلام صاحب الكشف عند ذكر الهداية وخرج الشيخ جمال الدين
يوسف الزيلعي المتوفى سنة ٧٦٢ احاديثه وسماه نصب الراية لاحاديث الهداية كذا بخط السخاوي وتحفه الشيخ احمد بن حجر العسقلاني وسماه الدراية في احاديث
الهداية انتهى وكلامه عند ذكر الكشاف يدل على عكس ذلك حيث قال ومن خرج احاديثه جمال الدين عبد الله بن يوسف الزيلعي الحنفي المتوفى سنة ٧٦٢ ويلخص
كتابه الحافظ شهاب الدين احمد بن علي بن حجر انتهى وكذا سماه الشيخ محمد بن علي الشنواني المصري في رسالته الدر البهية في اعلام من الاسانيد الشنوانية والشيخ
محمد المعروف بالقضاعلي خان البخاسوي في رسالته مدارج الاسناد والشيخ عابد السندي المدني في رسالته حصر الشارد وغيرهم من مشايخ شيوخنا

وهو الموافق لما ذكره السيوطي حيث قال عند ذكر حفاظ الحديث في حسن المحاضرة جمال الدين عبد الله بن يوسف بن محمد الحنفي سمع من اصحاب الحبيب
واخذ عن الفخر الزيلعي شارح الكنز والعلاء بن التركماني وابن عقيل وله تخريج احاديث الهداية والكشاف ومات في المحرم سنة انتهى يوسف بن محمد بن يوسف
الصوفي صاحب جامع المضمرات شرح مختصر القدوري شيخ كبير وعالم محرر جمع على الحقيقة والشريعة وهو استاذ فضل الله صاحب الفتاوى الصوفية قال الجامع
هو شرح جامع للتفاريع الكثيرة حاوي على المسائل الغفيرة طالعته يوسف بن فرغلي بن عبد الله البغدادي سبط الحافظ ابي الفرج ابن الجوزي الحنبلي
صاحب مرآة الزمان ولد سنة ثمان وثمانين وخمس مائة ببغداد وتفقه وبرع وسمع من جده لامه ابن الجوزي وكان بتربيته في صغره حنبليا ثم تحول
الى الموصل ودمشق وتفقه على جمال الدين محمود الحصيري فصار حنفيا وكان عالما فقيها واعطاه حسن المجالسة ملح المحاورة فارسا في البحث مفرطا في الذكاء
له تصانيف منها شرح الجامع الكبير وكتاب اختيار الانصاف وتفسير القرآن ومنتهى السول في سيرة الرسول واللوامع في احاديث المختصر والجامع ومرآة الزمان
تمت ليلة الحادي والعشرين من ذي الحجة سنة اربع وخمسين وست مائة وتفقه عليه ابنه عبد العزيز ودرس بعده ومات في شوال سنة ست وستين
وست مائة قال الجامع ذكر ابن خلكان في ترجمة الوزير عون الدين يحيى بن هبيرة المتوفى سنة سبعين وخمس مائة ان فرغلي كان مملوك عون الدين
بن هبيرة وتزوج بنت الشيخ جمال الدين بن الجوزي فولد شمس الدين ابو المظفر يوسف بن فرغلي بن عبد الله سبط ابن الجوزي صاحب التاريخ الذي
سماه مرآة الزمان رأيته بدمشق في اربعين مجلدا وجميعه بخطه انتهى وفي مرآة الجنان العلامة الواعظ المؤرخ شمس الدين يوسف التركي ثم البغدادي
سبط الشيخ جمال الدين بن الجوزي اسمعه جده منه ومن جماعة وولد بدمشق سنة تسع وستمائة وحصل له القبول التام وله التفسير في تسعة وعشرين مجلدا
وشرح الجامع الكبير ومجلدا في مناقب ابي حنيفة انتهى وفي طبقات مجد الدين الشيرازي كان والده مملوكا للوزير عون الدين بن هبيرة بمنزلة الولد فاعتقه
وخطب له ابنة الشيخ جمال الدين فلم يمكنه الاجابة فولدت يوسف المذكور فاشتغل جده وفقهه وطلع اوحد زمانه في الوعظ ترق الى القلوب فتدفق لسماع
كلامه العيون وفاق فيه من عاصره وكثيرا ممن تقدم وكانت مجالسته نزهة للقلوب والابصار يحضرها العلماء والملوك والامراء والوزراء ولا يخلو مجلس
من مجالسه من جماعة يتوبون وفي كثير من مجالسه يسلم اهل الذمة وكان الناس يبيتون في مسجد دمشق من ليلة ليحظوا من غدها يتسابقون الى مواضع
الجلوس وكان حنبلي المذهب فلما تكمل اجتماعه بالملك المعظم عيسى اجتذبه اليه ونقله الى مذهب ابي حنيفة وكان الملك المعظم شديد التعالي في المذهب انتهى
يوسف بالي بن شمس الدين محمد بن حمزة الفناري هو الاخ الصغير لمحمد شاه كان عالما فاضلا اخذ عن ابيه فبلغ رتبة الفضل والكمال وله قوة عالية في البحث
والجدل وفوض اليه تدريس السلطانية بعد اخيه هبر وساتم استقضى بها ومات قاضيا بقسطنطينية سنة ست واربعين وثمان مائة في دولة مراد خان
بن محمد خان يوسف بن محمد ابو عبد الله البرجاني نقفه على ابي الحسن الكرخي وكان عالما تحصل له الواقعات وله خزانة الاكمل في ست مجلدات
وشرح الزيادات وشرح الجامع الكبير ومختصر كتاب الكرخي قال الجامع كذا ذكره القاري لكن ذكر في نسبه يوسف بن علي بن محمد والذي في الكشف
هو ان شارح الجامع الكبير هو ابو عبد الله البرجاني محمد بن يحيى المتوفى سنة ثمان وتسعين وثلث مائة وقال عند ذكر خزانة الاكمل هو في ست مجلدات للامام
ابي يعقوب يوسف بن علي بن محمد البرجاني ذكر فيه ان هذا الكتاب محيط بجل مصنفات الاصحاب بدأ بالكافي للحاكم ثم بالجامعين ثم بالزيادات ثم بالمجرد والمنتقى
ومختصر الكرخي وشرح الطحاوي وعيون المسائل واتفق ابتداؤه يوم عيد الاضحى سنة اثنتين وعشرين وخمس مائة انتهى وهذا ان كان صحيحا لم يكن ما ذكره الكفوي من تلمذه من الكرخي
صحيحا اذ وفات الكرخي على ما مر سنة اربعين وثلث مائة يوسف بن محمد ابو يعقوب سراج الدين الخوارزمي السكاكي كان متبحرا في النحو والتصريف
والبيان والعروض والشعر وله مشاركة تامة في كل العلوم اخذ عن سديد بن محمد الحناطي وعن محمود بن عبيد الله بن حاعد الخوزي وقرأ الكلام على
مختار بن محمود الزاهدي وله تصانيف جليلة واجل مصنفاته مفتاح العلوم المشتمل على اثني عشر علما لم يدر مثله في الاوائل والاواخر وتوفي في اوائل رجب
سنة ست وعشرين وست مائة وولادته سنة خمس وخمسين وخمس مائة قال الجامع ذكر مصطفى بن محمد البنائي في حواشي شرح التلخيص المختصر عند ذكر
السكاكي انه نسبة الى سكاكة قرية بنيسابور وقيل بالعراق وقيل باليمن انتهى وبالجملة ان السكاكي ليس منسوبا الى هذه المحال انما هو خوارزمي على ما صرح به وكان السكاكي
عالما محققا في الفنون الغريبة والعلوم العجيبة من ذلك علم البلاغة بانواعها وعلم تسخير الجن ودعوة الكواكب وفن الطلسمات والسحر والسيمياء وعلم خواص الاجرام
واجرام السماء وغير ذلك وكان السلطان جغتاي خان بن چنگيز خان حاكم ماوراء النهر وحدود خوارزم وكاشغر وبدخشان وبلخ وغيرها لما اطلع على فضائل

جعله انيسه وجليسه وحكى انه كان جالسا معه ذات يوم فمرت طيور تطير في الهواء فاراد جغتاى خان صيدها واخذ السهم والقوس بيده فقال السكاكى اى طير
مناسب يرد فاشار الى ثلثة منها فخط السكاكى فى الارض خطا مدورا وقرأ شيئا فسقطت تلك الطيور فعند ذلك زاد اعتقاد جغتاى حتى انه كان يجلس بين
يدى السكاكى مودبا ولما علمت مرتبته عند السلطان اشتغل نار الحسد والعدوان فى قلوب الاقران لاسيما فى قلب جيش عميد وزير السلطان فاراد استيصال
السكاكى واطلع عليه السكاكى فقال لجغتاى انى ارى انه قد هبط كوكب سعادة جيش عميد واخاف ان يصيل شيئ من شقاوته اليك فعزل جغتاى بمجرد
استماع هذا الكلام جيش عميد من الوزارة فوقع التخلل فى امور الرياسة وبعد سنة قال جغتاى للسكاكى لعل كوكب سعد عميد صار الآن غالبا فان
النحوسة لا تدوم فقال السكاكى نعم فجعله منصب الوزارة وقصد هو تذليل السكاكى وبسط لسان السعاية فسخر السكاكى المنجم واظهر انى عسكر جغتاى
فوجد جيش عميد وقع السعاية وقال لجغتاى لما كان السكاكى قادرا على ايجاد مثل هذه الامور فلا عجب منه لو انتزع سلطنتك فتخيل هذا فى خيال جغتاى
وحبس السكاكى ولم ينزل فى الحبس ثلث سنين الى ان مات كذا فى حبيب السير فى اخبار افراد البشر لغياث الدين الهروى المتوفى سنة ٩٤٢ المدفون بدار الكفار
دهلى وفى البغية للسيوطى رأيت ترجمته بخط الشيخ سراج الدين البلقينى فقال يوسف بن ابى بكر محمد بن على ابو يعقوب السكاكى سراج الدين الخوارزمى الامام
فى النحو والتصريف والمعانى والبيان والعروض والشعر وله النصيب الوافر فى الكلام وسائر الفنون من رآى مصنفه علم تبحره ونبله وفضله مات بخوارزم سنة ٦٢٦
ست وعشرين وست مائة انتهى يوسف بن محمد صدر القراء رشيد الائمة الخوارزمى الفيدى بالفاء نسبة الى فيد منزل بطريق الحجاز والعراق وقيل بالقاف
والنون نسبة الى قند اهل السكر كان عالما فاضلا فقيها مفسرا اديبا قرأ عليه مختار الزاهدى يوسف القرهصوى نور الدين كان عالما فاضلا قوالا بالحق متورعا
متنزها اخذ عن المولى مصطفى خواجه زاده وسنان باشا وغيرهما وصار مدرسا بمرو وساوكوب وادرنة وقسطنطينية ودولاه السلطان سليم القضاء ومات سنة ٩٧٣ الثلثة
وسبعين وتسع مائة وله كتاب فى الفقه جمع فيه مختارات المسائل سماه المرتضى وهو تصنيف لطيف ورسالة متضمنة لاشكالات سيدى الحميدى قال الجامع اخ
صاحب الكشف وفاته سنة ٩٣٤ اربع وثلثين وتسع مائة وذكر فى نسبة الفره صولى والله اعلم وذكر صاحب الشقائق انه مات بقسطنطينية سنة ٩٣٠ او سنة ٩٣٢ يوسف
بن منصور بن ابراهيم بن الفضل بن سيار ابو يعقوب السيارى السيسابورى اخذ عن الحاكم ابى اسحق النوقدى قال الجامع نسبته الى السيار بفتح السين
وتشديد الياء اسم جده الاعلى وذكر بعضهم ان نسبته الى نصر بن سيار امير خراسان وهو وهم بل نسبته الى جده نص على ذلك ابو محمد عبد العزيز بن محمد
الحافظ النخشبى فى معجم شيوخه كذا ذكره باسمائهم هذا آخر ما لخصته من كتاب اعلام الاخيار فى طبقات فقهاء مذهب النعمان المختار مع مازدته وجملة ما لخصته
منه تراجم خمس مائة وستة وعشرين فقيها مع من جاء ذكره فى اثناء بعضها تبعا وهم سبعة عشر نفرا وزدت فى اثنائها حسب ما اقتضت مواقعها تراجم
اربعة واربعين فقيها فجملة من اذكر فى هذا التلخيص اجمالا وتفصيلا خمس مائة وسبعة وثمانون فقيها اكثرهم حنفية وبعضهم فى مازدته شافعية وبعضهم بالكنية
الخاتمة فيها فصلان الفصل الاول فى تعيين المبهمات وعلة من المبهمات فان كثيرا من اصحابنا ذكروا فى الكتب الفقهية وغيرها على سبيل الابهام بالوصف
او النسبة او الكنية من دون تعيين الاعلام فيشكل على الناظر تعيين اعلامهم بل ربما يشتبه احدهم بثانيهم افاد الجد وافى اوصافهم فلنذكر ههنا من اشتهر بشئ من ذلك
ليعرف اسمه ويسهل علمه ابن الابيض هو محمد بن يوسف كان والده ملقبا بالبدر الابيض فنسب اليه ابن البلخى محمد بن شجاع ابن رستم
ابراهيم بن رستم ابن الربوة محمد بن احمد ابن الزرنجشى احمد بن الحسن ابن الساعاتى احمد بن على صاحب مجمع البحرين كان ابوه معروفا بالساعاتى
ابن السباك البغدادى على بن سنجر ابن السراج محمد بن عمر كان والده ملقبا بسراج الدين ابن سماعة محمد بن سماعة ابن السنوسى على بن نصر ابن
الصائغ محمد بن عبد الرحمن ابن طرخان محمد بن جعفر بن طرخان ابن العديم الحلبى عمر صاحب بغية الطلب فى تاريخ حلب واولاده وحفاده
ابن الفصيح احمد بن على ابن الجمال باشا احمد بن سليمان الرومى صاحب الاصلاح والايضاح ابن المبارك عبد الله بن المبارك ابن المدرس
حسام الدين الترقانى ابن المعلم اسمعيل بن عثمان ابن مقاتل محمد بن مقاتل ابن ملك عبد اللطيف كان والد جده موسوما بالفرشتا فنسب اليه
ابن ميناس محمد بن ميناس ابن النقيب المفسر محمد بن سليمان ابن وسيان صاحب المنظومة عبد الوهاب بن احمد بن وهبان الضيف
الى جده ابن الهمام محمد بن عبد الواحد صاحب فتح القدير ذكر النحوى فى حواشى الاشباه ان الامام الد خلة على الهمام عوض عن المضاف اليه وهو حيز
علم اى همام الدين وذكر الطحطاوى فى حواشى الدر المختار وابن ابى شريف القدسى فى شرح المسايرة ان همام الدين لقب لوالده عبد الواحد ابو ابراهيم اشتغل

الخطيب اسحق بن ابراهيم ابو ابراهيم الصفار اسمعيل بن احمد ابو احمد العياضي نصر بن احمد بن العباس ابو اسحق الخطيب المهلبي ابراهيم بن محمد ابو اسحق
النوقدي محمد بن منصور ابو بكر البديع المكي احمد بن محمد ابو بكر الاسكاف البلخي محمد بن احمد ابو بكر الاعمش محمد بن سعيد مذكور عند ذكر ابي بكر الاسكاف
ابو بكر الجوزجاني احمد بن اسحق ابو بكر الطواويسي احمد بن محمد ابو بكر الدامغاني احمد بن محمد ابو بكر الكماري محمد بن الفضل ابو بكر القضاعي محمد بن الفضل
ايضا ابو بكر العياضي محمد بن احمد بن العباس ابو بكر الرازي احمد بن علي الجصاص ابو بكر الوراق احمد بن علي الترمذي ابو بكر البخاري الكلاباذي محمد
بن اسحق ابو بكر الخوارزمي محمد بن موسى ابو بكر الفقيه محمد بن احمد والد صاحب المختصر ابو بكر الناطفي محمد بن عبد الله ابو بكر بن طرخان محمد بن جعفر بن طرخان
ابو بكر القفال البلخي محمد بن احمد ابو بكر الكلاباذي الرغني محمود بن ابي بكر ابو بكر علاء الدين السمرقندي محمد بن احمد ابو ثابت البزدوي الحسن بن فخر الاسلام
علي البزدوي ابو جعفر البغدادي احمد بن ابي عمران ابو جعفر الطحاوي احمد بن محمد بن سلامة ابو جعفر البركي محمد بن احمد ابو جعفر الفقيه الهندواني محمد
بن عبد الله ابو جعفر السمناني محمد بن احمد ابو جعفر النسفي محمد بن احمد ابو جعفر الاستروشني مذكور بكنيته ابو حامد البلخي احمد بن سهل ابو حامد الاسفزاري
احمد بن عبد الرحمن ابو حامد الفقيه المروزي احمد بن الحسن ابو حامد السمرقندي الاسمندي محمد بن عبد الحميد ابو الحسن الاستغفني مذكور بكنيته وهو علي
بن سعيد ابو الحسن الكرخي عبيد الله ابو الحسن السغدي علي بن الحسين ابو الحسن الخطيب علي بن عبد الله ابو الحسين القدوري احمد بن محمد بن احمد
ابو الحسين الدلال الرغفراني محمد بن احمد ابو حفص الكبير احمد بن حفص ابو حفص الصغير محمد بن احمد بن حفص ذكره الذهبي كما مر في ترجمة ابي حفص
الكبير ابو حفص النسفي عمر بن محمد ابو حفص السغدي مذكور بكنيته ابو حازم القاضي عبد الحميد ابو خليفة الخوارزمي عبد العزيز بن عبد السيد
ابو ذر المستغفري محمد بن جعفر المستغفري ذكرناه عند ذكر ابيه ابو ذر البخاري مذكور بكنيته ابو زيد الدبوسي عبيد الله بن عمر ابو سعد القيسي عبد المجيد
بن اسمعيل ابو سعيد البردعي احمد بن الحسن ابو سعيد الكماري اسمعيل بن محمد ابو سليمان الجوزجاني موسى بن سليمان ابو سهل الرازي موسى بن
نصر ابو سهل الرجاجي مذكور بكنيته السيد ابو شجاع محمد بن احمد بن حمزة ابو صالح الناصحي يحيى بن عبد الله ابو صابر الحلبي ايوب بن ابي بكر ابو طاهر
البردعي سعيد بن محمد ابو طاهر الخفصي اسحق بن علي ابو طاهر الدباس محمد بن محمد بن سفيان ابو عاصم العامري محمد بن احمد ابو العباس الرقي احمد
بن محمد بن عيسى ابو العباس المستغفري جعفر بن محمد ابو العباس السروجي احمد بن ابراهيم ابو العباس تقي الدين الشمني احمد بن محمد ابو العباس الغزنوي
احمد بن مسعود ابو العباس الناطفي احمد بن محمد ابو عبد الله البصري الحسين بن علي ابو عبد الله البلخي محمد بن سلمة ابو عبد الله الشامي محمد بن شجاع ابو عبد الله الخراساني
محمد بن الازهر ابو عبد الله الجرجاني يوسف بن محمد ابو عبد الله القلاسي محمد بن خزيمة ابو عبد الله الفقيه الجرجاني محمد بن يحيى بن مهدي ابو عبد الله
الفقيه الرغفراني الحسن بن احمد ابو عبد الله التاجر محمد بن سهل ابو عبد الله الصيمري الحسين بن علي ابو عبد الله الزاهد البخاري محمد بن عبد الرحمن
ابو المعسر البزدوي فخر الاسلام علي بن محمد كنى برلان تصانيفه دقيقة متعسرة الفهم على اكثر الناس وكنى اخوه بابي اليسر تصانيفه ابو عصمة المروزي
نوح بن ابي مريم ابو عصمة البلخي عصام بن يوسف ابو العلاء الاصبهاني الشهير بابن الرسمندي صاعد بن محمد ابو علي الغزنوي عالي بن ابراهيم ابو العلاء
الاسفوائي صاعد بن محمد ابو علي القاضي النسفي الحسين بن خضر ابو علي السمرقندي الحسن بن داود ابو علي الشاشي احمد بن محمد ابو علي الرازي
عبد الله بن جعفر ابو علي الدقاق مذكور بكنيته ابو عمرو الطبري احمد بن محمد ابو عمرو البيكندي عثمان بن علي ابو الفرج البغدادي عبد الرحمن بن شجاع
ابو الفتح المطرزي ناصر بن عبد السيد ابو الفتح القنطري محمد بن يوسف ابو القاسم الصفار احمد بن عصمة ابو القاسم السمناني علي بن محمد ابو القاسم
الحكيم السمرقندي اسحق بن محمد ابو القاسم التنوخي علي بن محمد ابو القاسم اليزدي علي بن بندار ابو القاسم الخوارزمي مسعود بن محمد ابو القاسم
الشهيد السمرقندي ناصر الدين بن يوسف ابو القاسم النصرابادي ابراهيم بن محمد ابو الليث المجد النسفي احمد بن ابي حفص عمر ابو الليث الفقيه السمرقندي
نصر ابو الليث الحافظ ابو محمد الفقيه البزدوي عبد الكريم ابو محمد المنفي عبد الكريم بن محمد ابو محمد الخبزاخزي عبد الرحمن بن الفضل ابو محمد الفقيه
الزاهد اسمعيل بن الحسن ابو محمد الناصحي عبد الله بن الحسين ابو المحامد اللوكوي البخاري محمود بن احمد ابو مطيع البلخي الحكم بن عبد الله ابو المظفر
الكرابيسي النيسابوري اسعد بن محمد ابو معاذ البلخي كان من تلامذة الامام واحمد من عده الامام للفتوى ذكره القاري وذكر ابو الليث السمرقندي
في آخر النوازل ان اسمه خالد بن سليمان امام اهل بلخ مات يوم الجمعة لاربع بقين من المحرم سنة تسع وتسعين ومائة وهو ابن اربع وثمانين انتهى ابو المعالي صدر الائمة

٩٨

البزدوی احمد بن ابی الیسر محمد ابو المعالی العامری محمد بن نفر ابو المعالی الاسبیجابی محمد بن احمد ابو المعین النسفی میمون بن محمد المکحولی
ابو منصور الملتمیدی محمد بن محمد ابو منصور الاستوائی احمد بن محمد بن مساعد ابو منصور السمعانی محمد بن عبد الجبار ابو موسی القاضی عیسی
بن ابان ابو نصر البلخی محمد بن سلام ابو نصر الاسبیجابی احمد بن منصور ابو نصر العتابی احمد بن محمد ابو نصر الرشیدموفی احمد بن عبد الرحمن ابو نصر
الغزنوی سعد بن عبد الله ابو الهیثم القاضی عتبة ابو هریرة التفنی عبد الرحمن بن علی ابو المیسر البزدوی محمد بن محمد ابو یعقوب السیارے
یوسف بن منصور ابو یعقوب سراج الدین السکاکی یوسف بن محمد ابو یوسف القاضی یعقوب بن ابراهیم الاستاذ السیدموفی عبد الله بن محمد الحمادی
اخی چلپی یوسف بن جنید صاحب ذخیرة العقبی افتخار الدین البخاری طاهر صاحب الخلاصة افتخار الدین الکافی جابر بن محمد الاقطع احمد بن محمد
الاکمل اکمل الدین البابرتی محمد بن محمد بن محمود صاحب العنایة امام الهدی ابو اللیث الفقیه نصر امام زاده صاحب شرعة الاسلام محمد بن ابی بکر
الجوینی الامام السغدی عطاء بن حمزة الامام الزندوستی یحیی بن علی وفیق الحمه حسین بن یحیی البدر الطویل داود بن غلبک البدر
الابیض یوسف بن الحسین بدر الدین الورسکی عمر بن عبد الکریم بدر الدین العینی محمود شارح الکنز وغیره بدر الدین خواهرزاده محمد بن
محمود البرهان البلخی علی بن الحسن البرهان النسفی محمد بن محمد برهان الاسلام رضی الدین السرخسی محمد بن محمد برهان الاسلام
الزرنوجی مذکور کذلک برهان الدین الکبیر وبرهان الائمة عبد العزیز بن عمر بن مازه برهان الدین صاحب المحیط البرهانی محمود بن احمد
بن برهان الدین الکبیر عبد العزیز برهان الدین المطرزی ناصر بن عبد السید برهان الدین المخرج التفنی احمد بن اسعد بهاء الدین المرغینانی
محمد بن یوسف تاج الشریعة محمود بن احمد تاج الدین الهرغدی محمود بن عابد تاج الدین الفرغانی اسمعیل بن خلیل التکمانی عثمان بن ابراهیم
بن مصطفی وابنه احمد واخوه علی وابنه عبد الله بن علی واخوه عبد العزیز تجنید زاده مصطفی جار الله الزمخشری محمود بن عمر الجامع نوح بن ابی مریم
الجصاص احمد بن علی جلال الدین الخبازی عمر بن محمد جلال الدین الریغموني حامد بن احمد بن عبد الرحمن جلال الدین الرازی الاقسرائی
احمد بن الحسن جلال الدین الاکلانی صاحب الکفایة جلال الدین العیدی محمد بن احمد جمال الدین الزیلعی یوسف بن عبد الله وقیل انه عبد الله 99
بن یوسف وهو المخرج لاحادیث الهدایة واحادیث الکشاف وهو غیر الزیلعی شارح الکنز فانه فخر الدین عثمان بن علی والاول تلمیذ للثانی وکثیرا ما یشتبه
احدهما بالآخر جمال الدین الحصیری محمود بن احمد جمال الدین المحبوبی عبید الله بن ابراهیم جمال الدین الیزدی المطهر بن الحسین جمال الدین
الاقساسی محمد بن محمد بن محمد جمال الدین ابو الثناء القونوی محمود بن احمد جمال الدین الریغموني احمد بن عبد الرحمن بن اسحق جمال
الاسلام الکربیسی احمد بن محمد جوی زاده محی الدین محمد الحاکم الشهید محمد بن محمد الحاکم الکشی الحسن بن نفر الحکیم السمرقندی اسحق بن
محمد حافظ الدین الکبیر محمد بن محمد حافظ الدین النسفی ابو البرکات عبد الله بن احمد حافظ الدین البزازی محمد بن محمد بن شهاب
حافظ الدین الطاهری محمد بن محمد بن الحسن الحسام الاخسیکثی مولف المنتخب الحسامی محمد بن محمد الحسام السغناقی صاحب الغایة الحسن
بن علی وقیل الحسین الحسام الشهید عمر بن عبد العزیز بن عمر بن مازه حسام الدین العلیابادی مذکور کذلک واسمه محمد حسام الدین الرازی
علی بن احمد حجة الاسلام الکعبی محمد بن احمد حمید الدین الضریر علی بن محمد حسام زاده مصطفی الخصاف احمد بن عمر بن مهیر الخطیب خواهرم
الموفق احمد بن محمد خطیب زاده محی الدین محمد خمیر الوبری محمد بن ابی بکر خواهرزاده محمد بن الحسین خواجه زاده مصطفی بن یوسف
خواجه پارسا محمد بن محمود الحافظی الخیالی احمد بن موسی الرومی رضی الدین الصغانی الحسن بن محمد رضی الدین القونوی ابراهیم
بن سلیمان رضی الدین البرهانی عبد الله بن المظفر رکن الاسلام الواعظ محمد بن ابی بکر رکن الاسلام ابو بکر الکرمانی محمد بن عبد الرشید رکن
الاسلام ابو الفضل الکرمانی عبد الرحمن بن محمد بن امیرویه رکن الاسلام الزاهد الصفار ابراهیم بن اسمعیل رکن الدین الکشانی مسعود
بن الحسین رکن الدین العمیدی محمد بن محمد رکن الائمة الصباغی مذکور کذلک واسمه عبد الکریم رکن الائمة عبد الکریم بن محمد الدین البقالی
محمد بن ابی القاسم زین الدین ابو الفتح السمرقندی عبد الرحیم صاحب الفصول العمادیة السراج الهندی عمر بن اسحق السعد الدیری
سعد بن محمد سعدی چلپی سعد الله بن عیسی سعد غدبوتس طاهر بن اسلام السعد التفتازانی مسعود بن عمر ذکرناه عند ذکر السید السند

To: www.al-mostafa.com

سیف الدین الکرمینی عبدالرحیم بن احمد سنان باشا یوسف بن خضر بیگ الرومی السید الشریف والسید السند الجرجانی علی بن محمد سبط
ابن الجوزی یوسف بن فرغلی شرف الائمة الترجمانی محمود شرف الرؤساء الخوارزمی محمد بن محمد شمس الدین الکورانی اسمعیل وقیل احمد
بن اسمعیل شرف الائمة العقیلی عمر بن محمد شمس الدین العقیلی احمد بن محمد شمس الدین الحبوتی احمد بن عبیدالله شمس الدین الاذرعی
عبدالله بن محمد شمس الدین الفناری محمد بن حمزة الرومی شمس الدین الدیری محمد بن عبدالله صدر الافاضل الخوارزمی القاسم بن
الحسین الصدر السعید تاج الدین احمد بن عبدالعزیز بن عمر بن مازه الصدر الشهید عمر بن عبدالعزیز صدر جهان محمد بن عبدالعزیز من
احفاد الصدر الشهید صدر الاسلام طاهر بن صاحب الذخیرة برهان الدین محمود بن الصدر السعید صدر القراء یوسف بن محمد صدر الدین
الخلاطی محمد بن عباد صدر الاسلام البزدوی محمد بن محمد ضیاء الدین البندنیجی محمد بن الحسین ضیاء الاسلام البسطامی عمر بن محمد
الصفار اسحق بن بشیث ابنا احمد وابنه اسمعیل وابنا ابراهیم وابنا حماد علاء الدین المروزی علی علاء الدین الفارسی علی بن البیان علاء الدین
الحناطی سدید بن محمد علاء الدین الکاشانی ملک العلماء ابوبکر بن مسعود العلاء المروزی محمود بن عبیدالله علاء الدین الدیناری
عبدالکریم بن یوسف العلاء الترجمانی محمد بن محمود علاء الدین البخاری عبدالعزیز بن احمد علاء الدین السیرافی علی العلاء الزاهد محمد بن عبدالحمید
عماد الدین الاشنی الحسین بن علی عماد الدین الطرسوسی علی بن احمد والد صاحب الفتاوی الطرسوسیة فخر الاسلام البزدوی علی بن محمد فخر المشایخ
العمرانی علی بن عبدالله فخر القضاة الارسابندی محمد بن الحسین فخر الدین القرنبی بدیع بن منصور فخر الدین المایرغی محمد بن محمد بن الیاس
فخر الدین الزیلعی عثمان الفقیه الدهستانی ابراهیم بن محمد القاضی النسفی عبدالعزیز بن عثمان قاضی تحریمین احمد بن محمد قاضیخان الحسن
بن منصور قمره کمال کمال الدین اسمعیل قوام الدین الاتقانی امیرکاتب صاحب غایة البیان قوام الدین الکاکی محمد بن محمد قوام الدین الصفا
حماد بن ابراهیم قوام الدین البخاری احمد بن عبدالرشید القاضی السدید محمد بن عبدالله الکمال ابن الهمام محمد بن عبدالواحد مجد الدین المعروف
عبدالله بن محمود مجد الائمة السرخسی محمد بن عبدالله مجد الدین الاسروشنی محمد بن محمود بن حسین محی الدین القرشی عبدالقادر بن محمد محی الدین ١٠٠
الکفیجی محمد بن سلیمان مفتی الثقلین عمر بن محمد النسفی منهاج الشریعة محمد بن محمد بن الحسین منشی النظر رضی الدین النیسابوری المولی خسرو
محمد بن فراموز والصحیح فی الاصل مولی خسرو والاضافة لکنه اشتهر کذا نجم الدین البارعی الحسین بن محمد نجم الدین القهقازی علی بن داود نجم الدین الطرسوسی ابراهیم بن علی
نجم الدین الکاخشتوانی عمر بن احمد نجم الدین الزاهدی مختار نجم الدین الخاصی یوسف بن احمد نجم الدین النسفی عمر بن محمد نجم العلماء حمید الدین الضریر
علی بن محمد نظام الدین البارعی محمد بن الحسین بن محمد نظام الدین وبهاء الدین الحصیری احمد بن محمد نور الدین الجامی عبدالرحمن بن محمد
نور الدین الحاصری علی بن محمد نور الدین الصابونی احمد بن محمد المولی یکان محمد بن ادمغان الفصل الثانی فی فوائد متفرقة ولطائف
متشتتة تفید فی کشف المبهمات وایضاح المشتبهات فائدة الغالب علی فقهاء العراق السذاجة عن الالقاب والاکتفاء بالنسبة الی صناعة او حلیة او
قبیلة او قریة کالبصاص القدوری والحلوائی والکرخی والصیمری والغالب علی اهل خراسان وماوراء النهر المغالاة فی الترفع علی غیرهم کشمس الائمة وفخر الاسلام
صدر الاسلام وصدر جهان وصدر شریعة ونحو ذلک وهذا فی الازمنة المتاخرة واما فی الازمنة المتقدمة فکلهم یرغبون عن امثال ذلک وقال ابوعبدالله القرطبی فی شرح
اسماء الله الحسنی قد دل الکتاب والسنة علی المنع من تزکیة الانسان نفسه قال علماؤنا ویجری هذا المجری بالشرق فی الدیار المصریة وغیرها من بلاد العرب والعجم من تعظیم نفسه
بالنعوت التی تقتضی التزکیة والثناء کزکی الدین ومحی الدین وعلم الدین ونحو ذلک انتهی وفی تنبیه الغافلین لمحی الدین النحاس عند ذکر المنکرات منها ما عمت به
البلوی فی الدین من الکذب الجاری علی الالسن وهو ما ابتدعوه من الالقاب کمحی الدین ونور الدین وعضد الدین وغیاث الدین ومعین الدین وناصر الدین ونحوها من الکذب
الذی یتکرر علی الالسن جال الدنیا والتعریف والحکایة وکل هذا بدعة فی الدین ومنکر انتهی قلت هذا اذا لم یکن من وصف به الا لاله او کان الا واراد به تزکیة نفسه
فائدة النسبة قد یکون الی اسم بعض الاجداد کالعقیلی بالفتح والعبادی بالضم والمجبوتی والسیاری والصاعدی والحافظی ونحو ذلک وقد یکون الی حرفة
کالصائغ والصباغ وقد یکون الی قریة او بلد کالاتقانی والنسفی والبلخی والخبزاخری والسرخسی والکرخی والابرقوهی والحرسی وغیر ذلک وقد یکون الی قبیلة او بطن فعلم النسب
وضبطه اما یهتم به ویحتاج الیه فی کثیر من المواضع واجل الکتب التی تفید فیه کتاب الانساب لابی سعد عبدالکریم السمعانی فان فیه بسطا بلیغا وتحقیقا شریفا

وسع ذلك فقد فاته شئ كثير وقد ضبطت انسب الفقهاء وذكرت ما نسبوا اليه حسب ما وصل اليه علمي في تراجمهم من الكتاب المذكور وغيره فائدة حلبي بالحاء المهملة ثم اللام ثم الباء الفارسية ثم الياء المثناة التحتية اشتهر به جماعة من علماء الروم كقاضي حلبي يوسف بن جنيد صاحب ذخيرة العقبى حاشية شرح الوقاية وحسن حلبي محشي التلويح والمطول وغيرهما وعبد القادر قادري حلبي وسليمان بن خليل حلبي ومحي الدين حلبي محمد بن علي بن يوسف الفناري وقد ظن كثير من اهل العصر ومن قبلهم انه نسبة الى بلده او نحوه ثم تراجمهم يقولون قال الفاضل الحلبي كذا وكذا وليس كذلك بل هو لفظ رومي معناه سيدي نص عليه السخاوي في ترجمة حسن حلبي وهو كلفظ مولانا وسيدنا وسيدي ومولانا المستعملة للعلماء في بلادنا وكذلك لفظ باشا مستعمل للتعظيم لعلماء بلاد الروم كابن كمال باشا وسعدي باشا ونحو ذلك فائدة ابن خزيمة الحنفي هو محمد بن خزيمة مات سنة اربع عشرة وثلثمائة وابن خزيمة الشافعي محمد ايضا مات سنة احدى وعشرة وثلثمائة قاله القاري فائدة البجائي نسبة الى بجاية والفقيه علي القدوري والحلفي مات سنة ثمان وسبعين وثلثمائة والشافعي محمد بن الحسن له وجوه حسنة في المذهب مات سنة ست وثمانين وثلثمائة قاله القاري قلت ونسبة حنفي آخر وهو ابو عبد الله يوسف وبنسبة السيد الشريف وقد مرت ترجمتهم فائدة العصر الاول يقال له على السلف وهم القرون الثلثة الاول التي شهد النبي صلى الله عليه وسلم بانها خير القرون واما من بعدهم فلا يقال في حقهم ذلك كذا قال ابن حجر المكي الهيتمي الشافعي في رسالته شن الغارة على من ابدى تقولا في الحنا وعوارة فائدة الخلف المتقدمين عند الفقهاء من محمد بن الحسن الى شمس الائمة الحلواني والسلف من ابي حنيفة الى محمد والمتأخرون من شمس الائمة الحلواني الى حافظ الدين البخاري كذا في جامع العلوم لعبد النبي الاحمد نكري نقلا عن صاحب الخيالات اللطيفة فائدة كان اعرف على ان شيخ الاسلام يطلق على من تصدر للافتاء وحل المشكلات في ما تحرر بينهم من النزاع والخصام من الفقهاء العظام والفضلاء الفخام وقد اشتهر بها من اخيار المائة الخامسة وبها ستة اعلام منهم شيخ الاسلام ابو الحسن علي السغدي وشيخ الاسلام عطاء بن حمزة السغدي وشيخ الاسلام علي بن محمد الاسبيجابي وشيخ الاسلام عبد الرشيد البخاري جد صاحب الخلاصة وشيخ الاسلام برهان الدين علي المرغيناني صاحب الهداية وشيخ الاسلام نظام الدين عمر بن صاحب الهداية وشيخ الاسلام محمود الاوزجندي وغيرهم كذا ذكره المغني في ترجمة شيخ الاسلام محمود الاوزجندي وفي حواشي تفسير البيضاوي المسماة بعناية القاضي للشهاب احمد بن محمد الخفاجي المصري الحنفي عند قوله تعالى واذا قالوا الذين آمنوا قالوا آمنا الآية قال السخاوي في كتاب الجواهر في مناقب العلامة ابن حجر شيخ الاسلام اطلقه السلف على المتبع لكتاب الله وسنة رسوله المتبحر في العلوم من المعقول والمنقول وعاصره من بلغ درجة الولاية وقد يوصف به من طال عمره في الاسلام فدخل في عداد من شاب شيبة في الاسلام كانت نورا او لم تكن هذه اللفظة مشهورة بين القدماء بعد الشيخين الصديق والفاروق فانه ورد وصفهما بذلك ثم اشتهر بها جماعة من علماء السلف حتى ابتدلت على رأس المائة الثامنة فوصف بها من لا يحصى وصارت لقبا لمن ولي القضاء الاكبر او عرى عن العلم ولبس فاسد دانا اليه راجعون انتهى كلام السخاوي قلت ثم صارت الآن لقبا لمن تولى منصب الفتوى وان عرى عن لباس العلم والتقوى انتهى فائدة ذهب جماعة من اهل الهيئة الى ان العامة بمعنى الاكثر وفيه خلاف وذكر بعض المشايخ ان المراد في قولهم قال به عامة المشايخ ونحوه كذا في فتح القدير حاشية الهداية في باب ادراك الجماعة فائدة لفظ قالوا يستعمل في ما فيه اختلاف المشايخ كذا في النهاية في كتاب الغصب وكذا ذكره صاحب العناية والبناية في باب ما يفسد الصلوة وذكر في فتح القدير في باب ما يوجب القضاء والكفارة من كتاب الصوم ان عادته اي صاحب العناية في مثله افاده المصنف مع خلاف فائدة شمس الائمة لقب جماعة من العلماء والفقهاء مثل عبد العزيز الحلواني ومحمد بن احمد السرخسي ومحمد بن عبد الستار الكردري ومحمود الاوزجندي وبكر بن محمد الزرنجري وعند الاطلاق في كتب اصحابنا هو شمس الائمة السرخسي وفي ما عداه يطلق ويقيد امع الاسم المنسبة او بها فشمس الائمة الحلواني وشمس الائمة الكردري وشمس الائمة الزرنجري وشمس الائمة محمود الاوزجندي كذا قال اللكنوي في ترجمة بكر الزرنجري فائدة الحنفية محمد بن محمد بن محمد تشتة متوالية رضي الدين صاحب المحيط والشافعية الامام حجة الاسلام الغزالي وشمس الدين الجزري كذا قال القاري في آخر طبقاته قلت بل الحنفية كثيرون من هذا القبيل

منهم محمد بن محمد بن محمد بن نزيل هرغيثان ناظم الجامع الصغير ومنهم محمد بن محمد بن محمد بن الامام فخر الدين الرازي الملقب بجمال الدين الرازي ومنهم
البرهان النسفي محمد بن محمد بن محمد وقد ترجمتهم ومنهم محمد بن محمد بن محمد الشهير بابن امير حاج الحلبي مصنف حلية المحلي شرح منية المصلي تلميذ الحافظ ابن حجر وابن
الهمام المتوفى على ما كشف بضعون وثمنمائة فائدة اسم فيه اربعة عشر متوالية لم يوجد نظيره في الدنيا وهو ليس ابو البركات بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد
بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد قال الحافظ ابن حجر في الدرر الكامنة في اعيان المائة الثامنة اربعة عشر اباثم تسق واما لم يوجد
نظيره لك كان اولا قدم القاهرة وكان كثير السماع الوفيه ثم قدم المدينة النبوية فجاور بها وتأدب قال التزمت ان لا يمر بي النبي صلى الله عليه وسلم خاطره الا ان يصوت
فوفى بذلك واراد الرحلة من المدينة فذكر انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فقال يا ابا البركات كيف ترمني بفراقنا فتركل الرحيل واقام بها الى ان
مات سنة ٨٣٣ وسمي نفسه عاشق النبي صلى الله عليه وسلم روى عن شيوخه عنه ابو حيان وغيره انتهى فائدة ظهير الدين لقب لجماعة منهم علي بن عبد العزيز بن
عبد الرزاق ولقب بظهير الدين الكبير المرغيناني ومنهم ابنه ظهير الدين المرغيناني الحسن بن علي ومنهم ظهير الدين البخاري محمد بن احمد صاحب الفتاوى الظهيرية ومنهم
ظهير الدين احمد بن اسمعيل شارح الجامع الصغير وهو المعروف بالظهير الترمذي ومنهم الظهير البلخي وهو احمد بن علي بن عبد العزيز ومنهم الظهير الولوالجي وهو
عبد الرشيد وقد يقع الاشتباه بينهم بسبب اتحاد اللقب وقد ذكرت ما وقع منه من جماعة في ترجمة علي بن عبد العزيز المرغيناني فائدة المشهور بخواهرزاده
عند الاطلاق اثنان محمد بن الحسين البخاري ومحمد بن محمود الكردري كما مر نقله من الجواهر المضيئة في ترجمة محمد بن الحسين وضبطه السمعاني بضم الخاء المعجمة
وفتح الواو والهاء بينهما الف وبعد الهاء راء ساكنة ثم زاء معجمة وبعدها الف ثم دال مهملة معناه ابن اخت عالم وكذا ذكره صاحب الجواهر المضيئة وقال الكفوي
في ترجمة محمد بن الحسين قد علمنا من هذا التصحيح انها لا يحسنان في الفارسية فان في داود خواهر زاده وهي بين الاول بسمى والالف ثابت واخفا مفتوحة والفا
لفظية والالف قبل الالف والواو على كلا الوجهين غير مفتوحة ولفظ زاده بالزاء المعجمة والدال المهملة مشتقة من زاييدن بمعنى التوليد وخواهر مثل خواجه
فان في داوده وجهين وقد يطلق على اعزة الناس لقصد التعظيم مثل خواجه يوسف الهمداني وخواجه عبد الخالق الغجدواني والطائفة النقشبندية يقولون
لمشايخهم خواجگان يريدون بتعظيمهم فائدة الشاشي اشتهر به امامان جليلان من المتأخرين فالحنفي ابو علي احمد بن محمد بن اسحق بن هارون الكرخي التدريس لما
اصابه الفالج مات سنة ٣٤٤ اربع واربعين وثلثمائة والشافعي ابو بكر محمد بن اسمعيل عرف بالقفال مات سنة ٣٦٥ اربع عشرة وثلثمائة بالشاش كذا قال الفقير
قلت وقد مر لنا شاشي آخر وهو ابو ابراهيم اسحق بن ابراهيم والاختصر في علم الاصول المعروف باصول الشاشي المتداول في زماننا الذي اول احمد
لله الذي اعلى منزلة المؤمنين بكريم خطابه الخ فذكر صاحب الكشف ان اسمه الحسين وانه لنظام الدين الشاشي قيل كان سن المصنف لما صنفه خمسين سنة
فسماه به وشرحه المولى محمد بن الحسن الخوارزمي الشهير بشمس الدين الشاشي اوله الحمد لله الذي اعلى معالم الشرع الخ اتمه سنة احدى وثمانين وسبعمائة انتهى واما
من الشافعية فاثنان مشهوران بالشاشي احدهما ابو بكر محمد بن علي القفال الكبير الشاشي له كتاب في اصول الفقه وشرح الرسالة واخذ عنه محمد بن جرير الطبري
ومحمد بن خزيمة وتوفي سنة ٣٦٥ ست وستين وثلثمائة على ما ذكره السمعاني او سنة ٣٦٦ ست وثلثين وثلثمائة على ما ذكره ابو اسحق الشيرازي وثانيهما فخر الاسلام محمد بن
احمد بن الحسين الشاشي المتوفى سنة سبع وخمسمائة وهو المعروف بالمستظهري تلميذ ابي اسحق الشيرازي ولقب القفال آخر غير شاشي وهو عبد الله بن احمد
القفال المروزي حذق في صنعة القفل حتى عمل قفلا مفتاحه وزن اربع حبات فلما صار ابن ثلثين اشتغل بالفقه واخذ عنه القاضي حسين وابو محمد الجويني والد
امام الحرمين وهو صاحب قصة الصلوة المشهورة حضرة السلطان محمود وتوفي سنة سبع عشرة واربعمائة كذا ذكره الياضي في مرآة الجنان في حوادث سنة ٤١٧
وبه يظهر خطأ القاري حيث ارخ وفات القفال الشاشي سنة ٣٣٦ اربع عشرة وثلثمائة فائدة صدر الشريعة اشتهر به اثنان يوصف احدهما بصدر الشريعة الاكبر
وصدر الشريعة الاول وهو احمد بن جمال الدين عبيد الله المحبوبي وهو والد تاج الشريعة وثانيهما يوصف بصدر الشريعة الاصغر وصدر الشريعة الثاني وهو
شارح الوقاية عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة الاكبر وقد مرت ترجمتهم في مواضعها مع فوائد فائدة الزعفراني اشتهر به اثنان
كبير ان حنفي وشافعي فالحنفي محمد بن احمد بن احمد بن محمد بن عبدوس مات سنة ٣٩٣ ثلث وتسعين وثلثمائة والشافعي الحسن بن محمد بن الصباح روى عنه
ابو داود والمروزي مات سنة اربع واربعين بعد المائتين كذا قال القاري قلت ولهذا الزعفراني آخر مشهور وهو الحسن بن احمد مرتب الجامع الصغير والزيادات وقد مر
ذكرها فائدة امام الحرمين لقب لاثنين كبيرين حنفي وشافعي فالحنفي ابو المظفر يوسف القاضي الجرجاني كما ذكره صاحب حماة في تاريخه والشافعي ابو المعالي عبد الملك

اعلم المتاخرين من اصحاب الشافعي كذا قال احمد الحموي في حواشي الاشباه والنظائر في القاعدة الثانية وكذا قال القاري وذكر في نسبه الاول ابو
بن ابراهيم بن محمد بن يوسف قلت ارخ الياضي وفات الثاني سنة ثمان وسبعين واربع مائة وقال انه اقام بمكة اربع سنين يدرس ويفتي وذكر قبل ذلك
الحرمين وتحصيل ان يكون على وضوء لتحصيل مهمة العادة في اقوالهم لك الميمون وقاضي الجماعتين فائدة حيث اطلق الفضلي فالمراد به ابو بكر محمد بن الفضل من كان
هو نزيله ولغيره كذا ذكر ابن امير حاج الحلبي في الحلية في بحث مفسدات الصلوة فائدة المحيط حيث اطلق يريد به النسخة الكبرى من محيط رضي الدين محمد بن محمد
السرخسي كذا افاده صاحب الكشف عن هو في الدرر لعلي بن احمد الشهير بابن العطائي وقال ابن امير حاج في الحلية في شرح الدياجة عند ذكر مصنف المنتقى الكتب
التي لخص منها المسائل وهي ثمانية المحيط الظاهر ان مراده بالمحيط المحيط البرهاني للامام برهان الدين المرغيناني صاحب الذخيرة كما هو المراد من الاطلاق
في غير واحد كصاحب الخلاصة والعناية لا المحيط للامام رضي الدين السرخسي وقد ذكر صاحب الطبقات انه اربع مصنفات المحيط الكبير وهو نحو من اربعين مجلدا
اخبرني بعض اصحابنا الحنفية انه رآه في بلاد الروم وهو ثماني عشر مجلدات والثاني شارح مجلدات والرابع مجلدان والخلاصة الثالث سماه بالوسيط والرابع
الوجيز ومن الثاني نقل العبد الضعيف في هذا الشرح وعسى ان انقله عن المحيط البرهاني فاما هو بوسطه ثقة فاني الى الآن لم اقف عليه انتهى كلامه قلت
بقي اصحاب في ان المحيط اذا اطلق يراد به المحيط البرهاني في هذه الكتب المتداولة وهو الذي كنت اظنه قبل اطلاعي على كلامه هذا الا ان في نسبته الى برهان الدين
المرغيناني اختلافا جاء ان الذي الف ان مصنفه بخاري وقدمنا كلام محيطي في مصنف المحيط الرضوي والمحيط البرهاني في ترجمة رضي الدين محمد السرخسي
فائدة في حواشي الاشباه للسيد احمد الحموي عند شرح الديباجة قيل الحاوي والصغير للقدوري اخذ لقول قاضيخان لبعض قاضي القدس لما اعرف تفصيل قرابته
والحاوي الحصيري وهو للشيخ محمد بن الوشل الحصيري كان من تلامذة شمس الائمة السرخسي وترجمته بذيل تاريخ بغداد للسمعاني ولم يذكره عبد القادر في
طبقاته ولا الشيخ قاسم بن قطلوبغا انتهى اقول يبقى حاوي ثالث وهو حاوي الزاهدي مؤلفه صاحب القنية وهو عزيز الوجود ورأيت عند بعض
شيوخنا منه نسخة انتهى قلت ذكر ابن الشحنة في جواهر المضيئة ان الحاوي القدسي للقاضي جمال الدين احمد بن محمد بن نوح القاسمي الغزنوي الحنفي
المتوفى في حدود سنة ست مائة واما قيل له القدسي لانه صنفه في القدس نقله من خط تلميذه حسن بن علي النحوي انتهى كذا نقله صاحب الكشف
ثم قال ورايت على ظهر نسخة منه ان مصنفه الامام محمد الغزنوي اوله الحمد لله الذي هدانا لدين الاسلام الخ انتهى ثم ذكر صاحب الكشف الحاوي للزاهدي
مختار بن محمود الغزميني اوله الحمد لله الذي اوضح معالم العلوم الخ ثم ذكر الحاوي في الفروع لنجم الدين ابي شجاع والي الفضائل بكير التركي المتوفى
سنة ثمانين وخمسين وستمائة وذكر ابن امير حاج في شرح منية المصلي ان مؤلف الحاوي القدسي فرغاني فائدة الصبغي بكسر الصاد المهملة و
سكون الموحدة ففتحين معجمة نسبة الى الصبغ اشتهر به حنفي احمد بن عبد الله بن يوسف السمرقندي مات سنة ست وعشرين وخمس مائة وشافعي محمد بن
عبد الله بن محمد النيسابوري مات سنة اربع واربعين وثلث مائة كذا قال القاري فائدة قال محمد بن عبد الباقي الزرقاني المالكي في شرح المواهب
اللدنية في بحث خصائص الامة المحمدية العقائد النسفية الذي شرحه السعد التفتازاني لابي الفضل محمد بن محمد بن محمد المعروف بالبرهان الحنفي النسفي
له مختصر تفسير الرازي ومقدمة في الخلاف وتصانيف كثيرة في علم الكلام وغيره توفي سنة ٧٠٠ وهو متاخر عن النسفي صاحب التفسير والفتاوى وغيرها
توفي سنة ٧١٠ وغير صاحب الكنز المدارك في التفسير واسمه عبد الله بن احمد وغير ابي المعين النسفي ميمون بن محمد وكلاهما حنفيون من نسف بفتح النون
والسين المهملة وبالفاء مدينة بماوراء النهر انتهى قلت لنا نسفيون كثيرون منهم ابو الليث احمد بن عمر المتوفى سنة ٦٠٠ وابوه مفتي الثقلين عمر صاحب المنظومة
والتفسير المتوفى سنة ٥٣٧ وابو البركات حافظ الدين صاحب المنار والكنز والمدارك وغير ابا عبد الله بن احمد المتوفى في العشر الاولى من سنة وقاضي
ابو علي الحسين بن خضر صاحب الفوائد والفتاوى المتوفى سنة ٤٣٦ والقاضي عبد العزيز بن فضلان صاحب الفصول في الفتاوى والفصول في الاصول
المتوفى سنة ٦٣٠ او ٦٣٣ والبرهان محمد المتوفى سنة ٦٠٨ وابو المؤيد محمد بن احمد المايمرغي المتوفى سنة ٦٥٨ وابو بكر محمد بن الحسن بن منصور وابو المعين ميمون بن
محمد المكحولي ومعتمد بن محمد بن كحول واخوه احمد وجدهم مكحول بن الفضل وغيرهم وقد ذكرنا تراجمهم فائدة البيهقي نسبة لامامين كبيرين احدهما حنفي
وهو اسمعيل بن الحسين صاحب كتاب المسائل والآخر شافعي وهو احمد بن الحسن صاحب السنن مات سنة ٤٥٨ ثمان وخمسين واربع مائة كذا قال
القاري قلت وهما غير البيهقي صاحب تاج المصادر في اللغة فانه احمد بن علي بن محمد المعروف بجعفرك كان اماما في النحو واللغة والتفسير

صنف المحيط في لغات القرآن وتاج المصادر وينابيع اللغات سلخ رمضان ١٣٠٤ اربع واربعين وخمس مائة ذكره السيوطي في البغية فائدة ابن حسن اذا ذكر مطلقا في كتب اصحابنا فالمراد به الحسن بن زياد اللؤلؤي واذا ذكر مطلقا في كتب التفسير فالمراد به الحسن البصري كذا قال الاتقاني في غاية البيان حاشية الهداية نقلا عن شيخه برهان الدين المرغيناني فائدة المراد بالائمة الاربعة في قولهم باجماع الائمة الاربعة ونحو ذلك ابو حنيفة ومالك والشافعي واحمد واذا قالوا ائمتنا الثلثة فالمراد به ابو حنيفة ابو يوسف ومحمد والمراد بالامام الاعظم في كتب اصحابنا هو امامنا ابو حنيفة واما في كتب التفسير والاصول والكلام فالمراد بالامام حيث اطلق غالبا هو الامام فخر الدين الرازي والمراد بالشيخين في كتب اصحابنا هو ابو حنيفة وابو يوسف وبالطرفين ابو حنيفة ومحمد وبالصاحبين ابو يوسف ومحمد **قال جامع** هذا المجموع هذا آخر الكلام في هذا المقام وقد كنت اردت ان اذكر قدرا كثيرا من احوالي وازيد ما ذكرته في آخر النافع الكبير لكن تركته حذرا عن التطويل وسأذكره في مجموع آخر ان شاء الله تعالى وكان اختتام هذا الكتاب يوم السبت الحادي عشر من صفر من شهور سنة الثانية والتسعين بعد الالف والمائتين من الهجرة النبوية على صاحبها افضل صلوة وتحية وآخر كلامنا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله وصحبه اجمعين ط

خطبة الطبعة

احمدك يا من اعطى لنا التفقه في الدين المتين وجعل نفوسنا مملوة بضياء الحق اليقين واصلي واسلم على حبيبك الذي بعثته رسولا في الاميين وعلى آله وصحبه الذين اسسوا اصول الدين المبين **اما بعد** فلما كان فن التاريخ في بلادنا هجرا مهجورا وعلم تراجم العلماء في زماننا نسيا منسيا وكان اكثر فضلاء دهرنا بل كثير ممن قبلنا عن تراجم الحنفية غافلين وعن ادراك تواريخ موالدهم ووفياتهم وآثارهم واخبارهم ومراتبهم ومنازلهم عاجزين توجه مقدام المحققين خلاصة المحدثين صدر المدرسين فخر المورخين حبر العلوم العقلية والنقلية بحر الفنون الشرعية والاصلية مولائي واستاذي الحافظ الحاج المولوي ابو الحسنات محمد عبد الحي اللكنوي لازالت شموس افضاله بازغة واقمار فيضانه طالعة الى احياء هذا الفن وصنف فيه رسائل في غاية الحسن وفي هذه الايام الف رسالة كبيرة سماها

الفوائد البهية في تراجم الحنفية وعلق عليها حواشي مسماة بالتعليقات السنية على الفوائد البهية قد اشتمل الاصل على تراجم ست مائة واربعة من ارباب المذاهب المختلفة اكثرهم الحنفية اصحاب الكتب المتداولة والتعليق على تراجم ثلثمائة وستين من الفقهاء والمحدثين مع فوائد شريفة وفرائد لطيفة لا تخفى على من طالعها وانتفع بها فتوجه عالي الشان سلمي المكان محمد عبد الواحد خان بن المرحوم محمد مصطفى خان بامر المولوي **محمد خادم حسين العظيم آبادي** سلمه الله ذو الايادي الى طبعها في المطبع المصطفائي مع الاهتمام في التصحيح والمقابلة وكان ذلك في رجب من شهور السنة الثالثة والتسعين بعد الالف والمائتين من هجرة رسول الثقلين صلى الله عليه وعلى آله ما دام دور القمرين

وانا المفتقر الى ذي الايادي

عبد الاحد

الاله آبادي

✠